اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور

کَل اور آج

مصنف خدایار خان چنڑ

بسم الله الرحمن الرحيم

اللّٰھم
صلِّ علیٰ محمدٍ وَّعلیٰ آلِ محمدٍ کما صلّیتَ
علیٰ ابراھیمَ وعلیٰ آلِ ابراھیمَ
انّکَ حمیدٌ مّجیدٌ
اللّٰھمَّ بارِکْ علیٰ محمدٍ وَّعلیٰ آلِ
محمدٍ کما بارکتَ علیٰ ابراھیمَ
وعلیٰ آلِ ابراھیمَ
انّکَ حمیدٌ مّجیدٌ
الٰہی! حضرت محمدؐ پر اور حضرت محمدؐ کی آل اولاد
پر رحمت بھیج جس طرح تو نے رحمت بھیجی
حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر
بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ الٰہی
برکت دے حضرت محمدؐ کو اور حضرت محمدؐ
کی آل کو جس طرح تو نے برکت دی
حضرت ابراہیم علیہ السلام
کی آل کو بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

میاں ریاض حسین پیرزادہ، وفاقی وزیر

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کی سربراہی میں علاقے کی سماجی اور معاشی ترقی اور معاشرے کے مختلف طبقات کی فلاح وبہبود کے لیے بھر پور کردار ادا کر رہی ہے۔ دورِ حاضر میں جامعات تدریس اور تحقیق کے ساتھ ساتھ علاقے کی سماجی اور معاشی ترقی میں بھی بہت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ بہاولپور کی اسلامیہ یونیورسٹی نے حال ہی میں 500 ایشیائی یونیورسٹیوں کی فہرست میں شمولیت کے ساتھ بین الاقوامی درجہ بندی میں اضافہ کیا ہے۔ انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب وائس چانسلر کی شخصیت، اُن کا وسیع تجربہ اور بھرپور عزم اس بات کا واضح اظہار ہے کہ جامعہ اسلامیہ دورِ جدید کی ایک عظیم یونیورسٹی بنے گی۔ مجھے یقین ہے کہ یونیورسٹی مختلف شعبوں میں اعلیٰ تعلیم دینے کی اپنی بھرپور روایات کو برقرار رکھے گی۔ ہم اس تاریخی یونیورسٹی کو اس کی تدریسی اور تحقیقی کامیابیوں کے سفر کے لیے سپورٹ کرتے رہیں گے۔

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
06	ابتدائیہ	1
09	انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کا تعارف	2
10	انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کا اظہار خیال	3
17	حضرت اقبالؒ کی فکر نے مجھے وقت سے سوال کرنے کا حوصلہ عطا کیا ہے یہی وجہ ہے کہ ان کی نظم ''التجائے مسافر'' میرے خوابوں اور آرزوں کو جلا بخشتی ہے۔	4
24	اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور......ماضی اور حال کے آئینے میں	5
33	انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب وائس چانسلر کی قیادت میں	6
124	خواجہ فرید کی سائنس اور کمیونٹی!	7
134	جامعہ اسلامیہ کی فیکلٹی اور انتظامیہ کا ماضی و حال	8
142	کووڈ19 بحران میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کی حکمت عملی	9
148	اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور چار روزہ لٹریری اینڈ کلچرل فیسٹول	10
153	اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں ادبی ثقافتی میلے کا انعقاد	11
158	اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور انوائر مینٹل سوسائٹی اور آب گاہوں کا عالمی دن	12
159	برٹش کونسل کی جانب سے 71 طالبات کو سکاٹش سکالرز شپس کا اعلان	13
163	احمد پور شرقیہ، یزمان، خیر پور ٹامیوالی اور حاصل پور سے بس سروس کے بعد کیمپسز کا اعلان	14

165	دو دن بہاولپور میں	15
175	ای لرننگ اور جامعات کے طلباء کی تربیت	16
177	انسٹی ٹیوٹ آف فزکس کے زیر اہتمام پہلا فزکس کانکلیو	17
179	کالج آف آرٹ اینڈ ڈیزائن اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میوزیم کے اشتراک سے دوسری بین الاقوامی واٹر کلر نمائش	18
189	اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور تدریسی معیار کو بین الاقوامی سطح پر لانے کیلئے وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کی قیادت میں اقدامات کا آغاز	19
192	صحافیوں کے لیے دو روزہ ڈیزاسٹر رپورٹنگ کی تربیت کا انعقاد	20
194	شعبہ جغرافیہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کا بائیو ڈائیورسٹی پارک اور قلعہ دراوڑ کا جغرافیائی انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ذریعے سروے	21
195	دورہ بہاول پور	22
197	بہاول پور کا معاشی حب IUB	23
200	نامور اعلیٰ تعلیمی، ادبی و سیاسی شخصیات کے دورے	24

ابتدائیہ

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور قدیم اور عظیم درسگاہ ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ ہر دور میں ترقی کی راہ پر گامزن رہی۔ ہر آنیوالے وائس چانسلر اور اُس کی ٹیم اپنے حصے کا کام کرتی رہی لیکن جب سے وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب نے چارج سنبھالا۔ ریت کے ٹیلوں میں بنائی گئی اسلامیہ یونیورسٹی علم کی روشنی کا ایسا چراغ جلایا کہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کو پاکستان کی بڑی یونیوسٹیوں کی صف میں شامل کر دیا۔ آج پاکستان کے تمام صوبوں سے طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ پہلے اسلامیہ یونیورسٹی میں جو بھی کوئی پروگرام ہوتے تھے یونیورسٹی کی چار دیواری کے اندر تک محدود ہوتے تھے۔ وسیب اور میڈیا کے لوگوں کو خبر ہی نہ ہوتی تھی کہ یونیورسٹی کے اندر کیا ہو رہا ہے؟ جب سے پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب آئے ہیں انہوں نے میڈیا اور تمام طبقہ فکر کے لوگوں کو اسلامیہ یونیورسٹی کی ترقی کے لئے اپنے ساتھ ملایا۔ رات دن محنت کر کے اسلامیہ یونیورسٹی کو ایک عظیم درسگاہ بنا دیا۔ ان کے دور میں طلباؑ کی سہولیات کے لئے ضلع بہاول پور کی تمام تحصیلوں میں ٹرانسپورٹ کا اجراء کیا۔ آئے دن یونیورسٹی کے اندر ثقافتی پروگرام شروع کیے جس میں پاکستان کے معروف شعراء، ادیب، ماہر تعلیم، صوفی سکالرز، روحانی و مذہبی سکالرز، ثناء خوان، قوال اور گلوکار حضرات اپنے فن کا مظاہرہ کرتے رہے ہیں۔ بنا روک ٹوک ہر پروگرام میں علاقائی لوگوں کو دیکھنے کی دعوت اور اجازت عام ہوتی ہے جس کی وجہ سے بہاول پور دھرتی اور وسیب کے لوگ انتہائی خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کی دن رات کی کاوشوں سے وزیر اعظم پاکستان اور وزراء اعلیٰ، گورنر صاحبان، صوبائی و وفاقی وزراء کے کامیاب دورے ہوتے رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور نے زراعت کے حوالے سے قابل قدر ترقی کی۔ آج اسلامیہ یونیورسٹی میں

تعلیم کے تمام شعبہ جات، طلباء اور اساتذہ کی تعداد میں بے پناہ اضافہ اور ان کی سہولیات کے لئے عمارات بنائی گئیں جن کی پہلے کوئی مثال نہیں ملتی۔ وسیب کے لوگوں کی دیرینہ خواہش پر خواجہ غلام فرید چیئر کا انعقاد کیا جس میں بندہ ناچیز کو بھی خواجہ فرید چیئر مینجمنٹ کمیٹی کا ممبر بنایا مجھے اسلامیہ یونیورسٹی کے ہر پروگرام اور اس کی تعمیر و ترقی کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ میں وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کی اَن تھک محنت اور اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کی تعمیر و ترقی دیکھ کر بڑا متاثر ہوا۔ میری خواہش نے جنم لیا کیوں نہ ایسے شخص کو خراج تحسین پیش کیا جائے؟ جس نے تھوڑے سے عرصہ میں اسلامیہ یونیورسٹی کو اندھیرون سے نکال کر علم کی روشنی کا چراغ جلایا۔ یونیورسٹی کو زمین سے اُٹھا کر آسمان کی بلندیوں تک پہنچایا۔ آج وسیب کے تمام لوگوں کا اسلامیہ یونیورسٹی کے حوالے سے سر فخر سے بلند کیا۔ پہلے ہمارے بچے دور دراز باہر کی یونیورسٹیوں میں علم حاصل کرنے جاتے تھے، آج باہر دور دراز کے علاقوں سے بچے ہماری دھرتی پر اسلامیہ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے آتے ہیں۔ اسلامیہ یونیورسٹی میں جتنی بھی ڈاکٹر اطہر محبوب کے دور میں ترقی ہوئی اِن کے تمام کاموں کو اکٹھا کر کے میں نے ڈاکٹر پروفیسر اطہر محبوب کے اعزاز میں ایک کتاب لکھنے (اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کل اور آج) کی جسارت کی ہے جو ہمیشہ کے لئے اِن کے کاموں کو سند کے طور پر سراہا جائے گا۔ وسیب کے لوگوں کی اولادیں تعلیم حاصل کر کے ممنون رہیں گی۔ اب وسیب کے سیاسی و سماجی ہر طبقہ فکر کے لوگوں کا اعلیٰ حکام سے ایک ہی مطالبہ ہے کہ پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کو اسلامیہ یونیورسٹی میں مزید کام کرنے کا موقع دیا جائے۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کے اندر بے تحاشا کام ہو رہے ہیں۔ جو ان کی ہی سربراہی میں مکمل ہونے چاہیے۔ ان کے جانے سے کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کے شروع کیے ہوئے پروجیکٹس نامکمل نہ رہ جائیں جو کہ اسلامیہ یونیورسٹی اور وسیب

کے لوگوں کو بہت بڑے نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا۔اِسی لیے وسیب کے لوگ اعلیٰ حکام سے پُر زور اپیل کرتے ہیں کہ پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی کو مزید وقت دیا جائے تاکہ ان کے شروع کیے ہوئے تمام پروجیکٹس مکمل ہو سکیں۔ ان شاء اللہ بہت جلد اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور دنیا کی بڑی یونیورسٹیوں کی فہرست میں شامل ہو جائے گی۔ میری دُعا ہے کہ اللہ پاک اسلامیہ یونیورسٹی کو دن دُگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائے۔(آمین ثم آمین)

خدا یار خان چنڑ

کالم نگار و تجزیہ نگار

انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کا تعارف

انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب 23 جولائی 2019ء سے جامعہ اسلامیہ بہاول پور کے وائس چانسلر ہیں۔اس سے قبل انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی رحیم یار خان کے بانی وائس چانسلر تھے۔ انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب ایک نامور ماہر تعلیم اور مثالی منتظم کے طور پر پہچانے جاتے ہیں اور تدریس، تحقیق اور صنعتی اداروں میں کام کا 25 سالہ وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔انہوں نے الیکٹریکل انجینئرنگ میں پی۔ایچ۔ڈی نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی سے کی جبکہ بی۔ایس اور ایم۔ایس کی تعلیم فلوریڈا اسٹیٹ یونیورسٹی امریکہ سے حاصل کی۔ انہوں نے صفہ یونیورسٹی ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کراچی میں بطور پروفیسر اور ڈین خدمات انجام دیں۔ اسکے علاوہ انہوں نے پبلک اور پرائیویٹ سیکٹرز کے بہت سے اداروں میں بھی اعلیٰ سطح پر خدمات سرانجام دیں۔ ڈاکٹر اطہر محبوب ابن خلدون سسٹمز کے بانی ہیں اور 100 سے زیادہ صنعتی،مالیاتی اور دفاع سے منسلک اداروں میں پروجیکٹس کر چکے ہیں۔ایک ہمہ جہت اور نابغۂ روزگار شخصیت ہونے کے ناطے وطن عزیز میں وہ ایک نامور انجینئر، منتظم، ماہر تعلیم اور صنعتی ماہر کے طور پر منفرد مقام رکھتے ہیں۔ حکومت پاکستان نے سائنس اور ٹیکنالوجی اور تعلیم کے میدان میں انکی غیر معمولی خدمات کے اعتراف میں 2012ء میں انہیں تمغہ امتیاز سے نوازا۔

انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کا اظہار خیال

میری پیدائش 13 جنوری 1971ء کو کراچی میں ہوئی اور والد صاحب پاکستان ائر فورس میں تعینات تھے جہاں جہاں انکی پوسٹنگ ہوتی رہی ہم بھی ساتھ ساتھ رہے۔ میٹرک تک کی تعلیم کیڈٹ کالج پٹارو (سندھ) اور انٹر میڈیٹ کی تعلیم پی اے ایف ڈگری کالج پشاور سے حاصل کرنے کے بعد ہائر ایجوکیشن کے لئے امریکہ چلا گیا۔ 1992 سے 1995 تک الیکٹریکل انجینئرنگ میں بیچلر اور ماسٹرز کی ڈگری فلوریڈا اسٹیٹ یونیورسٹی، ٹیلہاسی امریکہ سے حاصل کی۔

1996ء میں پاکستان واپس آکر پرائیوٹ سیکٹر کی پہلی انجینئرنگ یونیورسٹی "سرسید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کراچی" جوائن کی جہاں تقریباً چھ سال بطور سربراہ شعبہ کمپیوٹر انجینئرنگ اور دو سال آئی بی اے کراچی میں بطور فل ٹائم فیکلٹی ممبر اپنی خدمات انجام دیتا رہا۔ 2005 میں نیشنل یونیورسٹی آف سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی (NUST) سے الیکٹریکل انجینئرنگ میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ 2012 سے 2015 تک ڈی ایچ اے صفہ یونیورسٹی، کراچی میں بطور پروفیسر اور ڈین کی حیثیت سے کام کرتا رہا ہوں۔ 2015 سے 2019 تک خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی رحیم یار خان کے بانی وائس چانسلر کی حیثیت سے اپنی خدمات انجام دیں۔ درس اور تحقیق کے علاوہ گزشتہ 25 سالوں میں سرکاری اور نجی شعبوں میں بہت ساری معروف تنظیموں اور اداروں کیلئے آئی ٹی کنسلٹنسی اسائنمنٹس انجام دی ہیں۔ جن میں مشاورتی ذمہ داریوں میں پی ٹی سی ایل، پاکستان سیکیورٹی پرنٹنگ کارپوریشن، پیپلز اسٹیل ملز، انسٹی ٹیوٹ آف بینکرز، پاکستان، ای ایف یو جنرل انشورنس، دبئی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری اور بہت سے دیگر شامل ہیں۔ اس کے علاوہ

2005 میں ابن خلدون سسٹمز کی بنیاد رکھی اور مالی، مینوفیکچرنگ، خدمات اور دفاعی شعبوں میں 100 سے زیادہ صنعتی منصوبے مکمل کیئے۔ میرا پاکستان اور بیرون ملک مختلف نامور یونیورسٹیوں اور تنظیموں میں 30 سال سے زیادہ کا درس، تحقیق اور صنعتی تجربہ ہے۔

حکومت پاکستان کی جانب سے سائنس، انجینئرنگ اور ٹیکنالوجی کی تعلیمی خدمات کے پیش نظر مجھے 14 اگست 2012 کو صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان نے تمغہ امتیاز (TI) سے نوازا۔

میرے والدین

میں ہوں انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب تمغہ امتیاز، وائس چانسلر دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور اس تعارف سے بڑا تعارف اطہر محبوب ابن قاضی محبوب الحق ہے۔ اور یہ قابل فخر تعارف ہے کہ جس کے دم سے انجینئر پروفیسر ڈاکٹر، وائس چانسلر اور تمغہ امتیاز جیسے سابقے اور لاحقے میری ذات سے جڑے ہیں۔ اماں جن کی آغوش کی حدت سے میں نے زندگی کی حرارت پائی۔ شاید انہوں نے میری پہلی آواز رونے کی سنی تھی، اس وقت سے اب تک میری خوشیوں اور کامیابیوں کے لیے ان کی دعائیں مجھ پہ سایہ فگن ہیں۔ پہلی درسگاہ ان کی آغوش رہی، میری سماعتوں نے ان کی آوازوں کے لمس کو چھوا تو میں نے بھی اماں اور بابا کہنا سیکھا، اماں نے انگلی پکڑا کر چلنا سکھایا تو ابا نے تالی بجا کے حوصلہ بڑھایا۔ بابا کتاب تو لائے، اماں نے الف سے آغاز کرایا۔ وہ ایسے پڑھاتیں کہ جیسے وہ ہم سے سیکھ رہی ہوں۔ اکثر جب تقریری مقابلوں میں انعامات یا کسی جماعت میں اوّل آنے کی نوید ملتی تو ان کی حوصلہ افزائی مزید محنت کی طرف راغب کرتی۔ بابا ایئر فورس میں تھے تو ان کی مختلف مقامات پر تعیناتی ہوتی رہتی ایسے میں جب افسران کے اہل خانہ اکھٹے ہوتے کسی جانب سے ایک نونہال ''اطہر محبوب'' کی

تعریف ہوتی تو فخر سے نہ صرف ان کا سر بلند ہو جاتا بلکہ فخریہ انداز میں اس کا تذکرہ خاندان کے افراد میں بھی ہوتا۔ پانچویں یا چھٹی جماعت میں اماں نے ہمارے تعلیمی اخراجات کو پورا کرنے کے لیے اپنا زیور ہم پے وار دیا۔

دادا حضور قاضی منظور الحق ایک ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر تھے، نہایت شفیق اور علم دوست شخصیت تھے جب بھی وہ ہمارے ساتھ ہوتے ہماری تعلیم اور امتحانات کی تیاری میں اس طرح شامل ہوتے کہ گویا یہ ہمارا نہیں ان کا امتحان ہے، تیسری جماعت میں اول آنے کا سہرا اُن کے سر ہے۔ آج بھی ان کی شفقت اور محبت میری یادداشت میں تازہ ہے۔

میری تعلیم کی تمام تر منصوبہ بندی بابا جان نے کی۔ جہاں ایئر فورس میں اپنی پیشہ وارانہ مصروفیات کو انہوں نے احسن طریقے سے نبھایا۔ وہاں وہ ایک لمحے کو بھی ہماری تعلیم اور تربیت سے غافل نہیں ہوئے۔ کامیابیوں پر حوصلہ افزائی، شاباشی اور فخر ہمارے حوصلوں کو جلا بخشتا رہا۔ بابا نے اپنی زندگی کے اہم فیصلوں کو کرتے ہوئے بھی ہماری اعلیٰ تعلیم اور تربیت کو مد نظر رکھا۔ 1980ء میں انہیں ڈیپوٹیشن پر سعودی عرب جانے کی پیشکش ہوئی جہاں اچھی مراعات اور تقریباً ایک سے ڈیڑھ لاکھ روپے تنخواہ میسر تھی اور دوسری جانب یہ پیشکش تھی کہ وہ انگلستان میں پاکستان کے سفارت خانے میں ایئر اتاشی کے عہدے پر جا سکتے ہیں لیکن تنخواہ سعودی عرب کی تنخواہ کی نسبت کافی کم ہو گی تو انہوں نے انگلستان کا انتخاب کیا۔ انگلستان جانے کا فیصلہ انہوں نے اس لیے کیا کہ ہم جدید اور اعلیٰ تعلیم سے بہرہ مند ہو سکیں۔ میں امریکہ میں اعلیٰ تعلیم کے سلسلے میں تقریباً آٹھ سال قیام پذیر رہا۔ میری بڑے بھائی اظہر محبوب اور قاضی محمود الحق کا ساتھ اور ان کی معاونت تو شاملِ حال تھی ہی مگر بابا جان نے پی ایچ ڈی کے دوران مجھے کسی بھی طرح کی نوکری نہیں کرنے دی اور مکمل مالی معاونت کی تا کہ میں

دلجمعی اور یکسوئی سے اپنی پی ایچ ڈی مکمل کر سکوں اور ان کے بنائے ہوئے منصوبوں کی تکمیل کر کے 1996 میں اس دھرتی پر لوٹ آیا جس کی محبت مجھے بابا کی جانب سے ورثہ میں عطا ہوئی ہے۔اس بے نیاز کے سامنے یہ جبیں سجدہ ریز ہے کہ جس نے وہ ہاتھ بنائے جنہوں نے ہماری پرورش کی۔زمانے کی بے ثباتیوں سے بچایا اور ہمیں یوں تراشا کہ آج ہمارا ہر مرتبہ ان کے سر کا تاج ہے۔اے ربِ دوجہاں بابا اور اماں نے جس صبر ،استقامت اور بہادری سے ہمارے لیے مشکلات کو برداشت کیا اس کا حق میں زندگی بھر ادا نہیں کر سکتا۔ لیکن تیری کتاب سے ہی یہ دعا سیکھی ہے۔

''اے میرے رب ان دنوں پر اپنا رحم و کرم فرما جس طرح کہ انہوں نے مجھے بچپن میں پالا پوسا کہ جب میں بہت چھوٹا سا تھا''۔

اے میرے رب اب محنت اور مشقت والے ہاتھ مجھے عطا کر دے جو تو نے میرے والدین دیئے تھے۔اب ان ہاتھوں کو دعا مانگنے کی قوت عطا فرما۔مزید یہ کہ زوجہ محترمہ رابعہ بشریٰ نے گزشتہ پچیس برس اَن گنت قربانیوں کے ساتھ مجھے پیشہ ورانہ امور پر دلجمعی کے ساتھ توجہ مرکوز رکھنے کا موقع دیا،یوں میری کامیابیوں کے پیچھے ان کا ایک کلیدی کردار ہے۔

اللہ دعا مانگنے والے ہاتھوں کو سلامت رکھے۔

میرے اساتذہ

میں اپنے آپکو نہایت خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ میرا ایک علمی اور فکری خانوادے سے تعلق ہے۔ دادا جان ہیڈ ماسٹر ،نانا حضور قائد اعظم کے رفیق اور باباجان ایئر فورس سے منسلک اور ربِ دوجہاں کی عنایت یہ کہ اس نے مجھے خاص علمی استعداد سے نوازا۔ یہ خاندانی پس منظر اور یہ علمی استعداد بے معنی ہو جاتے ہیں اگر اگر اس میں سے استاد کے کردار کو تنہا

کر دیا جائے۔ کسی فکر، خیال یا نظریے کو مہمیز اسی وقت ملتا ہے جب اسے کوئی رہنما میسر ہو۔ میرے اساتذہ وہ رہنما ہیں جنہوں نے میری تعلیم، کردار سازی اور شخصیت سازی میں اہم کردار ادا کیا۔ سکول میں داخل ہوا جو کچھ بھی سیکھا تو اساتذہ سے سیکھا اور اسے اچھا کیا تو حوصلہ افزائی ملی۔ اگر کچھ سمجھ میں نہ آیا تو دوبارہ بعض اوقات کئی بار سمجھایا گیا۔ کیونکہ یہ اساتذہ کی ذمہ داریوں میں شامل ہوتا ہے کہ انہیں ہر طالب علم کی استعداد کے مطابق سمجھایا جائے۔ مجھے ہر سکول میں محبت اور محنت سے سرشار اساتذہ کی رہنمائی حاصل رہی تین سال بورڈنگ سکول کیڈٹ کالج میں جن اساتذہ کے ساتھ وقت گزارا انکی عطا کردہ تربیت سے شخصی اعتماد اور دیگر ہم نصابی سرگرمیوں میں اساتذہ کی رہنمائی اور حوصلہ افزائی نے میری شخصیت میں کو بدل کر رکھ دیا۔ میں آج جو کچھ بھی ہوں اپنے اساتذہ کا مرہون منت ہوں۔ جس طرح انہوں نے ہمیں تعلیم کی طرف رغبت دلائی میری دعا ہے کہ اللہ ہر طالب علم کو ایسے اساتذہ کی رہنمائی محبت اور تربیت نصیب کرے اور اللہ میرے اساتذہ کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

ناقابل فراموش

زندگی کے سفر میں کچھ راستے اتنی سہولت اور آسانی سے طے ہوئے کہ جب اگلی منزل کی جانب چلے اور پیچھے مڑ کر دیکھا تو یقین بھی انگشت بدنداں تھا کہ یہ سفر طے کیسے ہوا۔ 2015 میں خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی رحیم یار خان کا بطور وائس چانسلر چارج سنبھالا تو معلوم ہوا کہ یونیورسٹی تو کرائے کے چند کمروں پر مشتمل تھی اور اصل جگہ پر لوگ قابض تھے اور اس یونیورسٹی کے سوڈیڑھ سو پریشان حال طالب علم پریشان حال اپنے مستقبل کے لیے فکر مند تھے۔ چند ملازمین جنھیں انگلیوں پہ گنا جا سکتا تھا یہ تھی وہ کل یونیورسٹی جسکی سربراہی ملی مگر چار سال بعد جب وہاں سے چلا تو یونیورسٹی کی 275 ایکٹر زمین

کی چار دیواری مکمل ہو چکی تھی ایک ملین مربع فٹ پر تعمیرات ہو چکیں تھیں۔ انجینئرنگ میں بیچلر لیول شعبوں میں بیچلر ڈگری پروگرام ایم فل اور پی ایچ ڈی پروگرامز اس یونیورسٹی کا اثاثہ تھے۔ ناممکن کچھ بھی نہیں ہوتا یہ سوچ کہ یونیورسٹی کا چارج سنبھالا۔ اپنی ٹیم کو اعتماد، بھروسہ اور حوصلہ افزائی سے مضبوط کیا اور بروقت اور فوری اقدامات سے چار سال میں یونیورسٹی نے جتنی ترقی کی اتنی ترقی دنیا کے حوالے سے بھی ایک ریکارڈ ہے۔ عام طور پر یہ سب ہونا ممکن نظر نہیں آتا لیکن اگر مصمّم اِرادہ، ناقابل شکست حوصلہ منظم ٹیم منزل کا تعین اور تکمیل تک پہنچنے کا واضح طریقہ کار، موجود ہو تو ناممکنات کو بھی ممکن بنایا جا سکتا ہے۔ لوگوں کو منظم کرنا، تعمیرات کا کام، جاری منصوبوں کی تکمیل، مزید پروگرام کو شروع کرنے کے ساتھ مقابل مخالف طاقتوں سے نبرد آزما ہونا ایک مشکل کام ہوتا ہے دو سالوں میں دس سالوں کا کام مکمل کرتے ہوئے وقت کا پتہ ہی نہیں لگا۔ ایک مثالی پروجیکٹ کو شان و شوکت سے کھڑا دیکھتا ہوں تو سوچتا یہ کیسے ممکن ہوا تو صرف یہی سمجھ میں آتا ہے سچی لگن، تدبیر اور اللہ اور خود پر بھروسہ زندگی کے خوابوں کو تعبیر میں بدلتے ہیں۔ اسی طرح چار سالہ دور ختم ہوا اور اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں وائس چانسلر کی تقرری کا مرحلہ آیا دو سو امیدواروں کے درمیان کمیٹی نے میرا نام منتخب کیا۔ سرچ کمیٹی چونکہ خود مختار تھی اور HED اور بیوروکریسی کے ماتحت انہوں نے میری کارکردگی پر اطمینان و اعتماد کیا اس کے لیے میں ان کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے تمام امیدواروں میں مجھے میرٹ پر چنا۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور جو ایک علمی، تاریخی اور ثقافتی حیثیت رکھتی ہے یہ وسیع و عریض یہ یونیورسٹی امریکہ کی یونیورسٹی سے مطابقت رکھتی ہے اس کی ہمہ جہت ٹیم کے ساتھ کام کرنے اور Covid-19 کے باوجود اس کی ترقی اور علمی

وسعت کے لیے منصوبوں کی تشکیل میرے لیے ایک اعزاز سے کم نہیں اور میرے لئے ناقابل فراموش احساسات سے کم نہیں۔

میرا خواب میری آرزو

نیند کے خواب تو وہ خواہشات اور آرزوئیں ہیں جن کی تکمیل نہیں ہوتی۔ لیکن خواب تو کھلی آنکھوں سے بھی دیکھے جاتے ہیں۔ پاکستان کا خواب تو ایک کھلی آنکھ کا خواب تھا۔ یہ خواب تکمیل کے مرحلے سے گزر کر ایک حقیقت میں بدلا۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے جو بھی خواب دیکھا وہ حضرت علامہ اقبالؒ کی شاعری سے متاثر ہو کر دیکھا۔ میں ایک مسافر ہوں اور سفر میری زندگی کا عمل اور ایک شعر کے مصداق کہ وہ جو منزل کو رہگزر سمجھیں

وقت سے بھی سوال کرتے ہیں۔

حضرت اقبالؒ کی فکر نے مجھے وقت سے سوال کرنے کا حوصلہ عطا کیا ہے یہی وجہ ہے کہ ان کی نظم ''التجائے مسافر'' میرے خوابوں اور آرزوں کو جلا بخشتی ہے۔

آغا صدف مہدی

مجھے اقبال کی فکر تک پہنچانے میں اس نغمے کا بڑا عمل دخل ہے جس پر ہم بچپن میں ٹیبلو کیا کرتے تھے۔ نغمے میں ایک پر عزم بچہ بڑے بڑے کاموں کا وعدہ کرتا ہے اور وہ بچہ میں تھا۔ اپنے تخیلات میں بڑے بڑے کام کرنے کے عزم پر تمام اساتذہ کی حوصلہ افزائی نے ہمیشہ ہی مجھے بڑے بڑے کاموں کو کرنے پر رغبت دلائی، وہ نغمہ اب بھی میرا خواب اور آرزو ہے وہ نغمہ اب بھی ذہن میں گونجتا ہے۔ خواہش ہے کہ یہ نغمہ اب بھی بچوں کو سکھایا جائے اور اس کا عملی مفہوم ان پر واضح کیا جائے۔ یہ نغمہ کچھ یوں ہے۔

میں چھوٹا سا اک لڑکا ہوں پر کام کروں گا بڑے بڑے
جتنے بھی لڑاکے لڑکے ہیں میں سب کو نیک بناؤں گا
بکھرے ہوئے جو ہمجولی ہیں ان سب کو ایک بناؤں گا
سب آپس میں مل جائیں گے جو رہتے ہیں اب لڑے لڑے
میں چھوٹا سا اک لڑکا ہوں پر کام کروں گا بڑے بڑے
یہ علم کی ہیں جو روشنیاں میں گھر گھر میں لے جاؤ ں گا
تعلیم کا پرچم لہرا کر میں سر سید بن جاؤں گا
بے کار گزاروں عمر بھلا کیوں اپنے گھر میں پڑے پڑے
میں چھوٹا سا اک لڑکا ہوں پر کام کروں گا بڑے بڑے
میں چار طرف لے جاؤں گا اقبال نے جو پیغام دیا

میں ہی وہ پرندہ ہوں جس کو اس نے شہباز کا نام دیا
اب میرے پروں سے چمکیں گئے سب ہیرے موتے جڑے جڑے
میں چھوٹا سا اک لڑکا ہوں پر کام کروں گا بڑے بڑے

میں اور میرا پاکستان

میری تربیت، تعلیم اور میری شخصیت سازی پاکستان میں ہوئی، کچھ عرصہ میں نے باہر ممالک کے سکولوں میں بھی تعلیم حاصل کی لیکن ہمیشہ اس دوران خود کو ماہی بنا پانی کے پایا، میں نے آٹھ سال امریکہ میں گزارے۔اس دوران وہ حسرت موہانی کا شعر جو ہمیشہ دل میں دہراتا تھا وہ یوں ہے:

غربت کی صبح میں بھی نہیں ہے وہ روشنی
جو روشنی کی شام سوادِ وطن میں تھی

تو غربت جو ہے غریبی الوطنی وطن سے دور ہونے کو کہتے ہیں، حسرت نے یہ کہا ہے۔

کہ وطن کی کالی سے کالی رات میں جو روشنی ہوتی ہے وہ غربت میں یا دیارِ غیر میں روشن سے روشن صبح میں بھی وہ روشنی نہیں ہوتی تو یہ انسان کی فطرت ہے کہ وہ اپنی دھرتی اپنے لوگوں سے ایک لگاؤ رکھتا ہے چونکہ میری تربیت بھی ایسے ماحول میں ہوئی کہ جہاں وطن سے محبت، وفاداری، وطن کی خدمت، چاہت کے جذبات ہمہ وقت موجود تھے جو بھرپور انداز میں ہمیں اپنے گھر، دوست احباب، سکولوں، میڈیا، ٹی وی پر اپنے ملک سے محبت کرنے کا جو جذبہ ہمیں ملا۔اور ہم نے ہمیشہ اپنے وطن سے محبت کی، اس وطن نے ہمیں جو کچھ دیا وہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے جو ہم نے ابھی تک اپنے وطن کے لیے کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ وطن نے ہمیں ایک پہچان دی ہے، وطن نے ہمیں وہ تمام تر سہولیات اور وسائل دیئے ہیں جس کی مدد

سے ہم نے اپنی تعلیم حاصل کی، ہم نے بطور انسان جو ترقی کی اور لوگوں سے جو محبت پائی اس سے ایک بنیاد ملی اور پاکستان کو دیکھ کر یہ احساس ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ ہمارا ہے اور اس کے لئے کچھ کرنے کا ایک جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

وطن سے ہمیں ملکیت کا احساس ہوتا ہے جس سے حوصلہ پیدا ہوتا ہے۔ اگرچہ وطن کی جو سرزمین ہے اس کے مختلف حصے میں ہو سکتا ہے کہ مختلف لوگ ہوں لیکن نجانے کیوں یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ یہ سب ہمارا ہے وطن کی کامیابی یا کسی فرد واحد کی کامیابی ہماری کامیابی ہے، پاکستان سے ہمیں ایک اعتماد ملا، دل کا سکون ملا، پاکستان پہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت اور کرم ہے کہ یہاں جرائم کی شرح باقی دنیا سے کم ہے، یہاں لوگ محبت کرنے والے ہیں، دنیاوی لحاظ سے دولت کم ہے لیکن لوگوں کے اندر دل کی دولت بہت ہے، لوگوں کے پاس سکون کی دولت ہے، اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو جو وسائل دیے ہیں، دریا، پانی، موسم، تاریخ، ورثہ، ثقافت جس پہ ہم بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں، ہماری جو تاریخ ہے جس میں مقامات آہ وفِغاں ضرور آئے ہیں مگر ایسے بھی مقامات، ادوار اور ایسی بھی شخصیات آئی ہیں کہ جن پہ نہ صرف ہم بجا طور پہ فخر کر سکتے ہیں بلکہ ان شخصیات اور ان اکابرین امت و ملت سے ہم متاثر ہو سکتے ہیں ان کی صفات کی تقلید کر سکتے ہیں۔ وطن سے ہمیں جو سب سے بڑی چیز ملی وہ ایک پہچان ہے، اس پہچان کو ہم پوری دنیا میں استعمال کر کے ایک اعتماد سے پوری دنیا کے لوگوں سے رابطے میں رہ سکتے ہیں۔ وطن کے اداروں نے ہماری تعلیم و تربیت کی، پاکستان نے ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ محبت کے رشتے میں جوڑا، وطن پھولوں کے گل دستے کی طرح ہے جس میں مختلف طرح کے رنگ و خوشبو کے پھول ہیں، وطن ہمیں ان رنگا رنگی اور ہمہ ہمی کو سراہنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ وطن ہمیں وہ پلیٹ فارم دیتا ہے کہ ہم بحیثیت انسان ایک اشرف المخلوقات ہوتے

ہوئے اللہ تعالی نے جو صلاحیتیں دی ہیں ان کو ایک مقصد کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔ وطن نے مجھے جو کچھ دیا ہے وہ بے انتہا و بے حد و حساب ہے۔اس وطن کا جو قرض ہے وہ اتارنے کے لیے میں اپنی کوشش اور تگ و دو کر رہا ہوں اور یقیناً یہ کوشش تادم مرگ جاری رہے گی۔ایک عرصہ تک ملک کی ترقی میں اپنا کردار ادا کرنے کے بعد آنے والا دور یہ بتاتا ہے کہ وطن کا جو قرض تھا وہ کس نے اچھے طریقے سے ادا کیا یا کس نے نہیں۔ آپ کی زندگی اور موجودہ دور میں مکمل طور ثابت نہیں ہوتی بلکہ آپ کو مرتے دم تک اپنے وطن کے لیے کام کرنا ہے اور اس قرض کو اتارنے کے لیے کوشش کرنی ہے۔ میں نے اپنے وطن سے باہر اعلی تعلیم حاصل کی۔ واپس اپنے ملک آیا، امریکہ میں جو عمومی کشش اور مالی آسودگی ہے اسے چھوڑ کر پاکستان آیا اور اپنا کیریئر شروع کیا اور پاکستان کو مکمل طور پر جاننے اور پہچاننے کرنے کی کوشش کی اور ہر وہ مثبت سر گرمیاں جو میں سمجھتا تھا کہ دنیا میں دوسری جگھوں پہ ہوتی ہیں جس سے معاشرہ میں آسودگی، ترقی اور لوگوں میں پیار محبت بڑھتا ہے تو وہ جو چیزیں دنیا میں دیکھتے تھے وہ چیزیں میں نے پاکستان میں کیں۔ بحیثیت استاد یہاں کے بچوں کو تعلیم دینے میں کردار ادا کیا، نہ صرف تعلیم دینے میں کردار ادا کیا بلکہ مختلف تعلیمی اداروں کی بنیاد اور ترقی کے لیے اپنے شب و روز وقف کیے، جن مختلف اداروں سے میں منسلک رہا، چاہے وہ سر سید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کراچی ہو یا انسٹیٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن کراچی ہو یا پاکستان نیوی انجینئرنگ کالج اور نیشنل یونیورسٹی آف سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی یا ڈی ایچ اے صفا یونیورسٹی ہو یا خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی رحیم یار خان ہو یا اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور ہو اس کے علاوہ بے تحاشا دوسرے ادارے جن کے لیے میں اعزازی طور پر کام کرتا رہا ان کو مشورے اور معلومات فراہم کرتا رہا۔ ان کی مدد کی اور مختلف پلیٹ فارم پر سر گرم رہا یا

معاون رہا، ایکریڈیشن کمیٹی کا ممبر رہا، ایفیلی ایشن کمیٹی میں رہا تو میں نے ہمیشہ کوشش کی کہ اچھے تعلیمی ادارے قائم ہو سکیں اور وہاں سہولیات دی جا سکیں میں نے بے تحاشا پراجیکٹس کئے ڈویلپمنٹ کے، تعلیمی سیکٹر میں اور اس کے علاوہ میں نے ہمیشہ کوشش کی کہ وطن میں جو جوان لوگ ہیں ان کو ترقی دی جائے ان کی ٹیم بلڈ نگ کی جائے ان کو ٹیم ورک، استقامت اور محنت کرنے کا طریقہ سکھایا جائے۔ ان کو یہ سکھایا جائے کہ ایمانداری، خلوص نیت اور محنت سے کام کس طرح کیا جائے۔ سفر میں مشکل اور کٹھن مراحل آتے ہیں لیکن اس کے بعد کامیابی ضرور آپ کے قدم چومتی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ وطن کے لیے ابھی وہ کچھ نہیں کیا جو میرا فرض ہے لیکن میں وطن کے لیے اپنی خدمات سر انجام دے رہا ہوں۔ مختلف آئیڈیاز اور خود انحصاری کے منصوبوں کو کرنے کی کوشش کرتا رہا ہوں اور ان تجربات سے یہ حاصل کیا کہ کیا چیز یہاں اچھے طریقے سے کام کرتی ہے اور کیا چیز یہاں زیادہ کامیاب نہیں ہوتی۔ ہمیں اپنے معاشرے کو کس طریقے سے اچھے معاشروں میں شامل کرنا ہے اور اس تبدیلی کے لیے کیا اقدامات کرنے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ملک ہمارا ہے اور ہمیں اس کو دنیا کے لیے ایک بہترین مثالی ملک بنانا ہے اور اس کے لیے ملک کے پاس تمام تر وسائل موجود ہیں، ہمیں مل جل کر خلوص نیت سے کام کرنا ہے اگر ہم یہ کریں گے تو پھر ہمارے ملک کی ترقی ہے، ہمارے ملک کا جو معاشرہ ہے وہ دنیا کا ایک بہتریں مثالی معاشرہ بن سکتا ہے ابھی بھی اللہ تعالی کی بے تحاشا اور بہترین نعمتیں موجود ہیں لیکن بحیثیت ایک ایسے شخص کے جس کو ملک نے اتنا کچھ دیا، پہچان بھی دی اور ترقی کے مواقع دئے اور پھر مختلف طریقوں سے موقع دیا۔ جب حکومت پاکستان کی جانب سے مجھے تمغہ ءامتیاز عطا کیا گیا میری ان خدمات کو سراہتے ہوئے جو میں نے مختلف اداروں میں مختلف اوقات میں سر انجام دیں، اس سے حوصلہ اور جذبہ مزید بڑھا۔ وطن

کے لیے مزید کام کرنے کا دل چاہتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان ہماری پہچان بھی ہے پاکستان ہمارا مستقبل بھی ہے اور پاکستان کے لیے جو خواب ہمارے بزرگوں نے دیکھے تھے ان خوابوں کو شرمندہ تعبیر کیا جاسکتا ہے پاکستان نے تعلیم، کھیلوں، سائنس اور دیگر میدانوں میں مختلف کامیابیاں حاصل کیں اور دنیامیں ایک نام کمایاہے

میرا پیغامِ محبت جہاں تک پہنچے

تمام پاکستان اور خصوصاً نوجوان نسل کے لیے میرا یہ پیغام ہے کہ وہ زندگی کے مقاصد کو سمجھیں۔ اپنی ذاتی صلاحیتوں کو اجتماعی دھارے میں شامل کر کے فلاحِ انسانیت اور فلاحِ وطن کے لیے وقف کر دیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی کتاب سے استفادہ کریں جس میں جگہ جگہ اہل عقل کو کائنات مسخر کرنے کا حکم دیا گیاہے۔ خاتمہ النبین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس کی پیروی کرتے ہوئے ہمیں دنیا کے لیے ایک کرداری مثال بنناہے۔ یہ وطن جو وسائل اور نعمتوں سے مالا مال ہے اس میں بسنے والے افراد اپنا ایک شاندار تہذیبی، ثقافتی اور علمی ورثہ رکھتے ہیں۔ اس کی حفاظت ہم سب پر فرض ہے۔ آئین پاکستان ہماری اجتماعی کوششوں کا مظہر ہے۔ یہ صرف کاغذ کا ایک ٹکڑا نہیں ہے اس کے الفاظ اور روشنائی کے پیچھے وہ خون اور پسینہ شامل ہے جو اس خطے کی تاریخ کا حصہ ہے۔ ہمیں معاشرے سے استحصال اور بدعنوانی کو ختم کر کے عدل اور انصاف کو فروغ دیناہے۔ 1940ء کی قرار داد میں ہمارے بزرگوں نے جو خواب دیکھا تھا اس کے تحت ہمیں تعلیم، عدل وانصاف جان ومال کی حفاظت اور صحت کی سہولیات سب کے لیے میسر کرناہیں۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور......ماضی اور حال کے آئینے میں

جہانِ تازہ کی افکارِ تازہ سے ہے نمود

کہ سنگ وخِشت سے ہوتے نہیں جہاں پیدا

تعلیمی ادارے کسی قوم کی ہمہ پہلو ترقی اور پیش رفت کے ضامن ہوتے ہیں اس لیے قوموں کی تاریخ میں ان کے کردار سے صرفِ نظر کرنا ممکن نہیں۔ یہ ادارے نہ صرف قوموں کی عمرانی ضروریات کو مدِ نظر رکھ کر تشکیل دیے جاتے ہیں بلکہ یہ تہذیب و تمدن کے فروغ واستحکام کی علامت ہوتے ہیں۔ اس تناظر میں اسلامی ریاست بہاول پور کی تعلیمی تاریخ تابناک اور قابل فخر کردار کی حامل رہی ہے۔ سابق ریاست بہاول پور کے بے آب وگیاہ ریگ زاروں میں قدیم و عظیم علمی مراکز کی موجودگی ایسے نخلستانوں کی حیثیت رکھتی تھی جو دور دراز سے آنے والے علمی قافلوں کی پیاس بجھاتے۔ ایک زمانے میں اُوچ شریف کو ایک نمایاں علمی مرکز کی حیثیت حاصل تھی لیکن بعد ازاں یہ مسند علم خوش قسمتی سے بہاول پور کے حصہ میں آئی۔ اس اعزاز کی سب سے نمایاں وجہ عباسی حکمرانوں کی علم دوستی تھی۔ امیرانِ عباسیہ بہاول پور نے اپنے عباسی آباؤاجداد کی روایات کے تسلسل اور احیاء کے پیشِ نظر یہاں دینی علم کو اپنی سرپرستی میں لے لیا۔ ریاست بہاول پور میں انگریزی مداخلت سے قبل قدیم طریقۂ تعلیم رائج تھا اور دینی مکاتب کے ذریعے مختلف علوم کی تعلیم فارسی زبان میں دی جاتی تھی۔ مساجد اور خانقاہوں سے ملحقہ مدرسے سے دینی تعلیم و تربیت کا مرکز تھے جہاں درسِ نظامی کے مطابق تعلیم دی جاتی تھی۔ بہاول پور شہر میں مولانا خلیل احمد سہارن پوری کی سرکردگی میں قائم ہونے والے عربی مدرسہ نے جو ''مدرسہ صدر علومِ دینیات'' کے نام سے مشہور ہوا، دینی علوم کی تدریس میں نمایاں خدمت سرانجام دیں۔ بعدازاں 1925ء میں یہی مدرسہ جامعہ عباسیہ بنا اور

بتدریج ارتقائی منازل طے کرتے ہوئے جامعہ اسلامیہ کی حیثیت اختیار کی۔ جامعہ کا یہ اسلامی تشخص اس لحاظ سے بھی امتیازی وصف کا حامل ہے کہ پاکستان میں جامعہ الازہر کے ماڈل پر جامعہ اسلامیہ کی صورت میں پہلی اسلامی یونیورسٹی قائم ہوئی اور اسی تشخص کی جدید شکل آج کی ''اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور'' کی صورت میں موجود ہے۔ یہاں یہ امر بھی پیشِ نظر رہے کہ مدارس کا تدریسی ارتقاء کے تحت جامعات میں تبدیلی کا عمل قوموں کی ترقی کے ذیل میں قابلِ تحسین اور خوش آئند ہونے کے ساتھ قابلِ تقلید بھی ہوا کرتا ہے۔ برصغیر میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کے علاوہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ ایم اے او ہائی سکول اور بعد ازاں یونیورسٹی کی صورت میں آمادہ بہ پیش رفت ہوئی۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کے ارتقاء کی ابتدائی شکل مدرسہ صدر علومِ دینیات تقریباً نصف صدی کے تعلیمی سفر کے بعد جامعہ عباسیہ 1925ء بنا۔ اس کا نصابِ تعلیم وزیر معارف مولوی غلام حسین کی تجویز پر 14 اگست 1925ء کو منظور ہوا اور اگلے دن سے باقاعدہ تعلیمی سیشن کا آغاز کر دیا۔ جامعہ عباسیہ کے اساتذہ کے انتخاب کے لیے برصغیر کے جید علماء پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ یہ علماء برصغیر کے نامور دینی مدارس مدرسہ عالیہ رام پور، دارالعلوم دیو بند، مدرسہ عثمانیہ اجمیر شریف، مدرسہ صدر علومِ دینیات بہاول پور اور مدرسہ عالیہ صاحب السیر سے فارغ التحصیل تھے۔ شیخ الجامعہ کے منصب کے لیے مشہور عالم دین مولانا غلام محمد گھوٹوی اور نائب شیخ الجامعہ کی مسند پر مولانا احمد علی بلوچ کا تقرر عمل میں آیا۔ جامعہ کے نامور اساتذہ میں ڈاکٹر حامد حسن بلگرامی، علامہ احمد سعید کاظمی، مولانا شمس الحق افغانی اور مولانا محمد احمد جیسی قابلِ احترام ہستیاں اس درس گاہ سے وابستہ رہیں۔ جامعہ عباسیہ کے قیام کے ایک سال بعد اس میں شعبۂ طب کا اضافہ کیا گیا اور اس کا دورانیہ چار سال رکھا گیا اور داخلے کی

بنیادی شرط مولوی عالم (مڈل) تھی اور یہ اسلامی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری پیشہ ورانہ ضروریات کی تعلیم کی طرف پہلا قدم تھا اور اس کا مقصد معاشرے کو صالح افراد مہیا کرنے کے علاوہ دینی تعلیم کی بنیادی شرط کے ساتھ پروفیشنل شعبہ میں تخصص کی ڈگری کے اجراء کی ایک اچھوتی کوشش تھی جو برصغیر پاک و ہند میں اوّلین اور قابلِ تقلید مثال ہے۔ جامعہ عباسیہ پاکستان کی ان اوّلین جامعات میں سے ایک ہے جہاں نامور شخصیات کے توسیعی خطبات کا انتظام کیا جاتا رہا یہاں وقتاً فوقتاً برصغیر کی جن عظیم شخصیات کی آمد ہوئی ان میں علامہ سیّد سلیمان ندوی، مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا ابوالحسن ندوی اور ڈاکٹر ذاکر حسین جیسے نام شامل ہیں۔ اسی تسلسل میں جامعہ عباسیہ کی ایک انفرادیت یہ بھی رہی ہے کہ جامعہ کی نصابی تشکیل میں مقامی وسائل کے ساتھ ساتھ بیرونی ماہرین کی خدمات بھی حاصل کی گئیں۔ نصابی مشاورت کی ذیل میں علامہ سیّد سلیمان ندوی اور علامہ شبیر احمد عثمانی کی کاوشیں خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ جامعہ عباسیہ کی اوّلین ربع صدی کی تاریخ اس کے اسلامی تشخص کے اجراء، ترویج اور استحکام کی تاریخ ہے اور برصغیر پاک و ہند کی جامعاتی تاریخ میں ایسی سنہری مثال کا ملنا مشکل ہے۔

1950ء میں جامعہ عباسیہ کے لیے ایک عظیم الشان عمارت تعمیر کی گئی۔ بعد ازاں جب اُس وقت کے صدر ایوب خاں 1963ء میں بہاول پور کے دورے پر آئے تو انہوں نے جامعہ عباسیہ کو اس کے اسلامی تشخص کے تناظر میں جامعہ اسلامیہ کے نام سے موسوم کیا۔ اس طرح اس عظیم الشان اور منفرد تاریخ کی حامل جامعہ کے ارتقائی ادوار کی تقسیم یوں کی جاسکتی ہے:

ا۔ جامعہ عباسیہ سے جامعہ اسلامیہ تک کا عہد

(1925ء۔1963ء)

۲۔ جامعہ اسلامیہ سے اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور
(1963ء۔1975ء)

۳۔ جامعہ اسلامیہ بطور پبلک سیکٹر یونیورسٹی تا یونیورسٹی گرانٹس کمیشن تک کا عہد
(1975ء۔2003ء)

۴۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کا جدید دور
(قیامِHECتاحال)

نواب آف بہاول پور کی قائم کردہ جامعہ عباسیہ 1975ء میں اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور کے طور پر چارٹرڈ قرار پائی۔ یونیورسٹی آج ایک جدید، فعال اور پر رونق اِدارہ بن چکی ہے۔ جہاں پر بلند و بالا تدریسی عمارتیں، سرسبز و شاداب گراؤنڈ، جدید طرز تعمیر کے حامل ہوسٹل، رہائشی کالونیاں، فارم ہاؤس اور باغات یونیورسٹی کی خوبصورتی اور ترقی کا پتہ دیتے ہیں۔ یونیورسٹی نے تدریسی میدان میں بھی خاطر خواہ ترقی کی۔

انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب ایک نامور ماہر تعلیم اور مثالی منتظم کے طور پر پہچانے جاتے ہیں اور تدریس، تحقیق اور صنعتی اداروں میں کام کا 25 سالہ وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے الیکٹریکل انجینئرنگ میں پی۔ایچ۔ڈی نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی سے کی جبکہ بی۔ایس اور ایم۔ایس کی تعلیم فلوریڈا اسٹیٹ یونیورسٹی امریکہ سے حاصل کی۔ انہوں نے صفہ یونیورسٹی ڈیفینس ہاؤسنگ اتھارٹی کراچی میں بطور پروفیسر اور ڈین خدمات انجام دیں۔ اسکے علاوہ انہوں نے پبلک اور پرائیویٹ سیکٹرز کے بہت سے اداروں میں بھی اعلیٰ سطح پر خدمات سرانجام دیں۔ ڈاکٹر اطہر محبوب ابن خلدون سسٹمز کے بانی ہیں اور 100 سے زیادہ صنعتی، مالیاتی اور دفاع سے منسلک اداروں میں پروجیکٹس کر چکے ہیں۔ ایک

ہمہ جہت اور نابغہ روزگار شخصیت ہونے کے ناطے وطن عزیز میں وہ ایک نامور انجینئر، منتظم، ماہر تعلیم اور صنعتی ماہر کے طور پر منفرد مقام رکھتے ہیں۔ حکومت پاکستان نے سائنس اور ٹیکنالوجی اور تعلیم کے میدان میں انکی غیر معمولی خدمات کے اعتراف میں 2012 میں انہیں تمغہ امتیاز سے نوازا۔ انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب جامعات کو جدید اور فعال دیکھنا چاہتے ہیں جو ہمہ وقت متحرک ہوں اور تدریس اور تحقیق سے ملک وملت کو عملی فائدہ پہنچائیں۔ اپنی آمد کے پہلے روز ہی انہوں نے اپنے خطاب میں کہا تھا کہ دورِ حاضر میں جامعات تدریس اور تحقیق کے ساتھ ساتھ علاقے کی سماجی اور معاشی ترقی میں بھی بہت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اس مقصد کے لیے جامعات کو انتظامی امور میں موثر، مالی طور پر خود کفیل اور انفارمیشن ٹیکنالوجی سے لیس ہونا چاہیے تاکہ تمام امور کو خود کار بنا کر تیزی اور شفافیت کو یقینی بنایا جاسکے۔ اساتذہ، ملازمین اور طلبہ وطالبات کو سازگار ماحول کی فراہمی انتہائی اہم ہے تاکہ وہ یکسوئی سے اپنی سرگرمیاں جاری رکھ سکیں۔ وہ ٹیم ورک پر یقین رکھتے ہیں اور یونیورسٹی کی ترقی کے لیے سبھی کو شانہ بشانہ کام کرنا چاہیے۔ اُن کی یونیورسٹی آمد سے اساتذہ، طلباء اور مقامی کمیونٹی کو ایک واضح اور مثبت تبدیلی کا احساس ہوا۔ اس تاریخی جامعہ کو اپنے عظیم ورثے کے ساتھ ساتھ نئے وقت کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہونا ہے۔ انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب وائس چانسلر کی شخصیت، اُن کا وسیع تجربہ اور بھرپور عزم اس بات کا واضح اظہار ہے کہ جامعہ اسلامیہ دورِ جدید کی ایک عظیم یونیورسٹی بنے گی۔

بہاولپور کی اسلامیہ یونیورسٹی قومی اور بین الاقوامی رینکنگ میں نمایاں پوزیشن پر آگئی ہے۔ ٹائمز ہائر ایجوکیشن IU-Green Matrix اور Samiaigo کی درجہ بندی کے مطابق اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے مختلف کیٹیگریز میں نمایاں ترقی کی ہے۔ بالخصوص ہائر ایجوکیشن

رینکنگ میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کو ایشیا کی ٹاپ 500 یونیورسٹیز اور دنیا کی ٹاپ 1000 یونیورسٹیز میں شامل کیا گیا ہے۔ جولائی 2019 میں طلباء کی تعداد تقریباً 13,500 تھی جو اب بڑھ کر 65,000 سے تجاوز کر گئی ہے۔ یہ سب کچھ بہترین داخلہ پالیسی اور آن لائن داخلہ پورٹل کی وجہ سے ممکن ہوا۔ یونیورسٹی میں داخلہ ڈائریکٹوریٹ قائم کیا گیا ہے اور میرٹ کی بنیاد پر داخلہ پالیسی اور آسان داخلہ طریقہ کار کے ذریعے ہزاروں داخلوں کو یقینی بنایا گیا ہے۔ اس وقت 85 فیصد طلباء انڈر گریجویٹ سطح پر اور 15 فیصد گریجویٹ سطح پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اور طلباء میں 60 فیصد مرد اور 40 فیصد خواتین ہیں۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں اس وقت بہاولپور ڈویژن سے 74 فیصد، جنوبی پنجاب کے دیگر اضلاع سے 20 فیصد اور شمالی و وسطی پنجاب، گلگت بلتستان، خیبر پختونخوا، بلوچستان، آزاد کشمیر اور سندھ سمیت ملک کے دیگر حصوں سے 6 فیصد طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ یونیورسٹی میں فی الحال 1,341 کل وقتی فیکلٹی ممبران ہیں جن میں سے 642 پی ایچ ڈی ہیں جو جولائی 2019 میں 450 سے زیادہ تھی۔ اساتذہ کی مناسب اور بڑھتی ہوئی تعداد تعلیمی عمل کے معیار اور طلباء کی بہترین تربیت کی ضمانت دے گی۔ اس کے علاوہ 1000 سے زائد جز وقتی فیکلٹی، 500 کے قریب افسران اور 3616 غیر تدریسی عملہ خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ وائس چانسلر کا ایک اہم اقدام ایم فل اور پی ایچ ڈی سکالرز کی سینکڑوں تدریسی اور تحقیقی معاونت کے عہدوں پر تقرری ہے۔ ان کی مدد سے یونیورسٹی کے اندر تدریسی اور تحقیقی سرگرمیوں کے لیے افرادی قوت مہیا کی گئی ہے اور ریسرچ اسکالرز کو متعلقہ شعبوں میں عارضی ملازمت بھی فراہم کی گئی ہے۔ اسی طرح سینکڑوں ایم فل نوجوانوں کو ایسوسی ایٹ لیکچررز کی شکل میں تعینات کیا گیا ہے جن میں سے اکثر اب لیکچرار ہیں۔ کسی بھی ادارے کی مالی طاقت اس کی ترقی اور استحکام کی علامت ہوتی ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر

اطہر محبوب کے دور میں یونیورسٹی کے شعبہ مالیات نے بھی غیر معمولی اور ناقابل یقین ترقی کی ہے۔ یونیورسٹی نے اپنے ذرائع آمدن میں 300 فیصد اضافہ کیا ہے اور آج اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور اپنے 80 فیصد اخراجات اپنے ذرائع سے برداشت کر رہی ہے۔ فی طالب علم اخراجات کے لحاظ سے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں بھی کافی بہتری آئی ہے۔ مثال کے طور پر، 19-2018 میں، فی طالب علم خرچ 175.7 روپے تھا جسے کم کر کے 130.3 روپے کر دیا گیا۔ 2019 میں یونیورسٹی کا کل بجٹ 3.8 ارب روپے تھا جو اب بڑھ کر 7.2 بلین روپے سے تجاوز کر گیا ہے۔ اسی طرح 2019 میں ترقیاتی بجٹ ایک ارب روپے تھا جو اب بڑھ کر 12 ارب روپے ہو گیا ہے۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کو طلباء اور فیکلٹی کی تعداد میں غیر معمولی اضافے اور تدریسی شعبہ جات اور کیمپسز کی تعداد میں غیر معمولی اضافے کے پیش نظر انفراسٹرکچر میں غیر معمولی اضافے کی ضرورت تھی۔ 2019 میں فیکلٹیز کی تعداد 7 تھی جو آج بڑھ کر 16 ہو گئی ہے۔ تدریسی شعبہ جات کی تعداد 48 سے بڑھ کر 140 ہو گئی ہے اور احمد پور ایسٹ اور لیاقت پور میں یونیورسٹی کے نئے کیمپس بنائے جا رہے ہیں۔ وفاقی حکومت کی جانب سے 4 ارب روپے کے ترقیاتی پیکج کے تحت احمد پور ایسٹ کیمپس، ڈیپارٹمنٹ آف مکینیکل انجینئرنگ، انسٹی ٹیوٹ آف فزکس، ساؤتھ پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف ایسگرو انڈسٹری، بہاولنگر میں اکیڈمک بلاکس، بغداد الجدید اور رحیم یار خان کیمپسز شامل ہیں۔ تعمیر کیا جا رہا ہے. سکول آف سٹیٹ سائنسز پنجاب حکومت 236 ملین روپے کی لاگت سے قائم کر رہی ہے۔ حکومت پنجاب کے 2.5 میگاواٹ سولر فوٹو وولٹ پلانٹ کے منصوبے کے ذریعے 305 ملین روپے کی کل لاگت سے بغداد الجدید کیمپس کو سولرائز کیا گیا ہے۔ 4 ارب روپے کی لاگت سے ایک منفرد پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پروجیکٹ کے ذریعے یونیورسٹی میں چار بڑے تدریسی

بلاکس اور سڑکوں کا نظام قائم کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور بھی اپنے وسائل سے 4 ارب روپے کے ترقیاتی منصوبوں پر کام کر رہی ہے۔ 2019 میں تدریسی عمارتوں کی تعداد 15 تھی جو 2022 میں بڑھ کر 22 ہو گئی ہے اور رواں سال میں یہ تعداد بڑھ کر 26 ہو جائے گی۔ 5,000 طلباء وطالبات کے ہاسٹل کی گنجائش بڑھا کر 7,500 کر دی گئی ہے جسے رواں سال میں بڑھا کر 14,000 کر دیا جائے گا۔ بسوں کی تعداد 43 تھی جو اب بڑھ کر 95 ہو گئی ہے اور مزید 15 بسیں بیڑے میں شامل کی جا رہی ہیں۔ طلباء کے لیے وظائف کی تعداد میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ 19-2018 میں، 10,669 طلباء کو 36.4 کروڑ روپے کے اسکالرشپ مل رہے تھے۔ 22-2021 کے اعداد و شمار کے مطابق، اسکالرشپ حاصل کرنے والوں کی تعداد 18,00 ہے اور 92 کروڑ روپے کی مالیت کے سکالرشپ سے تجاوز کر گئی ہے۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے تحقیق کے میدان میں غیر معمولی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے تحقیق کے میدان میں غیر معمولی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ یونیورسٹی کی فیکلٹی آف ایگریکلچر نے کپاس کی متعدد قسمیں تیار کی ہیں جو مقامی موسمی حالات، کم پانی، پتوں کے کریو وائرس اور دیگر بیماریوں کے خلاف انتہائی مزاحم ہیں۔ یہ اقسام کپاس کے زیر کاشت رقبہ کے 50% پر اگائی جا رہی ہیں۔ ان بیجوں کی فروخت سے یونیورسٹی کو سالانہ 100 ملین روپے کی آمدنی ہو رہی ہے اور یونیورسٹی کے کاٹن پراجیکٹ سے ملک کو 100 ملین روپے کا فائدہ ہو سکتا ہے۔ زرعی معیشت خصوصاً ٹیکسٹائل سیکٹر کو بحال کر کے اور برآمدات میں اضافہ کر کے 10 ارب روپے۔ اسی طرح سویا بین اور مکئی کی انٹر کراپنگ پراجیکٹ، جو چین کی سچوان زرعی یونیورسٹی کے ساتھ مل کر تیار کیا گیا ہے، ملک کو خوردنی تیل اور پولٹری فیڈ کی درآمد میں سالانہ 5 ارب ڈالر کی بچت کر سکتا ہے۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور جدید ٹیکنالوجی کی مدد سے چولستان میں بارشوں میں اضافے کے نظام کو بڑھا کر صحرائے چولستان میں 60 لاکھ ایکڑ اراضی کو کاشت کرنے کے منصوبے پر کام کر رہی ہے جس سے زرعی معیشت میں 3 فیصد اضافہ ہو سکتا ہے۔ آج اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور قومی اور بین الاقوامی سرگرمیوں کا مرکز بن چکی ہے۔ بہاولپور لٹریری اینڈ کلچرل فیسٹیول نے خطے میں سابق ریاست بہاولپور کی ادبی اور ثقافتی سرگرمیوں کو زندہ کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

کئی سالوں پہلے یہ اندازہ لگانا مشکل تھا کہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کا نام طول و عرض سے تعلق رکھنے والی اہم شخصیات شاندار الفاظوں میں لیں گے۔ یہ انداز لگانا سراب لگتا تھا کہ یونیورسٹی کی کایہ ایک شخص پلٹ کرر کھ دے گا۔ یہ بات واضح ہوگئی کہ لیڈرشپ کسی بھی قوم، ملک، معاشرے، اِدارے کی قسمت کو بدل سکتی ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی کسی قوم یا اِدارے کو کوئی ایسا شخص ملا جو انقلابی طبعیت رکھتا تھا جو ویژن اور فکر رکھتا تھا جو پیچھے مڑ کر نہیں دیکھتا تھا، جو سنگ باری کے جواب میں بھی پنکھڑیاں بکھیرتا تھا، جو مخالفین کو گلے لگالیتا تھا۔ جو ان کی حوصلہ افزائی کرتا تھا جو اپنا حصہ ڈالنے کی خواہش رکھتے تھے تب ایک شاندار تبدیلی دیکھنے کو ملی، تحریکیں چلتی دیکھیں، انقلاب آتے دیکھے۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور نے گزشتہ ہفتہ ملک بھر سے کئی نامور شخصیات جن کا تعلق معاشرت، صحافت اور سماجیات سے تھا وہ اس کی مہمان ٹھہرے۔ اس فیسٹیول میں قرآت اور نعت کے مقابلے، بحث و مباحثہ، علاقائی موسیقی، میڈیا کنکلیو، مہمان شخصیات کے ساتھ روبرو، اردو فلموں کی سکریننگ، کامیڈی، ٹاک شوز، کتابوں کی رونمائی، محفل موسیقی سمیت 46 تقریبات شامل تھیں۔۔ ان چار روزہ تقریبات میں وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب، کمشنر بہاولپور ڈاکٹر احتشام انور، ڈپٹی کمشنر

ظہیر احمد جبہ، سید تابش الوری، صدر بہاول پور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری چوہدری ذوالفقار علی مان، اصغر ندیم سید، جامی چانڈیو، حفیظ خان، حنا جیلانی، سردار علی شاہ، پروفیسر ڈاکٹر حمید رضا صدیقی، مجاہد بریلوی، امبرین حسین امبر، عقیل عباس جعفری، اظہر فراغ، گل نوخیز اختر، منصور آفاق، محسن بھٹی، نصیر احمد ناصر، عمران جاوید، انور گریوال، عثمان خٹک، قیصر مجید، پروفیسر ڈاکٹر منیر اظہر، سید نور، ناصر ادیب، آمنا مفتی، نذیر لغاری، شیما کرمانی، رضوان رضی، اوریا مقبول جان، اشرف شریف، پروفیسر شاہد نسیم، سجاد جہانیہ، اظہر سلیم مجوکہ، شاکر حسین شاکر اور شوکت اشفاق سمیت ملک کے طول و عرض سے آنے والے نامور شخصیات نے شرکت کی۔ جو طلباء وطالبات کے درمیان موجود رہے۔ شہزاد احمد خالد فوکل پرسن کے مطابق اس فیسٹیول کو جنوبی پنجاب کا فلیگ شپ ایونٹ قرار دیا جارہا ہے جو گزشتہ تین سالوں کے تسلسل سے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور اور بہاولپور کی قومی اور عالمی سطح پر پہچان بن چکا ہے۔ اس فیسٹیول کو سابقہ ریاست بہاولپور اور 80 کی دہائی میں ہونے والے جشن روہی بھی قرار دیا جارہا ہے۔ فیسٹیول میں شہریوں اور طلباء وطالبات کے ساتھ ساتھ سول سوسائٹی اور سرکاری اور نجی اداروں سے تعلق رکھنے والے 30 ہزار افراد نے شرکت کی اور بغداد الجدید اور عباسیہ کیمپس مختلف رنگارنگ تقریبات کے حوالے سے توجہ کا مرکز بنے رہے۔ اس موقع پر کتابوں کی نمائش، زرعی اور صنعتی نمائش، پھولوں کی نمائش، آرٹ کی نمائش، فوڈ کورٹ پر طلباء وطالبات اور شہر سے سے بڑی تعداد میں شہریوں نے شرکت کی۔ یہ چار روزہ لٹریری اینڈ کلچرل فیسٹول کی رونقیں بحال کرنے کے لئے چند اساتذہ، انتظامی افسر اور طلباء وطالبات شامل نہیں تھے بلکہ اس کے لئے کم وبیش 300 سے زائد متحرک اساتذہ، انتظامی افسران، طلباء وطالبات نے دن رات محنت کی۔ بلکہ چار روزہ پروگرام میں یونیورسٹی کے ہمہ اشخاص متحرک پایا۔

انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب وائس چانسلر کی قیادت میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کی کامیابیاں

ٹائمز ہائر ایجوکیشن کی حالیہ رینکنگ میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور جنوبی پنجاب کی پہلی، پنجاب کی دوسری اور پاکستان کی سرکاری جامعات میں ساتویں پوزیشن پر آئی ہے۔ عالمی سطح پر اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور 1000-1200 سے ترقی کر کے 801-1000 کی پوزیشن پر آئی ہے

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور ٹائمز ہائر ایجوکیشن میں ٹاپ 500 ایشیائی یونیورسٹیوں میں شامل ہوئی۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور یو آئی گرین میٹرکس ورلڈ یونیورسٹی رینکنگ میں 637 پوزیشن سے 438 پوزیشن پر پہنچ گئی۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور یو آئی گرین میٹرکس ورلڈ یونیورسٹی رینکنگ میں پاکستانی یونیورسٹیوں کی رینکنگ میں 25 ویں پوزیشن سے 11 ویں پوزیشن پر پہنچ گئی

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے 13 سائنسدان اسٹینفورڈ یونیورسٹی کی عالمی درجہ بندی میں ٹاپ 2 فیصد سائنسدانوں میں شامل ہوئے۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کو سولر انرجی پر منتقل کر دیا گیا ہے۔ 2.5 میگاواٹ سولر پاور پلانٹ کا افتتاح وزیر اعظم پاکستان نے کیا۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کا مکئی، سویابین انٹر کراپنگ پروجیکٹ CPEC منصوبوں میں شامل ہوا۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میں نیشنل کاٹن بریڈنگ ریسرچ سنٹر کا افتتاح کیا گیا اور کپاس کی اقسام کی پنجاب کے 50% رقبے پر کاشت

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور نے پہلا پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ پروجیکٹ (بلٹ اینڈ ٹرانسفر) شروع کیا جس کی مالیت 4 ارب روپے ہے۔

وفاقی حکومت کی جانب سے میگا ڈیولپمنٹ پروجیکٹ کے لئے اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کو 4 بلین روپے گرانٹس فراہم کیے گئے۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور نے احمد پور ایسٹ اور لیاقت پور کے نئے سب کیمپسز کا اضافہ کیا۔

اپنے ذرائع سے فیکلٹی آف ایجوکیشن بلڈنگ کا قیام

اپنے ذرائع سے کالج آف آرٹس اینڈ ڈیزائن کی بلڈنگ کا قیام

اپنے ذرائع سے ایمفی تھیٹر کا قیام

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میں فیکلٹیز کی تعداد 7 سے بڑھا کر 16 کر دی گئی۔

بجٹ ایک نظر میں (ملین روپے)

نام	بجٹ کا تخمینہ 2022-23	بجٹ کا تخمینہ 2021-22	بجٹ کا تخمینہ (ملین روپے) 2020-21
ریکرنگ بجٹ	8813.580	7204.425	5380.409
ترقیاتی بجٹ	4033.665	3472.060	1217.336

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کا ترقیاتی بجٹ 3 بلین سے بڑھ کر 12 بلین ہو گیا ہے۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کا ریکرنگ بجٹ 3 بلین سے بڑھ کر 7 بلین ہو گیا ہے۔

تعلیمی اعداد و شمار

نام ترتیب	2020	2021	2022	2023
فیکلٹی ممبر	903	1005	1137	1341
پروگرامز	189	278	326	326
شعبہ جات	121	132	140	140
فیکلٹیز کی تعداد	7	13	61	16

فیکلٹی کی تعداد کو بڑھادیا گیا ہے

ٹی ٹی ایس	کنٹریکٹ	مستقل
48	131	1162
کل تعداد:1341		

اسلامیہ یونیورسٹی سکول سسٹم کا آغاز

طلباء کی تعداد

2021-22 طلباء کی تعداد	2020-21 طلباء کی تعداد	2019-20 طلباء کی تعداد
65000	40106	25574

807 پی ایچ ڈی سکالرز فارغ التحصیل ہوئے

3728 ایم فل سکالرز فارغ التحصیل ہوئے

ڈگریاں تیار کی گئیں۔ **1,17,122**

پاکستانی یونیورسٹیز میں 11 ویں پوزیشن (مجموعی طور پر)

جنوبی پنجاب میں پہلی یونیورسٹی (مجموعی طور پر)

پاکستان میں دوسری یونیورسٹی (تدریس کے لحاظ سے)

ہائر ایجوکیشن، پنجاب ایگریکلچر ریسرچ بورڈ، پاکستان سائنس فاؤنڈیشن اور آفس آف ریسرچ اینوویشن اینڈ کمرشلائزیشن کی جانب سے 70 تحقیقی منصوبے دیئے گئے۔

چولستان میں رین ا ینہانسمنٹ پروجیکٹ کے ذریعے 7.6 ملین ایکڑ پر مشتمل زرعی اقتصادی زون

اسکالرشپ میں اضافہ

2021-22		2020-21		2019-20	
طلباء کی تعداد	سکالرشپ کی رقم	طلباء کی تعداد	سکالرشپ کی رقم	طلباء کی تعداد	سکالرشپ کی رقم
000,81	920ملین	13,633	700ملین	8,514	353ملین

احساس سکالرشپ پروگرام کے حوالے سے اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور ٹاپ پوزیشن پر ہے

2020-21		2019-20	
طلباء کی تعداد	سکالرشپ کی رقم	طلباء کی تعداد	سکالرشپ کی رقم
6148	ملین 534.522	2140	18.6446ملین

پہلی بار پرائیویٹ سیکٹر اسکالرشپ (خوشی) کا آغاز

94 طالبات نے سکاٹش اسکالرشپ اور لیپ ٹاپ حاصل کیے (پاکستان میں سب سے زیادہ)

یونیورسٹی ٹرانسپورٹ فلیٹ میں 23 نئی بسوں کا اضافہ

سالانہ بہاولپور فلاور شو میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کی پہلی پوزیشن

بہاول پور کے پہلے ادبی ثقافتی میلے بہاول پور لٹریری اینڈ کلچرل فیسٹیول کا آغاز

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کے نئے پروجیکٹ گرین کیمپس پروجیکٹ کا آغاز ہوا۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور قومی کھیلوں کی درجہ بندی میں دوسری پوزیشن پر ہے۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے نیٹ ورک کنیکٹیویٹی کو 20% سے بڑھا کر 80% کردیا

IUB DOST نے سرمائی سیاحتی مہم کا آغاز کیا۔

ڈائریکٹوریٹ آف انٹرنیشنل لنکجز کا 26 بین الاقوامی یونیورسٹیوں کے ساتھ روابط۔

پبلک پرائیوٹ پارٹنرشپ

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کو پہلی ہیپاٹائٹس فری یونیورسٹی قرار دیا گیا۔

پہلی بار ٹیسٹنگ سروس کا قیام

کرونا بحران کے دوران دس ہزار پولیس، ہیلتھ ورکرز اور یونیورسٹی ملازمین کو ہینڈ سینیٹائزرز کی فراہمی اور وزیرِاعظم ریلیف فنڈ میں 7.03 ملین روپے عطیہ کیے۔

سیلاب زدگان کی امداد، 2 کروڑ روپے مالیت کا سامان مہیا کیا گیا اور ملازمین کی ایک دن کی بنیادی تنخواہ سے 5.8 ملین روپے کا امدادی چیک دیا گیا۔

نئی داخلہ پالیسی کی بدولت طلباء وطالبات کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میں داخلہ پالیسی کو ازسر نو ترتیب دیا گیا۔ اس مقصد کے لیے ڈائریکٹوریٹ آف اکیڈمکس، ڈائریکٹوریٹ آف آئی ٹی اور ڈائریکٹوریٹ آف آوٹ ریچ کمیونیکشن اینڈ پبلک ریلیشنز کو مل کر میگا داخلہ مہم کا ٹاسک دیا گیا۔ پہلی بار ایڈمیشن کی بڑی

داخلہ مہم منعقد کی گئی۔ بہاول پور، بہاولنگر اور رحیم یار خان کے کیمپسز میں بی ایس کے 80 مارننگ اور ایوننگ پروگراموں میں داخلے فراہم کیے گئے۔ عباسیہ کیمپس میں ڈائریکٹوریٹ آف اکیڈمکس اور ڈائریکٹوریٹ آف آئی ٹی کے زیر اہتمام مرکزی ایڈمیشن سیل ورابطہ دفتر قائم کیا گیا۔ ڈویژن بہاول پور کے دور افتادہ علاقوں کے طلباء وطالبات اور والدین کی سہولت کے لیے رحیم یار خان اور بہاولنگر میں بھی خصوصی داخلہ سہولت مراکز بھی قائم کیے گئے جہاں پر داخلوں سے متعلق معلومات اور رہنمائی، کیریئر کونسلنگ اور آن لائن اپلائی کرنے سے متعلق سہولیات فراہم کی گئیں۔ فیکلٹی آف آرٹس اینڈ لینگویجز میں بی ایس انگلش لٹریچر، بی ایس انگلش لینگوئج، بی ایس ہسٹری، بی ایس آرکیالوجی، بی ایس پاکستان سٹڈیز، بی ایس فارسی، بی ایس سرائیکی، بی ایس اُردو اینڈ اقبالیات، کالج آف آرٹ اینڈ ڈیزائن میں چار سالہ پروگرام میں پینٹنگ، گرافک آرٹ، سکلپچر، گرافک ڈیزائن اور ٹیکسٹائل ڈیزائن میں داخلے فراہم کیے۔ فیکلٹی آف ایگریکلچر اینڈ اینوائرمنٹ میں بی ایس سی (آنرز) ایگریکلچر، بی ایس فارسٹری، بی ایس اینوائرمنٹل سائنسز، بی ایس فوڈ سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی میں داخلے دیئے گئے۔ فیکلٹی آف میڈیسن اینڈ الائیڈ ہیلتھ سائنسز میں بی ایس فورنزک سائنس، فیکلٹی آف سوشل سائنسز میں بی ایس اپلائیڈ سائیکالوجی، بی ایس اکنامکس، بی ایس انٹرنیشنل ریلیشنز، بی ایس لائبریری اینڈ انفارمیشن سائنس، بی ایس میڈیا سٹڈیز، بی ایس پولیٹیکل سائنس، بی ایس پبلک ایڈمنسٹریشن، بی ایس پولیٹیکل اینڈ پارلیمنٹری سٹڈیز، بی ایس جینڈر سٹڈیز اور بی ایس سوشل ورک میں داخلے فراہم کیے۔ فیکلٹی آف کمپیوٹنگ میں بی ایس کمپیوٹر سائنس، بی ایس انفارمیشن سسٹم، بی ایس ڈیجیٹل میڈیا، بی ایس نیٹورک سسٹم، بی ایس انفارمیشن ٹیکنالوجی، بی ایس سافٹ ویئر انجینئرنگ، بی ایس آرٹیفشل انٹیلی جنس، بی ایس انفارمیشن سیکورٹی، بی ایس

انٹرنیٹ آف تھینگز اور بی ایس ڈیٹا سائنسز میں داخلے ہوئے۔ فیکلٹی آف ایجوکیشن میں بی ایس ایلیمنٹری ایجوکیشن، بی ایس سیکنڈری ایجوکیشن، چار سالہ پروگرام بی ایڈ، بی ایس فزیکل ایجوکیشن اینڈ سپورٹس سائنسز، بی ایس سپیشل ایجوکیشن، بی ایس ایجوکیشنل پلاننگ اینڈ مینجمنٹ، بی ایس انگلش لینگویجز ٹیچنگ اینڈ لینگوسٹک میں داخلے کیے گئے۔ فیکلٹی آف اسلامک لرننگ میں بی ایس عربی، بی ایس اسلامک ود سپیشلائزیشن قرانک سٹڈیز، بی ایس ٹرانسلیشن سٹڈیز، ایک سالہ ڈپلومہ ان عربی فار انڈرسٹینڈ نگ قرآن، بی ایس اسلامک سٹڈیز ان فقہ اینڈ شریعہ، بی ایس اسلامک ود حدیث سٹڈیز، بی ایس ان ورلڈ ریلجن اینڈ انٹر فیتھ ہارمنی میں داخلے فراہم کیے گئے۔ فیکلٹی آف انجینئرنگ میں بی ایس انٹیلی جنٹ سسٹم اینڈ ربوٹیکس، بی ایس سائبر سیکورٹی اینڈ ڈیجیٹل فارنزکس اور بی ایس بائیومیڈیکل انجینئرنگ ٹیکنالوجی۔ فیکلٹی آف ویٹرنری سائنسز میں بی ایس اینمل سائنسز، دو سالہ لائیو سٹاک اسسٹنٹ ڈپلومہ، بی ایس اپلائیڈ مائیکرو بائیولوجی اور بی ایس فزیلوجی، فیکلٹی آف سائنس میں بی ایس باٹنی، بی ایس جیو گرافی، بی ایس میتھ، بی ایس شماریات، بی ایس زوالوجی، بی ایس فزکس، بی ایس کیمسٹری، بی ایس بائیو کیمسٹری، بی ایس بائیو ٹیکنالوجی اور بی ایس بائیو انفارمیٹکس میں داخلے کیے گئے۔اِسی طرح فیکلٹی آف مینجمنٹ سائنسز اینڈ کامرس میں بی ایس کامرس، بی ایس اکاؤنٹنگ اینڈ فنانس، بی ایس لیڈرشپ اینڈ مینجمنٹ، بی ایس ڈیزاسٹر مینجمنٹ، بی بی اے آنرز ز، بی بی اے ٹیکنالوجی مینجمنٹ، بی ایس انٹرپرینور شپ اینڈ اینوویشن، ایک سالہ ڈپلومہ ان انٹرپرینور شپ اینڈ اینوویشن، بی ایس ٹورازم اینڈ ہاسپٹلیٹی مینجمنٹ اور ایک سالہ ڈپلومہ ٹورازم اینڈ ہاسپٹلیٹی مینجمنٹ میں داخلے فراہم کیے گئے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میں بہترین آن لائن داخلہ پورٹل اور مرکزی ایڈمیشن سیل کے قیام کے نتیجے میں پہلی بار فال داخلوں کے لیے

90ہزار سے زائد درخواستیں موصول ہوئیں تھیں اوران داخلوں کے بعد یونیورسٹی میں طلبہ کی تعداد 37ہزار اور سپرنگ 2021 کے داخلوں کے بعد یونیورسٹی میں طلبہ کی تعداد 46ہزار سے زائد ہو گئی ہے۔ گورنر پنجاب وچانسلر چوہدری محمد سرور نے بھی نجی ٹی وی کے ایک مارننگ شو میں کووڈ19 بحران کے باوجود اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میں کامیاب داخلہ مہم چلانے پر وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کی کاوشوں کو سراہا تھا۔

انتظامی شعبے میں توسیع اور نئے ڈائریکٹوریٹس کا قیام

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کے 75ویں سینڈیکیٹ اجلاس میں یونیورسٹی کے ترقیاتی معاملات سے متعلق اور دور رس نتائج کے حامل ترقیاتی منصوبوں کی منظوری دی گئی۔ ان میں سنٹرل ڈائیگناسٹک لیبارٹری کا قیام، اینوائرمنٹل مینجمنٹ سے متعلقہ گرین کیمپس پراجیکٹ، انسٹی ٹیوٹ آف لینگویجز اینڈ کلچرل اسٹڈیز کا قیام، جامعہ کے لیے عالمی معیار کے پرنٹنگ پریس کا قیام، سیاحت کے دیرپا فروغ کے لیے ڈائریکٹوریٹ آف ٹورازم اینڈ سسٹیبل کا قیام، ڈائریکٹریٹ آف آئی یو بی سکول سسٹم کا قیام، فیکلٹی ٹریننگ سنٹر کا قیام، انیبلنگ سنٹر کا قیام، کیریئر کونسلنگ اور پلیسمنٹ سنٹر، ڈائریکٹوریٹ آف لینڈ ریکارڈ کا قیام، ڈائریکٹوریٹ آف فنڈ ریزنگ اینڈ یونیورسٹی ایڈوانسمنٹ کا قیام، آفس آف فیکلٹی انڈسٹریل انگیجمنٹ کا قیام، انسٹی ٹیوٹ آف کلچر اینڈ ہیریٹیج سنٹر کا قیام، صادق دوست ایگزیکٹو کلب کا قیام، کمیونٹی براڈکاسٹنگ (ریڈیو اینڈ ٹی وی) پروجیکٹ کا قیام شامل ہیں۔ اجلاس میں نواب سر صادق محمد خان عباسی پنجم چیئر کو فعال کرنے کی بھی منظوری دی گئی۔ علامہ اقبال کی تعلیمات کی عالمی سطح پر فروغ کے لیے شعبہ اقبالیات کی بھی منظوری دی گئی۔ اسی طرح خواجہ غلام فرید چیئر کو فعال کرنے کے لیے اقدامات کی منظوری دی گئی۔ طبیہ کالج بہاول پور کو اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میں شامل کرنے کی

منظوری دی گئی۔اس کے علاوہ طلباء وطالبات کے لیے وظائف کی تعداد میں اضافے کے لیے ڈائریکٹوریٹ آف فنانشل اسسٹنس اور جامعہ اسلامیہ کو بین الاقوامی سطح پر روشناس کرانے اور بین الاقوامی روابط کے فروغ کے لیے انٹرنیشنل لنکجز ڈائریکٹریٹ کے قیام کی منظوری دی گئی۔

ہیومین ریسور مینجمنٹ

یونیورسٹی میں ترقی اور توسیع کے عمل میں قابل اور محنتی افرادی قوت کے اضافے کے لیے تدریسی اور انتظامی شعبہ میں ہر سطح پر ریکورٹمنٹ کا آغاز کیا گیا۔اب تک 9 سلیکشن بورڈز اور 23 سلیکشن کمیٹیاں منعقد ہو چکی ہیں جن کے ذریعے 1289 ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کا تقرر عمل میں آ چکا ہے۔اِسی طرح فیکلٹی کی تعداد کو بھی 550 سے بڑھا کر 1400 کر دیا گیا ہے تا کہ تدریس اور تحقیق کے لیے الگ الگ افرادی قوت دستیاب ہو اور معیار میں بھی بے پناہ اضافہ ہو۔قریباً 450 اساتذہ کا تقرر ہوا جس میں پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسر اور اسسٹنٹ پروفیسر شامل ہیں۔یونیورسٹی میں دس سال بعد ریگولر رجسٹرار اور کنٹرولر امتحانات کی تقرری عمل میں آئی۔ اِسی طرح ایڈیشنل کنٹرولر امتحانات، ایڈیشنل رجسٹرار، اسسٹنٹ کنٹرولر امتحانات اور اسسٹنٹ رجسٹرار کی بھی نئی تعیناتیاں کی گئیں۔264 نئے اساتذہ کی بذریعہ سلیکشن بورڈ ترقیاں و تعیناتیاں کی گئیں۔

ہومین ریسورس ڈویلپمنٹ

اساتذہ اور افسران کی پیشہ ورانہ ترقی اور کیریئر ڈویلپمنٹ انتہائی ضروری ہے تا کہ وہ اپنے شعبوں میں مہارت اور استعدادِ کار میں اضافہ کر سکیں۔ اس مقصد کے لیے انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب وائس چانسلر کی خصوصی ہدایت پر ایگزیکٹو ٹریننگ سنٹر کا قیام عمل میں آیا۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کی جانب ایگزیکٹو ٹریننگ سنٹر کے تحت انتظامی افسران اور اہلکاروں کی

تربیت کے لیے مختلف تربیتی پروگرام منعقد کرائے جاتے ہیں۔ جہاں پر نہ صرف اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے اساتذہ، افسران اور ملازمین کو پیشہ ورانہ تربیت فراہم کی جاتی ہے بلکہ دیگر ادارے اور جامعات بھی مستفید ہوتے ہیں۔

ترقیاتی منصوبے

وائس چانسلر کی جانب سے یونیورسٹی کو غیر معمولی ترقی اور توسیع دینے کے عمل کے لیے بڑے پیمانے پر ترقیاتی منصوبوں پر عمل کیا جارہا ہے۔ اس مقصد کے لیے بہاول پور اور بہاولنگر میں پانچ بڑے میگا پراجیکٹس کی منصوبہ بندی تیزی سے جاری ہے۔ ان ترقیاتی منصوبوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

4ارب روپے مالیت کا حالیہ میگا پراجیکٹ برائے جامعہ اسلامیہ، احمد پور ایسٹ سب کیمپس، انسٹیٹیوٹ آف فزکس، میکینکل انجینئرنگ کا شعبہ، انسٹیٹیوٹ آف ایگری بزنس، بہاولنگر سب کیمپس میں اکیڈمک بلاک و ہوسٹل

ایک ہزار کے رہائشی گنجائش کے حامل چار ہاسٹل فعال کردیئے گئے

مینجمنٹ سائنس فیکلٹی بلڈنگ کی تزئین و آرائش اور جدید فرنیچر کی فراہمی

تین سالہ ترقیاتی پلان کے تحت پانچ نئے اکیڈمک بلاکس برائے بہاول پور و بہاولنگر کی منظوری

250 میگاواٹ کے شمسی توانائی پلانٹ پر کام کا آغاز

ڈائریکٹوریٹ آف انجینئرنگ نے 1250 ایکڑ رقبے کے ان ریت کے ٹیلوں کو اچھی طرح سے تعمیر شدہ فیکلٹیوں، ہاسٹلز، رہائشی کالونی، کھیتوں، باؤنڈری وال اور انفراسٹرکچر میں تبدیل کیا۔ اب یہ بغداد الجدید کیمپس کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس کے قیام کے پہلے دن سے ہی، ڈائریکٹوریٹ انجینئرنگ، اسلامیہ یونیورسٹی کی تعلیمی سرگرمیوں میں معاونت کے لئے تعمیر و

بحالی کی خدمات فراہم کرتا ہے۔ یہ نظامت 24 گھنٹوں کی یوٹیلیٹی خدمات فراہم کر رہی ہے جیسے کہ بغیر کسی رکاوٹ کے پانی کی فراہمی، گیس کی فراہمی اور بجلی کی فراہمی کے تمام تدریسی محکموں، انتظامیہ بلاکس، طلباء کے ہاسٹل اور رہائشی کالونی بشمول رحیم یار خان اور بہاولنگر کے سب کیمپس بشمول IUB کے تمام کیمپس میں میں یہ سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ یونیورسٹی میں اس وقت جو ترقیاتی منصوبہ جات تکمیل پا گئے ہیں اُن میں

بغداد الجدید کیمپس میں باؤنڈری وال، ریزر کٹ وائر، لائٹس اینڈ کوکنگ / سروس ایریا برائے گرلز ہاسٹل (نمبر II) کی تعمیر

بغداد الجدید کیمپس میں باؤنڈری وال، ریزر کٹ وائر، لائٹس اینڈ کوکنگ / سروس ایریا برائے گرلز ہاسٹل (نمبر I) کی تعمیر

بغداد الجدید کیمپس میں نو تعمیر شدہ بوائز اینڈ گرلز ہاسٹل کے سامنے اور علی ہال کے ویسٹ سائڈ کے سامنے روڈ کارپٹنگ۔

یونیورسٹی پبلک اسکول کی سالانہ / خصوصی مرمت

بغداد الجدید کیمپس میں سپورٹس کمپلیکس جمنیزیم کیلئے سالانہ / خصوصی مرمت

چیئرمین (اردو شعبہ) دفتر کی گیلری اور بحالی اور بحالی برائے چیئرمین (انگریزی ڈیپارٹمنٹ)

بغداد الجدید کیمپس میں آفس گیلری

بغداد الجدید کیمپس میں باغبانی کے لئے جامع مسجد کا پانی وضو کرنے کے لئے پائپنگ سسٹم کے ساتھ برک چیمبر کی تعمیر

بغداد الجدید کیمپس میں باؤنڈری وال، ریزر کٹ وائر، لائٹس اینڈ کوکنگ / سروس ایریا برائے گرلز ہاسٹل (نمبر II) کی تعمیر

بغداد الجدید کیمپس میں باؤنڈری وال، ریزر کٹ وائر، لائٹس اینڈ کوکنگ / سروس ایریا برائے گرلز ہاسٹل (نمبر I) کی تعمیر

بغداد الجدید کیمپس میں نو تعمیر شدہ بوائز اینڈ گرلز ہاسٹل کے سامنے اور علی ہال کے ویسٹ سائڈ کے سامنے روڈ کارپیٹنگ۔

بغداد الجدید کیمپس میں سپورٹس کمپلیکس جمنازیم کیلیئے سالانہ / خصوصی مرمت

بغداد الجدید کیمپس میں عمر ہال کی سالانہ / خصوصی مرمت

نیو کیمپس بہاولنگر میں باؤنڈری وال کی فکسنگ ریزر کٹ وائر باڑ سمیت باؤنڈری وال کی 9، موٹی آر سی سی فریم میں دوبارہ تعمیر۔

بغداد الجدید کیمپس میں فٹ پاتھ اور ٹف ٹائل فرش کی تعمیر

بغداد الجدید کیمپس میں مختلف مقامات کے لئے سمت بورڈ کی فراہمی اور فکسنگ

بغداد الجدید کیمپس میں سنٹرلائزڈ اسٹورز اور شیڈ (فیز 1) کی تعمیر

بغداد الجدید کیمپس میں مین جمنازیم کے لئے ایل ای ڈی کینوپی لائٹس I/c چھت کے سیپج ٹریٹمنٹ اور مصنوعی لکڑی کے شیشے کے فرش کی فراہمی اور فکسنگ

بغداد الجدید کیمپس میں 5 نمبر ویٹنگ شیڈ کی فراہمی / فکسنگ

بغداد الجدید کیمپس میں بوائز ہاسٹل (نمبر I) کے لئے ریکنگ کے ساتھ باورچی خانے سے متعلق / سروس ایریا اور سیڑھیاں کیس کی تعمیر

بغداد الجدید کیمپس میں بوائز ہاسٹل (نمبر II) کے لئے ریکنگ کے ساتھ باورچی / سروس ایریا اور سیڑھی کے معاملے کی تعمیر

بغداد الجدید کیمپس میں وائس چانسلر ہاؤس میں ٹائل فلور فراہم کرنا اور بچھانا

فیکلٹی آف ایجو کیشن یو ایس ایڈ کی عمارت اور سابقہ فیکلٹی آف ایجو کیشن آف بغداد الجدید کیمپس میں عمارت کے مابین نیا کنیکٹنگ گزرنے کی تعمیر

بغداد الجدید کیمپس میں فیکلٹی بلڈ نگز اور ہاسٹل بلڈ نگ میں لان / کھلی جگہوں کے ٹف ٹائلوں کے ساتھ فرش

بغداد الجدید کیمپس میں وائس چانسلر آفس میں توسیع

بغداد الجدید کیمپس میں یونیورسٹی ماڈل اسکول (پہلی منزل) کی توسیع

رحیم یار خان کیمپس میں رہائشی یونٹ (رہائشی رہائش کی تعمیر ڈائریکٹر کیمپس) کی تعمیر

بہاولنگر کیمپس میں اسٹینڈ بائی واٹر ٹربائن اور واٹر سپلائی کی فراہمی / تنصیب

بغداد الجدید کیمپس میں بوائز ہاسٹل (نمبر II) کے لئے ریگنگ کے ساتھ باورچی / سروس ایریا اور سیڑھی کے معاملے کی تعمیر

رحیم یار خان میں باؤنڈری وال کے ساتھ واچ ٹاورز کی تعمیر

سب کیمپس بہاولنگر میں کار پارکنگ شیڈ کی تعمیر

سب کیمپس بہاولنگر میں سرچ لائٹس کی تنصیب اور 04 نمبر واچ ٹاورز کی تعمیر

رحیم یار خان کے سب کیمپس میں باؤنڈری وال کی نکاسی کے ساتھ ہی ارتھ ورک، کھدائی، ہٹانے، ڈھیل کی مٹی کو منتقل کرنے اور کچہ ٹریک کی تیاری

وزیر اعظم کلین گرین پاکستان پروجیکٹ کے تحت بغداد الجدید کیمپس فیز 1 میں ریٹروفٹنگ کی فراہمی

بغداد الجدید کیمپس میں دو پرتوں والے حصے کے درمیان کچہ سیکشن میں پری کاسٹ پیرابولک شکل والے چینل کے ساتھ مین واٹر کورس کی پرت

بغداد الجدید کیمپس میں ڈی ایم ایس کے لئے نیو اکیڈمک بلاک میں رنگوں کا اضافہ
بغداد الجدید کیمپس میں سالانہ / خصوصی مرمت فیکلٹی ہاسٹل خواتین
بغداد الجدید کیمپس میں سالانہ / خصوصی مرمت ایگزیکٹو ہاسٹل
بہاولپور کی اسلامیہ یونیورسٹی رحیم یار خان کیمپس میں مسجد کی تعمیر
مین اپیروچ روڈ کی قالین بشمول بغداد الجدید کیمپس میں فٹ پاتھ کی اپ گریڈیشن، لین مارکنگ اور بلی آنکھوں سمیت
عباسیہ کیمپس میں امتحان برانچ کے ساتھ ابو بکر ہال کے سامنے ٹف ٹائل کی فراہمی اور بچھانا۔
عباسیہ کیمپس میں ٹرانسپورٹ ڈویژن میں اسٹوریج میں اضافے کے لئے میزانائن سلیب کی تعمیر
بغداد الجدید کیمپس میں مختلف مقامات کے لئے 10 نمبر سیکیورٹی گارڈ ہٹ کی تعمیر شامل ہے
جبکہ اس وقت جو پراجکٹس جاری ہیں اُن میں
سب کیمپس رحیم یار خان میں واٹر پمپ، ٹربائن اور واٹر سپلائی کی فراہمی
بغداد الجدید کیمپس میں ایگزیکٹو ہاسٹل کے لئے واش روم، چینجنگ روم، ورنڈاہ اور کار پارکنگ شیڈ (15 نمبر) کی تعمیر
بغداد الجدید کیمپس میں ڈی ایم ایس کے لئے نیو اکیڈمک بلاک میں رنگوں کا اضافہ
بغداد الجدید کیمپس کے اولڈ انجینئرنگ بلاک میں ورانداہ کی توسیع اور فیکلٹی دفاتر کی تعمیر
اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور
بغداد الجدید کیمپس میں فیکلٹی آف اسلامک لرننگ میں عربی اور اسلامی شعبہ کی تزئین و آرائش / تبدیلی

بہاولنگر کیمپس میں گیسٹ ہاؤس کی تعمیر

بغداد الجدید کیمپس میں سائنس فیکلٹی میں ڈوئٹ مین آفس، ہیلپ ڈیسک آفس اور لیب کی تزئین و آرائش / تبدیلی

بغداد الجدید کیمپس میں ہسپتال کی عمارت کے لئے فالز سیلنگ، پیویسی وال پینلنگ اور ایلومینیم ورکس کی فراہمی اور فکسنگ

عباسیہ کیمپس میں ابو بکر ہال کی سالانہ / خصوصی مرمت

بہاولنگر کیمپس میں گرلز ہاسٹل پہلی منزل کی تعمیر

بہاولنگر میں IUB سب کیمپس کے اکیڈمک بلاک (اول فلور بقیہ حصے) کی تعمیر

بغداد الجدید کیمپس میں جامعہ مسجد اور بیرونی واک وے کا اپ گریڈیشن

بغداد الجدید کیمپس میں بونڈری وال سینڈی ٹریک 4 c / i نمبر پائپ کلورٹس 24' چوکنا برک سولنگ فراہم کرنا اور بچھانا

بغداد الجدید کیمپس میں یونیورسٹی کالج آف آرٹ اینڈ ڈیزائن کا ایکسٹینشن

بغداد الجدید کیمپس میں واٹر سپلائی سسٹم کی اپ گریڈیشن

ڈائریکٹوریٹ انجینئرنگ کی توسیع اور بغداد الجدید کیمپس میں سول اور الیکٹرک ورک شاپس کے قیام کا عمل

بغداد الجدید کیمپس میں گراؤنڈ فلور اور اولڈ ڈی ایم ایس بلڈنگ کی پہلی منزل کی تزئین و آرائش

پاکستان سائنس فاؤنڈیشن اور ہائر ایجوکیشن کمیشن کے تعاون سے شعبہ بایو کیمسٹری اور بائیو ٹیکنالوجی کے لئے لیب کا قیام

عباسیہ کیمپس میں گیسٹ ہاؤس (مین انٹری اور وی وی آئی پی بلاک) کی تزئین و آرائش

بغداد الجدید کیمپس میں اکیڈمک بلاک کے لئے کار پارکنگ شیڈ کی تعمیر

پی اے سی سی اے واٹر کورس کی تعمیر ایم بی اے ڈیپارٹمنٹ سے نیو انجینئرنگ کالج اور 8 ڈیا واٹر

سپلائی پائپ ایپ واٹر باؤزر پوائنٹ سے ایم بی اے ڈیپارٹمنٹ تک بغداد الجدید کیمپس میں

بغداد الجدید کیمپس میں ڈی ایم ایس کے عقب میں ایمفی تھیٹر کی تعمیر

بغداد الجدید کیمپس میں اضافی ٹربائن کی تنصیب

بہاولنگر کیمپس میں اوور ہیڈ ریزروائر (100000 گیلن) کی تعمیر

بغداد الجدید کیمپس میں مسجد اسٹاف کالونی کی توسیع

بغداد الجدید کیمپس میں سر صادق محمد خان لائبریری میں ای روزگار لیب کی تزئین و آرائش / تبدیلی

بہاولنگر میں ڈائریکٹر کیمپس کے لئے رہائش گاہ کی تعمیر

بغداد الجدید کیمپس میں مین کینٹین کے ٹف پیورز فراہم کرنا اور بچھانا

بغداد الجدید کیمپس میں ٹوٹے ہوئے / نقصان والے نقاس، کلورٹس اور دیگر نکاسی آب کے ڈھانچے مین واٹر کورس کی مرمت اور تنصیب

بغداد الجدید کیمپس میں خواتین کے لئے فیکلٹی ہاسٹل کی تعمیر

بغداد الجدید کیمپس میں مردوں کے لئے فیکلٹی ہاسٹل کی تعمیر

بغداد الجدید کیمپس میں منی مارکیٹ کی تعمیر

بغداد الجدید کیمپس میں کرکٹ اسٹیڈیم کیلئے پویلین بلڈنگ کی تعمیر

بغداد الجدید کیمپس میں محکمہ مینجمنٹ سائنسز کے لئے کیفیٹیریا کی تعمیر

بغداد الجدید کیمپس میں ریٹروفٹنگ (پی ایچ اے ایس ای II) کی فراہمی

بغداد الجدید کیمپس میں ناکارہ بنجر زمین کا استعمال کرتے ہوئے مائکرو آبپاشی کے نظام پر مبنی سٹرس اور ڈیٹ پام باغ کا قیام۔

بغداد الجدید کیمپس میں ملٹری/ہائی ڈینسٹی آر کارڈ اور فروٹ ریسرچ یونٹ کا قیام

بغداد الجدید کیمپس میں کٹ فلاور اور سبزیوں کی پیداوار ریسرچ اینڈ ٹریننگ سیل کا قیام

جامع مسجد سے بغداد الجدید کیمپس میں فیکلٹی آف زراعت تک لان کم ایونیو پلانٹ سمیت مائکرو آبپاشی کے نظام کی تنصیب شامل ہے۔

2.5 میگاواٹ کے شمسی توانائی پلانٹ کا سنگ بنیاد

صوبائی وزیر توانائی ڈاکٹر اختر ملک نے اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میں اڑھائی میگاواٹ شمسی توانائی کے منصوبے کا سنگ بنیاد رکھ دیا ہے۔ اس موقع پر میڈیا کے نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے صوبائی وزیر نے کہا کہ موجودہ حکومت بجلی کے شعبے میں کارکردگی اور استعداد بڑھانے کے لیے تیزی سے کام کر رہی ہے۔ 43 جامعات میں بجلی فراہمی کے منصوبہ جات جاری ہیں۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میں لگائے جانے والے شمسی توانائی منصوبے سے 3.906 ملین یونٹ سالانہ بجلی پیدا ہو گی جس سے 70 ملین روپے کی بچت ہو گی۔ یہ منصوبہ مارچ کے اواخر میں پایہ تکمیل کو پہنچے گا۔ اس موقع پر وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب، سیکرٹری انرجی ڈیپارٹمنٹ محمد عامر جان، رکن قومی اسمبلی، مخدوم سید سمیع الحسن گیلانی، اراکین صوبائی اسمبلی، ڈاکٹر محمد افضل اور چوہدری احسان الحق، صدر بہاول پور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹریز چوہدری تنویر محمود، ڈینز، عمائدین شہر، میڈیا کے نمائندگان، اساتذہ اور طلباء و طالبات کثیر تعداد میں موجود تھے۔ صوبائی وزیر نے کہا کہ موجودہ حکومت نے آتے ہی ترجیحات کا عصر نو

تعین کیا اور قومی مفادات اور امنگوں کے مطابق پالیسیوں کو ترتیب دیا۔ انرجی ڈیپارٹمنٹ کو فعال کیا گیا اور متبادل و قابل تجدید ذرائع توانائی کے ذریعے سستی بجلی کی فراہمی کے لیے اقدامات کیے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کا توانائی کا منصوبہ وزیر اعظم پاکستان عمران خان کا بہاول پور کے لیے ایک تحفہ ہے۔ پنجاب کو سولر صوبہ ڈکلیئر کیا گیا ہے۔ پنجاب حکومت کے 95ہزار پبلک کنکشن ہیں جن کے لیے حکومت 37ارب روپے کی ادائیگی کرتی ہے۔ مرحلہ وار ان پبلک کنکشن کو سولر کنکشن پر شفٹ کیا جا رہا ہے۔ اس موقع پر انہوں نے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کی درخواست پر اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میں سینٹر آف ایکسی لینس برائے قابل تجدید توانائی و تربیت کے قیام کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کی تدریسی اور تحقیقی کامیابیاں قابل ستائش ہیں اور اس مرکز کے قیام سے توانائی کے شعبے میں تحقیق کو فروغ حاصل ہو گا۔ انہوں نے طلباء و طالبات سے کہا کہ وہ اپنی توانائیاں وطن عزیز کے لیے وقف کر دیں اور اپنی کاوشوں کا مرکز و محور اپنے ملک کو بنائیں۔ اس موقع پر اپنے خطاب میں سیکرٹری توانائی محمد عامر جان نے کہا کہ حکومت پنجاب انرجی مینجمنٹ پر بھرپور توجہ دے رہی ہے۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پر میں 2.5 میگا واٹ شمسی توانائی منصوبہ انٹرنیشنل سطح کا پراجیکٹ ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ چند برسوں میں صوبہ کے تمام تعلیمی اِدارے اور ہیلتھ مراکز شمسی توانائی پر منتقل کر دیے جائیں گے۔ حکومت کے انرجی کے منصوبہ میں شاندار اقدام سے پنجاب بڑا صوبہ بنے گا۔ اس موقع پر اپنے خطاب میں انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور نے کہا کہ آج کا دن جامعہ کے اساتذہ اور طلباء و طالبات کے لیے تاریخی موقع ہے کہ حکومت پنجاب اور خصوصاً انرجی ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے اس قابل تجدید توانائی کے اس منصوبے سے طلبا و طالبات کو

اپنی تحقیقی جہتوں کو اور توانائی کے متبادل ذرائع کو سیکھنے کا موقع ملے گا۔ انہوں نے جامعہ میں آمد پر سنگ بنیاد کی تقریب میں شرکت پر صوبائی وزیر توانائی ڈاکٹر اختر ملک، سیکرٹری توانائی محمد عامر جان، سیکرٹری انرجی ڈیپارٹمنٹ محمد عامر جان، رکن قومی اسمبلی، مخدوم سید سمیع الحسن گیلانی، اراکین صوبائی اسمبلی و ممبر سینڈیکیٹ ڈاکٹر محمد افضل اور چوہدری احسان الحق، صدر بہاول پور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹریز چوہدری تنویر محمود کا شکریہ ادا کیا۔ اس سے قبل صوبائی وزیر توانائی ڈاکٹر اختر ملک، سیکرٹری توانائی محمد عامر جان، سیکرٹری انرجی ڈیپارٹمنٹ محمد عامر جان، رکن قومی اسمبلی، مخدوم سید سمیع الحسن گیلانی، اراکین صوبائی اسمبلی و ممبر سینڈیکیٹ ڈاکٹر محمد افضل اور چوہدری احسان الحق نے اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کے سولر پارک کا دورہ کیا۔ اس منصوبے پر تفصیلی بریفنگ دی گئی اور بتایا گیا کہ اس منصوبے سے 3.9 میگا واٹ بجلی حاصل ہونے کی توقع ہے اور یہ منصوبہ 31 مارچ تک مکمل کیا جائے گا۔

اسٹیٹ کیئر اینڈ اسپیس مینجمنٹ

شعبہ اسٹیٹ کیئر اینڈ اسپیس مینجمنٹ نے جدید تکنیکوں کو اپناتے ہوئے یونیورسٹی میں صفائی کے انتظام کو جدید اور سائنسی بنیادوں پر استوار کیا ہے۔ اس سلسلے میں حال ہی میں کچرا کمپیکٹر ٹرک، کوڑا کرکٹ جمع کرنے والی وین اور دیگر متعلقہ اشیاء خریدی گئیں۔ اراضی کی ترقی کے اقدمات میں زمین کی لینڈ سکیپنگ،، زمین کی تزئین کا عمل اور گراؤنڈز کا قیام شامل ہیں۔ یونیورسٹی کے تمام کیمپس کے مختلف علاقوں میں 94 ایکڑ بنجر رقبے کو گرین بیلٹس میں تبدیل کیا گیا ہے۔

سالانہ پھولوں کی نمائش میں اس سال 200 سے زیادہ اقسام کے پھول آویزاں کیے گئے تھے جو اساتذہ، طلباء اور عام لوگوں کو موسم بہار کا ایک خوبصورت نظارہ پیش کرتے ہیں۔ محکمہ

اسٹیٹ کیئر، اسلامیہ یونیورسٹی ہر سال تمام کیمپسز میں پھولوں کی نمائشوں کا اہتمام کرتی ہے۔ اس موقع پر، تمام محکموں اور دفاتر کے باغات میں اگائے گئے ہر طرح کے پھول کیمپس کی خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں۔ یونیورسٹی نے امسال شہر میں ہونے والی پھولوں کی نمائش میں تمام کیٹیگریز میں اول پوزیشنز حاصل کیں۔

وزیر اعظم پاکستان کلین اینڈ گرین شجر کاری مہم

اس مہم کے تحت 18740 پودے لگائے گئے جبکہ مجموعی طور پر 1 لاکھ پودے لگائے جائیں گے۔ وفاقی وزیر مملکت کلائمنٹ چینج محترمہ زرتاج گل نے وائس چانسلر کے دفتر میں پودا لگا کر وزیر اعظم پاکستان کلین انڈ گرین شجر کاری مہم کا افتتاح کیا۔

مزید براں سپیس مینجمنٹ کے تحت مختلف شعبہ جات میں ہائر ایجوکیشن کمیشن کی گائیڈ لائنز کے مطابق کلاسز اور دفاتر میں جگہوں کا تعین کیا گیا اور نو تدریسی شعبہ جات اور 24 انتظامی شعبہ جات میں بیٹھنے اور کام کرنے کے لیے نئی جگہ کی گنجائش پیدا کی گئی۔ نئی تعمیر شدہ فیکلٹی آف مینجمنٹ سائنسز، سید تابش الوری بلڈ نگ اور وائس چانسلر آفس میں سٹیٹ آف دی آرٹ فرنیچر مہیا کیا گیا ہے۔ ان تمام عمارات میں جدید ورک سٹیشن بھی فراہم کے گئے ہیں۔ بغداد الجدید کیمپس میں سالہا سال سے بکھرے ہوئے ناکارہ سامان کو ایک جگہ اکھٹا کر کے متعلقہ کمیٹیوں کے ذریعے نیلام کر کے متروک سامان کو ہٹایا گیا۔

فارم مینجمنٹ

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے زرعی پیداوار کے حصول، معیاری بیج کی فراہمی اور تحقیق کے فروغ کے لئے یونیورسٹی کی 140 ایکڑ بنجر اراضی کاشت کرنے کا ایک بڑا منصوبہ شروع کیا

ہے۔اس منصوبے کے تحت غیر روایتی کاشتکاری طریقوں کے ذریعے سبزیوں، پھلوں اور جڑی بوٹیوں کی پیداوار مختلف مراحل میں ہے۔

کٹ فلاور اینڈ فروٹ اینڈ ویجیٹیبل پراجیکٹ

محکمہ ہارٹیکلچر، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے اپنے منفرد منصوبے کے ابتدائی مرحلے میں نہ صرف 25 ایکڑ بنجر اراضی کو قابل کاشت بنایا ہے بلکہ اس نے 19 اقسام کی سبزیوں، 12 اقسام کے سجاوٹی پھولوں اور موسمی پھلوں کی بھی باقاعدگی سے کاشت شروع کر دی ہے۔ اعلی معیار کے بیجوں سے فصلوں کی کاشت کے عمل میں مائکروفرٹلائیجیشن سسٹم متعارف کروا کر پانی اور لاگت کی بچت کو یقینی بنایا گیا ہے۔ متناسب برآمدی معیار کے پھل پیدا ہوئے ہیں، جبکہ کھجور، مشروم و دیگر پھل اور مختلف قسم کے آرائشی پھول اور جڑی بوٹیاں جو دواؤں میں استعمال کی جاتی ہیں ابتدائی مرحلے میں ہیں۔ کٹ فلاور اور سبزیوں کا پراجیکٹ کامیابی سے جاری ہے جس کے تحت ایکسپورٹ کوائلٹی کے پھول اور سبزیاں پیدا ہوں گے جو ملک کے لیے کثر زرِ مبادلہ کمانے کا باعث بنیں گے۔ سال بھر سبزیوں کی تیاری کے عمل میں کاشت کا غیر روایتی طریقہ اپنایا گیا ہے۔اس طریقہ کار میں، آلو، پیاز، ککڑی، ٹماٹر، مٹر، مرچ، بینگن، کدو اور سلاد کی فصلیں کنٹرول ٹمپریچر کے تحت تیار کی جاتی ہیں مختلف مراحل میں ہیں۔اس طرح ہم اپنے طالب علموں کو بہتر طریقوں سے اور اپ گریڈڈ سیٹ اپ میں تربیت دے سکتے ہیں۔زرعی ترقی کے اس دوررس منصوبے کے دو بڑے فوائد یہ ہیں کہ وہ قومی سطح پر تربیت یافتہ افرادی قوت مہیا کرتا ہے اور وسائل کے معاملے میں یونیورسٹی کو خود کفیل بناتا ہے۔

کپاس پر غیر معمولی تحقیق اور بیجوں کی فراہمی و فروخت پر قومی اور بین الاقوامی سطح پر اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کی پذیرائی

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کپاس کے بیجوں کی فروخت کے حوالے سے دو نامور کمپنیوں سے معاہدے کے بعد 4^{th} جنریشن یونیورسٹی کا درجہ حاصل کر چکی ہے۔ جامعہ اسلامیہ کی کپاس کی ورائٹی آئی یو بی 222 کی فروخت کے حقوق کنزو کوالٹی سیڈز ملتان اور کاٹن ورائٹی آئی یو بی 13، ایم ایم 58 کی فروخت کے حقوق سن کراپ گروپ ملتان کو دیئے گئے۔ شعبہ پلانٹ بریڈنگ اینڈ جینیٹکس کے سربراہ اور ڈائریکٹر ریسرچ اسلامیہ یونیورسٹی نے کپاس میں ہونے والی تازہ ترین ریسرچ اور وائٹ فلائی، پتہ مروڑ وائرس اور سیم و تھور سے مقابلے کے لیے اپنی موثر ورائٹی کے بارے بتایا کہ کم مدت میں تیار ہونے والی اور اوکراپتوں والی اقسام جو موسمی تبدیلیوں میں بہترین کارکردگی کے حامل ہیں۔ صوبائی وزیر زراعت حسین جہانیاں گردیزی نے اس سے متعلق کہا کہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں ہونے والی زرعی تحقیق قابلِ ستائش ہے۔ کپاس جیسی اہم فصل کے لیے یونیورسٹی میں تحقیق اور اُن کے نتیجے میں سامنے آنے والی اہم ترین اقسام دوسری جامعات کے لیے ایک مثال ہے۔ حکومت کی جانب سے کپاس جیسی اہم اور نقد آور فصل کی بحالی کے لیے اقدامات شروع کر دیئے گئے ہیں۔ کالج کی متعارف شدہ کپاس کی ورائیٹیاں ملک کے چالیس فیصد سے زیادہ کپاس کے کاشت شدہ رقبے پر لگائی جا رہی ہیں۔ ڈاکٹر محمد اقبال بندیشہ ڈائریکٹر ریسرچ کا کہنا ہے کہ جامعہ میں دریافت شدہ کپاس کی اقسام مقامی، موسمی اور جغرافیائی حالات اور پتامڑوڑ وائرس اور دیگر بیماریوں کا مقابلہ کرنے کی بہترین صلاحیت رکھتی ہیں۔ ڈاکٹر محمد اقبال بندیشہ کو کپاس کی بحالی کے لیے قومی کمیٹی میں بھی شامل کیا گیا ہے۔

مزید برآں اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور نے فورتھ جنریشن یونیورسٹی کے طور پر کسان کمیونٹی کو آزمائشی کاشت کے لیے جامعہ کے تیار کردہ بیجوں کی بوائی کی پیشکش کی ہے۔ شعبہ پلانٹ

بریڈنگ اینڈ جینیٹکس کے سربراہ و ڈین فیکلٹی آف ایگری کلچر پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال بندیشہ نے اس سلسلے میں خصوصی گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ کپاس کی اقسام آئی یو بی 04-اور آئی یو بی 21-بہترین پیداوار، کم پانی، بلند درجہ حرارت، پتہ مرور ڑوائرس اور سفید مکھی کے خلاف بہترین کارکردگی کی حامل ہیں۔ وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کے سوسائٹیاں سے رابطے اور کسانوں کی خوشحالی کے لے زرعی تحقیق کے فروغ کے ویژن کے مطابق کسانوں کو پیش کش کی گئی ہے

پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔اس کے باوجود ہم دالیں کپاس، گندم اور سیڈ، وغیرہ بھی دوسرے ممالک سے امپورٹ کررہے ہیں۔آج سے 70 سال پہلے جب پاکستان آزاد ہوا تو اس وقت زراعت کی خصوصیات کے حامل 17 اضلاع پاکستان اور 13 اضلاع انڈیا کے حصے میں آئے۔انڈیا میں موجود 13 زرعی اضلاع اپنے ملک کو فیڈ کررہے ہیں۔ہمارے ملک میں بدقسمتی سے زراعت آنے والی حکومتوں کی ترجیحات میں نہیں رہی۔دنیا زراعت کے شعبے میں ریسرچ پر خطیر رقم خرچ کرتی ہے۔اس حوالے سے انڈیا اپنے جی ڈی پی کا 0.4 فی صد زراعت کی ریسرچ پر خرچ کرتا ہے۔ چائنا 0.5 فی صد خرچ کررہا ہے۔ برازیل ریسرچ پر 1.7% فی صد خرچ کرتا ہے۔ جبکہ پاکستان اپنی جی ڈی پی کا 0.1 فی صد خرچ کرتا ہے۔ جو ممالک زرعی ریسرچ کے شعبے میں خرچ کررہے ہیں وہ اس میں ترقی میں بہت آگے ہیں۔

سب سے خوش آئند بات ہے۔ موجودہ وقت گندم کی بوائی کا سیزن ہے۔اس حوالے سے اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میں کسان کنونشن منعقد ہوا۔ جس کا سہرا وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کو جاتا ہے۔ جس کے مہمان خصوصی وفاقی وزیر فوڈ سکیورٹی اینڈ ریسرچ فخر امام تھے۔ سیکرٹری ساؤتھ پنجاب ثاقب علی،وائس چانسلر نواز شریف یونیورسٹی

ملتان پروفیسر ڈاکٹر آصف علی،کاٹن سائنس دان اقبال بندیشہ شریک ہوئے۔ زرعی ماہرین، تحقیق کار اور اسٹک ہولڈرز کے علاوہ پرائیویٹ سیکٹر کے افراد ممبر آف کامرس اور فارمرز نے بھی شرکت کی۔ جس میں گندم اور کپاس کی فصلات کی فی من پیداوار میں اضافے پر مختلف تجاویز دی گئیں۔اور زراعت کے حوالے سے حکومتی حکمت عملی واضح کی گئی۔

کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے وفاقی وزیر فوڈ سکیورٹی اینڈ ریسرچ فخر امام نے کہا کہ ملک میں زراعت کے شعبے کی ترقی حکومت کی ترجیح ہے۔اس کے لئے یونیورسٹیاں تحقیق کے میدان میں کام کر کے اپنا حصہ ڈال سکتی ہیں۔ ہمارا اصل چیلنج کاشت کار کو ہائیبرڈ بیجوں تک رسائی فراہم کرنا ہے۔ جس طرح مکئی کی ہائیبرڈ بیجوں سے پیداوار میں دوگنا اضافہ ہوا۔اور دھان کی فصل میں ہائیبرڈ بیج کی مدد سے 125 من پیداوار ممکن ہوئی۔اس وقت پاکستان آڑھائی ارب ڈالر کا باسمتی چاول امپورٹ کر رہا ہے۔ جس کے لئے ہائیبرڈ بیج ترقی یافتہ ممالک اور ملٹی نیشنل کمپنیوں سے حاصل ہوتے ہیں۔دوسرا چیلنج غیر معمولی موسمیاتی تبدیلیاں ہیں۔ جس کے لئے وزیر اعظم عمران خان زیادہ سے زیادہ درخت لگانے اور جنگلات کا رقبہ بڑھانے پر پوری توجہ دے رہے ہیں۔اس وقت پاکستان میں 4 سے 5 فی صد جنگلات ہیں۔ برطانیہ میں 30 فی صد جنگلات، جرمنی میں 55 فی صد جنگلات ہیں۔دیگر ممالک میں جنگلات کا مجموعی رقبہ پاکستان سے بہت زیادہ ہے۔ کوشش کی جائے کہ ہر پاکستانی ہر بشر ایک شجر کی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔وفاقی وزیر فخر امام نے مزید کہا کہ ہمارے پاس آج وزیر اعظم عمران خان کی قیادت موجود ہے۔ان کی حکومت زراعت کی ترقی کے لئے بہترین اقدامات کر رہی ہے۔انہوں نے اسلامیہ یونیورسٹی کی جانب سے اس کنونشن کے انعقاد کو سراہا اور کہا کہ کنونشن کا انعقاد کا انتہائی

ضروری ہے۔ جسے الیکٹرانک میڈیا پر کوریج دی جائے اور ریڈیو پر بھی نشر کیا جائے تاکہ یہی علاقوں میں رہنے والے ہمارے کسان اور کاشکار بھی اس سے مستفید ہو سکیں۔

بہاول پور زراعت کا سب اہم ڈویژن ہے۔ گندم کی پیداوار میں ڈویژن بہاول پور سر فہرست ہے۔ ہماری گندم کی قیمت ایکسپورٹ قیمت سے زیادہ ہے۔ جس کی وجہ سے گندم ایکسپورٹ ہوتی ہے۔اس کے لئے گندم کی سرکاری قیمت کا تعین کیا جارہا ہے تاکہ کسانوں کا استحصال نہ ہو سکے۔

پاکستان میں آبادی کے لحاظ سے ہر سال ایک نئے سنگاپور اورنیوزی لینڈ کا اضافہ ہورہا ہے۔ سنگاپور کی آبادی 50لاکھ ہے۔ پاکستان میں بھی ہر سال 50لاکھ آبادی کا اضافہ ہورہا ہے۔جب 70سال پہلے پاکستان بناتھا تو 3کروڑ آبادی تھی اب 7گنا آبادی بڑھ چکی ہے۔22کروڑ کی آبادی کے ملک کو گندم میں خود کفیل کرنے کے لئے ہمیں موثر حکمت عملی اپنانی ہو گی

اس کے لئے ضروری ہے کہ ہر سال زرعی رقبے پراس کے سیزن میں ماہ نومبر میں گندم 90فی صد کاشت ہو جانی چاہیئے۔اس سلسلے میں زمیندار کو قائل کریں کہ وہ نومبر کے مہینے میں گندم کاشت کرنے سے فی ایکڑ 5 من پیداوار کا اضافہ کر سکتے ہیں۔ دوسرا گندم کاشت کریں تو2بوری ڈی اے پی اور ایک بوری ایس اوپی ضروری ڈالیں۔اس کے علاوہ کوئی آپشن نہیں ہے۔اسی طرح پہلا پانی بھی ٹائم پر لگایا جائے۔ نومبر میں گندم کاشت ہونے سے ریسٹ کی بیماری کا حملہ ہونے کے چانسز بھی کم ہو جاتے ہیں۔ پنجاب میں فی ایکڑ 31 من گندم کی پیداوار حاصل کی جاتی ہے۔ اگر ایک من پیداوار کا اضافہ ہوتا ہے۔ مطلب 7لاکھ ٹن کا اضافہ ہوتا ہے۔اگر 5 من گندم کی پیداوار میں اضافہ ہو تو 35لاکھ ٹن گندم میں اضافہ ہو گا۔اس لحاظ

سے یہ بہت بڑا بریک تھرو ہو گا۔ زراعت میں خود کفالت کے لئے کاشت کاروں کے لئے اصل چیلنج ہائیبرڈ بیجوں کا ہے۔ یہاں پر پاکستانی سیاستدانوں کو ہائیبرڈ بیجوں کی ورائٹی پر کام کرنا ہو گا تاکہ ہم یہ بیج امپورٹ کرنے کی بجائے ایکسپورٹ کریں جس سے ملکی زرمبادلہ میں اصافہ بھی ہو گا اور زراعت میں خود کفیل بھی ہونگے۔۔

کاٹن کمشنر ڈاکٹر عبداللہ نے کہا کہ پاکستان میں 32 لاکھ ہیکٹر پر کپاس پچھلے دس سالوں میں کم ہوتے ہوتے 24 لاکھ ہیکٹر پر آ گئی ہے۔ کپاس کی پیدوار میں اس قدر کمی کی وجہ یہ ہے کہ زمیندار اپنی مرضی سے فصل کاشت کرتا ہے۔ اور وہ وہی فصل کاشت کرتا ہے۔ جس میں اس کو زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ ملتان، وہاڑی میں کپاس کی 12 سے 15 من کاشت ہوتی رہی ہے۔ بد قسمتی سے اب یہ پیداوار 6 سے 7 من ایکڑ رہ گئی ہے۔ ماضی میں 1992 میں کپاس کی پیداوار ایک بلین بیل تھی۔ جس میں بھی کمی واقع ہوئی ہے۔ کاٹن سائنسدان نایاب اقبال نے ایک بہت بڑا بریک تھرو دیا جس کے نتیجے میں کپاس کی پیدوار 12.8 بلین بیل تک پہنچ گئی۔ پوری دنیا حیران ہو گئی تھی کس طریقے سے یہ ممکن ہوا۔ وقت کے ساتھ کپاس 7.4 بلین بیل سے ہوتے ہوتے 4.2 پر آ گئی ہے۔ خوش قسمتی سے بہاول پور کے فخر سائنس دان اقبال بندیشہ نے کپاس کی زیادہ پیدواری صلاحیت رکھنے والے بیج متعارف کرائے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ پاکستان میں کپاس کی کاشت کے لئے 40 سے 60 فی صد اسلامیہ یونیورسٹی کا بیج استعمال ہو رہا ہے۔ ایک وقت تھا پاکستان 14 ملین ڈالر کی کاٹن ایکسپورٹ کر رہا تھا اب اسے 5 ملین ڈالر کی کاٹن امپورٹ کرنا پڑے گی۔

ایک وہ وقت تھا جب خطہ بہاول پور کپاس کی ریکارڈ پیداوار کے حوالے وائٹ گولڈ ہونے کا اعزاز رکھتا تھا۔ پاکستان کے سائنس دانوں کو ایک بڑے بریک تھرو کرنا ہو گا۔ اس سلسلے میں

کپاس کی مکینکل چنائی کے ذریعے کپاس کے فی ایکڑ پودوں کی تعداد 18 سے 50 ہزار پودوں پر لائی جائے جو وقت کی اہم ضرورت ہے۔ وہ وقت دور نہیں ہم زراعت میں خود کفیل ہو جائیں گے۔

زراعت کے شعبے میں چین کے تعاون سے انٹر کراپنگ تحقیقی مرکز کا قیام

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں انٹر کراپنگ ٹیکنالوجی کے فروغ کے لیے چین کی وزارت زراعت کے ذریعے سیچوان ایگریکلچر یونیورسٹی کے تعاون سے ایک تحقیقی مرکز قائم کیا جائے گا۔ سیچوان زرعی یونیورسٹی کے پروفیسر یانگ ون پاؤنے مکئی اور سویابین انٹر کراپنگ کا کامیاب تجربہ کیا ہے جو پاکستان میں بہت مقبول ہو رہا ہے۔ انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کے مطابق اس ٹیکنالوجی کو بروئے کار لاتے ہوئے پاکستان کی بڑھتی ہوئی غذائی ضروریات کو کامیابی سے پورا کیا جا سکتا ہے خاص طور پر خوردنی تیل کی پیداوار میں اضافے سے سے قیمتی زرمبادلہ بچایا جا سکتا ہے اور لائیو سٹاک کیلئے خوراک کی فراہمی بھی بہتر ہو سکتی ہے۔ قدرت نے پاکستان کو شمسی توانائی کا بہترین قدرتی وسیلہ فراہم کیا ہے جس سے انٹر کراپنگ ٹیکنالوجی زیادہ بہتر طریقے سے استعمال ہو سکتی ہے، وائس چانسلر نے کہا کہ انہی عوامل کو دیکھتے ہوئے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور انٹر کراپنگ ٹیکنالوجی پر تحقیق کے لیے چینی زرعی یونیورسٹی کے اشتراک سے ریسرچ سینٹر قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں جلد ہی سیچوان یونیورسٹی سے مفاہمتی یادداشت پر دستخط کیے جائیں گے جس کے تحت اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے 20 طالب علموں کو سکالرشپ پر PhD کیلئے چین بھیجا جائے گا۔ پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب نے کہا کہ عظیم دوست ہمسایہ ملک کی بے مثال ملک کی ترقی ہمارے لئے ایک شاندار مثال ہے اس سے مستفید ہونے کیلئے طلباء اور اساتذہ کا چینی جامعات سے باہمی تبادلہ کیا جائے گا تاکہ سائنسی تحقیق اور

ٹیکنالوجی کے تبادلے کو فروغ دیا جاسکے اور اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں تحقیقی مرکز کے قیام سے مقامی کسان کمیونٹی بھی مستفید ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ سال چین اور پاکستان کیے سفارتی تعلقات کے 70 سال پورے ہو رہے ہیں اس موقع پر دونوں ممالک کی جانب سے تحقیقی سرگرمیوں کے فروغ کیلئے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں ماڈرن ریسرچ سینٹر کا قیام ایک بہترین تحفہ ہو گا۔

تحقیقی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے 32.5 ملین روپے مالیت کے 42 تحقیقی منصوبوں کے ایوارڈ لیٹر فیکلٹی ممبران کو جاری کیے۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور پاکستان میں پہلی یونیورسٹی ہے جہاں پر اپنے ذرائع سے اس طرح کے تحقیقی منصوبے فیکلٹی ممبران کو دیئے گئے ہیں۔ وائس چانسلر نے کہا کہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور فورتھ جنریشن یونیورسٹی کا درجہ حاصل کر چکی ہے اور اپنے ہاں جاری تدریسی، تحقیقی، پیٹنٹ اور تجارتی پیمانے پر ہونے والی تحقیق کے ذریعے ملک کی دیرپا ترقی میں اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جامعہ اسلامیہ کی کپاس کی اقسام آئی یو بی 222، ایم ایم 58، اور آئی یو بی 13 کی تجارتی پیمانے پر فروخت شروع ہو گئی ہے جو اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے لیے بہت بڑا اعزاز ہے کہ اس میدان میں پہلی یونیورسٹی قرار پائی ہے جو اپنی تحقیقی مصنوعات فروخت کر رہی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ یونیورسٹی نے اپنے ذرائع سے 100 ملین روپے تحقیقی مقصد کے لیے مختص کیے ہیں جو پاکستانی جامعات میں ایک بہترین مثال ہے۔

آئی ٹی کے میدان میں ترقی

ایک تیزی سے ترقی کرتی اور پھیلتی ہوئی یونیورسٹی کے لیے بہترین آئی ٹی سیٹ اپ کا ہونا بہتر ضروری ہے۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میں آئی ٹی کے شعبے کی طرف خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی تھی۔ پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب وائس چانسلر نے ٹیچنگ اینڈ نان ٹیچنگ شعبہ جات کو انفارمیشن ٹیکنالوجی سے لیس کرنے کے لیے تیزی سے اقدامات کیے تاکہ تمام امور میں تیز رفتاری اور شفافیت یقینی بنائی جاسکے۔ انہی اقدامات کی بدولت اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کووڈ 19 بحران کا مقابلہ کرنے میں اولین جامعہ ثابت ہوئی جہاں پر 40 ہزار آن کیمپس اور قریباً 1 لاکھ آف کیمپس طلبہ وطالبات کے لیے آن لائن کلاسز اور امتحانات کا انعقاد ممکن بنایا گیا۔ جس کی بدولت ہائر ایجوکیشن کمیشن نے آن لائن ایجوکیشن ریڈینیس بورڈ میں سو فیصد سکور کا حامل قرار دیا۔ ڈائریکٹوریٹ آف آئی ٹی نے اپنے ڈیٹا سینٹر میں IUB پرائیویٹ کلاؤڈ کو تشکیل دیا ہے جہاں ILA ملازمین اور طلبا کو لوکل ایریا نیٹ ورک (LAN) کے ساتھ ساتھ انٹرنیٹ ٹیکنالوجی کا استعمال کرنے والے افراد میں توسیع پذیر اور لچکدار صلاحیتیں فراہم کی جاتی ہیں۔ کسی یونیورسٹی میں مثالی تعلیم، سیکھنے، تحقیق اور ترقیاتی سرگرمیوں کی سہولت کے لیے انفارمیشن اینڈ کمیونیکیشن ٹیکنالوجی (آئی سی ٹی) کی سطح کی ضرورت ہے، جو ٹیکنالوجی میں ترقی اور آئی ٹی پر بڑھتے ہوئے انحصار کے ساتھ مطابق تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کے لئے، ڈائریکٹوریٹ آف آئی ٹی نے کلاؤڈ کمپیوٹنگ کے لئے اسٹیٹ آف دی آرٹ ہائی اینڈ سرورز خریدے ہیں جس کی آج کی اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کی ضرورت پوری ہو گی۔ اس ٹیکنالوجی کے ذریعے اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور اپنے صارفین کو آئی ٹی سروسز کی رفتار اور معیار میں اضافہ کرتے ہوئے پیچیدگیوں کو کم کرتا ہے۔ یہ صرف ایک وعدہ

یا کوئی چیز نہیں ہے جو صرف اجلاسوں میں زیر بحث آتی ہے۔ آئی ٹی وسائل کی تیز، خودکار اور سستے انتظام کی حقیقت یہ ہے کہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کو مشترکہ طور پر یونیورسٹی میں زیادہ سے زیادہ کارکردگی اور بہتر پیداواری صلاحیت کے لیے ایک مثال بنا دیا گیا ہے۔

انٹرنیٹ اور لوکل ایریا نیٹ ورک (LAN) یونیورسٹی ایپلی کیشنز کیلئے لچکدار آن ڈیمانڈ اور متحرک اسکیل ایبل کمپیوٹنگ انفراسٹرکچر فراہم کرنے کے لئے کلاؤڈ بیک بون کا استعمال کرتا ہے۔ یہ ایک ایسا جامع انفراسٹرکچر ہے جس میں بین دفاتر کی سرگرمیوں کو موثر انداز میں بڑھاتا ہے۔ ڈائریکٹوریٹ آف آئی ٹی بڑی اسکیلیبلٹیٹی اور لچک پیش کرتا ہے، جس سے طلباء، عملہ، فیکلٹیز، ایڈمنسٹریٹرز اور دیگر کیمپس استعمال کرنے والوں کو آئی پی ٹیلیفون، ای میل، آن لائن کلاس رومز، ایل ایم ایس، ریسرچ ڈیٹا بیس، اوپن جرنل سسٹم (او جے ایس) اور یونیورسٹی کی دیگر درخواستوں تک رسائی ممکن ہو سکتی ہے۔ کلاؤڈ کمپیوٹنگ کو اپنانے کے ساتھ، طلباء اور عملہ اس وقت تک اپنی ضروریات کو اپنے کمپیوٹر اور دوسرے آلات سے پوری کر سکتے ہیں جب تک کہ وہ انٹرنیٹ سے جڑے ہوں۔ نیز، اس طرح کی ٹیکنالوجی کا ہونا آفتوں کو سنبھالنے کا ایک بہترین طریقہ مہیا کرتا ہے کیونکہ یہ آسانی سے بیک اپ اور بازیابی فراہم کرتا ہے۔ ڈائریکٹوریٹ آف آئی ٹی نے ملٹی سرور انفراسٹرکچر کو یونیورسٹی ایپلی کیشنز تک رسائی حاصل کرنے اور بڑی تعداد میں صارفین کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے تشکیل دیا۔

ڈائریکٹوریٹ آف اکیڈمکس کی کامیابیاں

تمام تعلیمی معاملات میں تدریسی شعبوں کے ساتھ رابطہ جس میں نصاب کی ترقی اور اس پر نظرثانی کے لئے بورڈ آف اسٹڈیز، مطالعات کی اسکیم کا جائزہ لینے اور اپ ڈیٹ کرنا، کورس کے ضابطوں میں یکسانیت، اور قواعد وضوابط پر عمل درآمد اور مجاز اتھارٹی کی ہدایت، اور

اعلی اداروں سمیت تقاضوں کے مطابق یونیورسٹی کے لئے سمسٹر قواعد وضوابط کی تشکیل اور تازہ کاری۔یونیورسٹی کے تعلیمی تقویم کے سیمسٹر کی منصوبہ بندی اور ترقی، اور داخلے اور امتحانات کے نظام الاوقات میں ہم آہنگی کو یقینی بنانا۔داخلہ کے عمل کی منصوبہ بندی اور عمل درآمد کے لئے تمام اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ کوآرڈینیشن۔ طلباء کے اندراج کے انتظام کے نظام کی ترقی اور بحالی۔ طلباء کے رجسٹریشن نمبر جاری کرنااور طلباء کے شناختی کارڈوں کے ل data ڈیٹا کی فراہمی۔۔ ٹائم ٹیبل مینجمنٹ اور کلاسز اور تعلیمی انٹرن شپس کو یقینی بنانا۔تدریسی معاونات کی منصوبہ بندی اوراس پر عمل درآمد۔یعنی فیکلٹی دفاتر،لیبز،اور لیکچر روم/لیکچر تھیٹر کا استعمال۔تدریسی محکموں کے تعاون سے یونیورسٹی کی تقاضوں کے مطابق منڈی کی ضروریات کے مطابق نئے پروگراموں کی ترقی اور نصاب میں نئے نصاب کو شامل کرنا۔سابقہ نصاب میں حکومت کی جدید ضروریات / ہدایات کے مطابق عام تعلیم اور یونیورسٹی کے مطلوبہ کورسز کا اضافہ۔سرکاری اداروں جیسے ایچ ای سی، پی ایچ ای سی،اور دیگر محکموں کے ساتھ نصاب ترقی، تعلیم کے معیارات، اندراج کے امور،اور داخلہ کے عمل وغیرہ سے متعلق تعلیمی پالیسیوں کے نفاذ کے لئے رابطہ رکھنا۔یونیورسٹی کے فیکلٹی ڈویلپمنٹ پروگراموں میں کوآرڈینیشن اور فیکلٹی ٹریننگ کو یقینی بنانا۔یونیورسٹی کے پراسپیکٹس کی اشاعت،اور سالانہ رپورٹس میں پراسپیکٹس/ داخلہ کمیٹی اور تعلقات عامہ کے دفتر کی سہولت فراہم کرنا۔ طلبا/اساتذہ کے تناسب سے متعلق شماریاتی رپورٹس کی تیاری،تدریسی عملے کی خدمات کی ترقی کے لئےتدریسی شعبوں میں ہم آہنگی پیدا کرنا، پیش کردہ کورسز میں یکسانیت، اور تدریسی محکموں کے تقاضوں کے مطابق کمی کی صورت میں وزٹ / پارٹ ٹائم فیکلٹی کا انتخاب۔ طلباء کی نظم وضبط اور غلط سلوک سے متعلق معاملہ (سی آئی ایم اور اپیل کے معاملات) سے نمٹنا۔سال میں دو بار داخلہ (موسم خزاں اور

بہار) سے متعلق معاملہ نمٹانا۔ نامزد ایجنسیوں کے ساتھ خط و کتابت یعنی فوج، سابق فاٹا، گلگت بلتستان، بلوچستان، اوورسیز پاکستانی اور آزاد جموں و کشمیر۔Covid-19 کی وجہ سے یونیورسٹی نے 39،656 طلباء کا آن لائن امتحان لیا ہے، آن لائن پورٹل پر نتائج اپ لوڈ ہونے کی تصدیق کے بعد۔ کوویڈ 19 کی وبا کی وجہ سے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور آن لائن تعلیم کے لئے سہولیات اور معاونت فراہم کر رہی ہے تاکہ طلبہ کو سیکھنے کے نتائج میں مصروف رکھنے کے لئے جاری تعلیمی سیشن کو مکمل کیا جاسکے۔ مزید برآں، یونیورسٹی نے آن لائن سمسٹر کورسز کے ساتھ ساتھ فیکلٹی ممبروں کو آن لائن تیاری، تدریسی سیکھنے اور آن لائن امتحانات کے لیے اسسمنٹ تشخیص کی پالیسیوں کے نفاذ کے سلسلے میں کامیابی کے ساتھ تربیت دی۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں تعلیمی بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے سلسلے میں بنیادی تبدیلی واقع ہو رہی ہے جس میں بہت زیادہ سرمایہ کاری کی ضرورت ہے اور طلباء کو گھر اور دور دراز مقامات تک محدود کرنا ہے۔ مزید برآں، موجودہ وبائی صورتحال کے پیش نظر کلاسز کو الیکٹرانک / ڈیجیٹل موڈ میں تبدیل کرنا بہاولپور کی اسلامیہ یونیورسٹی کے انتخاب سے بالاتر تھا۔ IUB ٹیسٹنگ سروس کی سرپرستی میں ٹیسٹنگ سیکشن نے آن لائن آئی یو بی کا خصوصی NAT ٹیسٹ منعقد کیا گیا، یہ امتحان رحیم یار خان اور بہاولنگر کیمپس میں بھی کرایا گیا تھا جس میں تقریبا پانچ ہزار طلباء نے حصہ لیا۔ اِسی طرح ایم فل اور پی ایچ ڈی کے داخلوں کے سلسلے میں بھی GAT ٹیسٹ منعقد کروائے گئے تھے۔ جس میں تقریبا چار ہزار طلباء نے حصہ لیا۔ یہ اس ٹیسٹنگ سروس ٹیم کی ایک بہت بڑی کامیابی تھی۔ آن لائن سالانہ بی اے/بی ایس سی امتحانات 2020 کے انعقاد کے لئے تربیت اور معاونت فراہم کی۔ سچوان یونیورسٹی

چائنا سکالرشپ ٹیسٹ لیا گیا۔ تقریبا 75 طلباء نے حصہ لیا۔آئی یو بی ٹیسٹنگ سروس نے ملازمت سے متعلق ٹیسٹ بھی منعقد کرا چکی ہے۔

آن لائن تدریس کے لیے پورٹل کا اجراء

آئی ٹی ٹیکنالوجی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے جامعہ اور قابل عمل فاصلاتی نظام اور تدریسی مواد کی گھر پر بھیجنے، طلباء تک رسائی انتہائی ضروری ہے تاکہ تعلیمی اور مالیاتی نقصان کو کم سے کم کیا جا سکے۔اس مقصد کے لیے یونیورسٹی نے کووڈ 19 بحران کے دوران کورس میٹریل کو آن لائن کلاسز اور ڈیجیٹل بنڈلز کی شکل میں طلباء کو پہنچایا جو ریگولر سیشن کی عدم موجودگی کا واضح ازالہ ہے تاکہ طلباء تعلیمی معیارات پر پورا اُترتے ہوئے سمسٹر قوائد کے مطابق امتحانات اور کورسز دیگر ضروریات پوری کر سکیں۔ کورس میٹریل بنڈل کورس آؤٹ اسکے اہم اسباق پر مشتمل ڈیجیٹل مواد جس میں ٹیکسٹ بل اور ریفرنس کتب اور امتحانی جانچ کاری پر مشتمل رہنمائی شامل ہے۔اس میں کورس کی پی ڈی ایف فائل کیساتھ ساتھ 5 سے دس منٹ کی آڈیو اور ویڈیو کلپ بھی شامل ہیں۔ مڈ ٹرم اور فائنل ٹرم کے نمونے بھی شامل ہیں۔ تمام دستاویز زعین سنٹرل 100 ایم بی سائز کا حامل ہے۔جو اساتذہ کیلئے مکمل گائیڈ لائن بھی فراہم کی گئی کہ کس طرح وہ مروجہ آن لائن طریقہ سے تدریس کر سکتے ہیں اور طلباء تک کو کورس بنڈلز پہنچا سکتے ہیں۔ ورچوئل یونیورسٹی کا آن لائن نظام، اوپن کورس ویئر، ایم ائی کورس وئیر، یوٹیوب، خان اکیڈمی، بیو کیمپس اور اربن سنیکس وغیرہ سے معاونت کا پورا انتظام کیا گیا۔یونیورسٹی کے وسائل سے آن لائن کلاسز کا مکمل انتظام کر دیا گیا ہے، کیمپس مینجمنٹ سلوشن (سی ایم ایس) لرننگ مینجمنٹ سسٹم کے ذریعے تمام تر فاصلاتی تدریس ممکن بنا دی گئی ہے۔ڈینز اور تدریسی شعبہ جات کے سربراہان اساتذہ اور وزٹنگ فیکلٹی کے ذریعے اس تمام تر تدریسی عمل کے نفاذ کو

مکمل بنایا گیا۔ ڈائریکٹوریٹ آف آئی ٹی اس سلسلے میں تمام تر ٹیکنیکی معاونت اور اس سسٹم کی کامیابی کیلئے فیکلٹی کو ممکن ٹریننگ فراہم کی گئی اور فیکلٹی ممبران کو لرننگ مینجمنٹ سسٹم (موڈل) فراہم کیا گیا۔ یک بلیو بنڈل سافٹ ویئر کے ذریعے آن لائن ٹیچنگ کو ممکن بنایا گیا۔ ایک ایڈہاک آن لائن کلاس روم پورٹل مرتب کیا گیا۔ آئی ٹی ڈائریکٹوریٹ تمام سسٹم کی واٹس ایپ اور دیگر سوشل ذرائع سے تدریس میں بھی معاونت کر رہا ہے۔ آن لائن ٹیسٹ اور امتحانات بھی مکمل کئے گئے۔ اس سارے پیکیج میں بنیادی ذمہ داری طلباء و طالبات کی ہے جو آن لائن ذرائع سے کورس میٹریل حاصل کر کے اس پر اپنی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھیں ہوئے ہیں۔ دیئے گئے وقت پر آن لائن کلاسز کا اہتمام، کلاسز کیساتھ ساتھ اسائنمنٹس پر عمل اور کورس بنڈلز پر عمل کرتے ہوئے ٹیسٹ اور امتحانات دئے گئے۔ انتہائی مختصر وقت میں، ناگہانی آفت اور آزمائش کی اس گھڑی میں انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کی رہنمائی اور نگرانی میں جامعہ کا آن لائن کلاسز کا احترام اصل میں سوا لاکھ سے زائد طلباء و طالبات کا قیمتی وقت بچایا گیا اور انکا تعلیمی نقصان نہیں ہونے دیا۔ یہ بلاشبہ ایک بہت بڑی قومی خدمت ہے اور وائس چانسلر کی فرض شناسی، حب الوطنی اور پیشہ وارانہ، فہم و فراست کا عملی ثبوت ہے۔ یہ اقدام تمام جامعات کیلئے قابل تقلید ہے جو یقینی طور پر موجودہ صورتحال میں سماجی، تعلیمی اور مالی نقصان کو کم کرنے میں ایک بہت بڑی خدمت ہے۔

شعبہ امتحانات میں اصلاحات اور جدت

اس وقت اس یونیورسٹی کا شعبہ امتحانات پرائیویٹ اور الحاق شدہ کالجوں کے تقریبا 120,0000 طلباء کے امتحانات منعقد کر رہا ہے۔ وائس چانسلر کے وژن کے مطابق اس

کے کام کو وسیع اور بہتر بنانے کے لئے شعبہ امتحانات کی جانب سے اٹھائے گئے اقدامات مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور پنجاب/پاکستان میں پہلی یونیورسٹی ہے جس نے اے ڈی پی کی ڈگری شروع کی ہے۔اپریل 2021 میں 132 الحاق کالجوں کے 13842 طلباء کا پہلا سمسٹر فائنل ٹرم امتحان کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔

۲۔ شعبہ امتحانات میں چھ بڑے سیکشن ہیں، جن میں 3 سیکشن کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے جبکہ باقی 3 حصوں کا ریکارڈ کمپیوٹرائزیشن کے عمل میں ہے۔

۳۔ چونکہ ایچ ای سی نے تمام ڈگریوں کی آن لائن تصدیق شروع کر دی ہے، شعبہ امتحانات نے ایچ ای سی کی ویب سائٹ پر تمام مطلوبہ ریکارڈ کو اپ ڈیٹ کر دیا ہے۔

۴۔ شعبہ امتحانات نے تمام الحاق کالجوں میں داخلہ فارموں کے لئے آن لائن ڈیٹا انٹری کی سہولت ڈیزائن اور فراہم کی ہے۔

۵۔ نومبر 2020 سے کامیابی کے ساتھ آن لائن بی اے/بی ایس سی امتحانات کا اہتمام کیا اور اس کا انعقاد کیا۔ مزید برآں، بی ایس پروگرام سیشن 2019-23 کا پہلا سمسٹر امتحان بھی بطور آن لائن منعقد کیا جا رہا ہے۔

۶۔ 65 ہزار ڈگریاں ضروری اقدامات کے بعد تیار کر لی گئی ہیں۔

۷۔ شعبہ امتحانات نے 17 ویں کانووکیشن کے لئے تمام کام مکمل کر لیے ہیں۔ 18 ویں کانووکیشن (سیشن سپرنگ 2016-20, 2018-20)) کے انعقاد کے لئے

ڈگریاں اور میڈلز پر بھی عمل درآمد جاری ہے۔

۸۔ قواعد پر سختی سے عمل کرنے کی وجہ سے قانونی چارہ جوئی میں کافی حد تک کمی واقع ہوئی ہے۔

۹۔ تمام امتحانات (سمسٹر سسٹم / سالانہ نظام) کے بروقت نتائج کا اعلان کیلنڈر کے مطابق یقینی بنایا جارہا ہے۔بی ایس اور ایم سی ایس پروگراموں سٹریم لائن کیا جارہا ہے جس کے نتیجے میں نتائج کا بروقت اعلان کیا جاتا ہے۔

۱۰۔ سمسٹر سسٹم کے تحت منسلک کالجوں کے بی ایس پروگرام کے قواعد وضوابط کو منظور کرلیا گیا ہے۔

فنانس کے شعبے میں اصلاحات اور ترقی

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کی سینڈیکیٹ نے مالیاتی سال 2020-21 کے لیے 5387.983 ملین روپے کے بجٹ اور تدریسی اصلاحات کے تحت نئی فیکلٹیوں اور شعبہ جات میں اضافے کی منظوری دی۔اراکین نے اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کی تعمیر و ترقی اور طلباء وطالبات کی فلاح وبہبود پر مبنی بجٹ کو سراہا۔ موجودہ بجٹ میں فیسیں نہیں بڑھائی گئیں اور سکالرشپ کی مد میں اضافہ کیا گیا ہے اور طلباء وطالبات کے لیے سکالرشپ کی مد میں 383 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔ گزشتہ چند ماہ میں داخلوں میں اضافے اور بہتر مالیاتی نظم ونسق کے باعث یونیورسٹی کی آمدن میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ ترقیاتی بجٹ کی مد میں 1217.366 ملین روپے رکھے گئے ہیں اور اور تین سالہ ترقیاتی پلان ڈویلپمنٹ کے تحت پانچ نئے اکیڈمک بلاکس تعمیر کیے جائیں گے۔ان میں فارمیسی، کنونشل میڈیسن، لائف سائنسز، ویٹرنری، کمپیوٹر سائنسز، فزکس اور بائیو کیمسٹری و بائیو ٹیکنالوجی شعبہ جات اور بہاولنگر کیمپس کے لیے تدریسی بلاک شامل ہیں۔ سینڈیکیٹ نے یونیورسٹی ٹیسٹنگ سروسز، ایگزیکٹو ٹریننگ

سنٹر، سر صادق ریسرچ اینڈ کمپیوٹنگ سنٹر، ایچ ای سی ڈیٹا سنٹر اور ڈائریکٹوریٹ آف اکیڈمکس کے قیام کی بھی منظوری دی۔

ڈائریکٹوریٹ آف فنانشل اسسٹنس

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور ملک کی واحد یونیورسٹی ہے جہاں پر قریباً 30 فیصد طلباء و طالبات مالی مدد حاصل کرتے ہیں۔ وائس چانسلر نے سکالر شپس اور مالی امداد کے نظام کو بہتر کرنے کے لیے ایک ڈائریکٹریٹ تشکیل دیا جہاں پر سال 2019-20 میں 8933 طلباء و طالبات کو 40 کروڑ روپے مالیت کے تعلیمی وظائف فراہم کیے گئے۔ وزیر اعظم پاکستان احساس سکالرشپ پروگرام کے پہلے مرحلے کے تحت اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کے 2140 طلباء و طالبات کو 20 کروڑ 73 لاکھ روپے کے وظائف ملے۔ اسی طرح وزیر اعظم پاکستان احساس سکالرشپ پروگرام کے فیز 2 میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے 4083 طلباء و طالبات کو 370 ملین روپے کے وظائف دیئے جائیں گے۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور احساس سکالرشپ پروگرام حاصل کرنے والی ملک کی ٹاپ یونیورسٹی بن گئی ہے۔ احساس سکالرشپ پروگرام فیز 2 میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے طلباء و طالبات کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ مجموعی طور پر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے 14000 طلباء و طالبات احساس سکالر شپ سمیت مختلف وظائف سے مستفید ہو رہے ہیں اور یہ کل تعداد کا 30.43 فیصد بنتا ہے جو ایک ریکارڈ ہے۔ برٹش کونسل کے وظائف کی تعداد 6 سے بڑھ کر 93 ہو گئی ہے۔ انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب وائس چانسلر کی خصوصی کاوشوں سے اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کو وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی جانب سے مختلف سکیموں کے تحت سکالر شپس کی فراہمی بڑھا دی گئی۔ اس سلسلے میں گزشتہ ماہ 1119 طلبہ و طالبات کو 8 کروڑ روپے مالیت کے ایچ ای سی نیڈ بیسڈ سکالرشپ

فراہم کیے گئے۔وزیر اعظم فیس واپسی کے تحت 1101 طلبہ وطالبات کو 3 کروڑ روپے سے زائد مالیت کے سکالر شپس فراہم کیے گئے۔اسی طرح ضرورت مند پوزیشن ہولڈرز، یتیم اور حافظ قرآن 3697 طلباء طالبات کو 2 کروڑ 83 لاکھ روپے مالیت کے وظائف فراہم کیے گئے۔پنجاب حکومت نے 781 طلباء طالبات کو پیف سکالرشپ سکیم کے تحت چار کروڑ روپے سے زائد مالیت کے وظائف فراہم کیے۔ایچ ای سی /یوایس ایڈ سکالرشپ کے تحت 47 طلباء وطالبات کو 55 لاکھ روپے مالیت کے وظائف فراہم کیے گئے۔وفاقی وزارت تعلیم کی جانب سے 14 طلباء طالبات کو 13 لاکھ روپے مالیت کے وظائف مہیا کیے گئے۔اسی طرح پاکستان بیت المال کے ساتھ ہونے والے ایک معاہدے کے تحت 200 طلباء وطالبات کو 33 لاکھ سے زائد روپے مالیت کے وظائف فراہم کیے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں پاکستان بیت المال اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کے مستحق اور قابل طلباء کی مالی معاونت کے لیے پروگرام شروع کریگا۔ اس پروگرام سے اسلامیہ یونیورسٹی کے بہاولپور، بہاولنگر اور رحیم یار خان کیمپس کے 250 طلبہ وطالبات مستفید ہوں گے۔ مزید یہ کہ بلوچستان ایجوکیشن اینڈوومنٹ فنڈ (BEEF) کی مدد سے بلوچستان سے آنے والے طلباء کے لیے خطیر وظائف کا اجراء کیا گیا ہے اور پہلے مرحلے میں 37 لاکھ روپے کے وظائف 30 طلباء وطالبات میں تقسیم کیے گئے۔ برٹش کونسل سکاٹش سکالر شپس کی شکل میں پاکستانی جامعات میں سب سے زیادہ 93 وظائف جامعہ اسلامیہ کی طالبات کو دیئے گئے ہیں جبکہ ماضی میں ان وظائف کی تعداد صرف 4 تھی۔اسلامی جمہوریہ پاکستان اور عوامی جمہوریہ چین کے سفارتی تعلقات کی 70 ویں سالگرہ کے موقع پر جامعہ اسلامیہ بہاولپور کے لیے سیچوان ایگریکلچر یونیورسٹی چائنہ کی جانب سے 20 سکالرشپس کا تحفہ دیا گیا ہے۔ چینی زرعی یونیورسٹی نے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کی

سکالرشپ کے حوالے سے بھیجے گئے تمام 20 طلباء وطالبات کی فہرست کی منظوری دے دی ہے۔ یہ تمام طلباء وطالبات پی ایچ ڈی کے لیے سیچوان زرعی یونیورسٹی چائنہ میں جائیں گے اور میزبان یونیورسٹی کی جانب سے اس مقصد کے لیے 80 ملین روپے کی گرانٹ جاری کر دی گئی ہے۔

میڈیکل فیلڈ میں ترقی/ہیلتھ ایجوکیشن اور میگا ہیپاٹائٹس ویکسی نیشن کیمپین

موجودہ وائس چانسلر کے دور میں صحت کے میدان میں بھی خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ یونیورسٹی میں موجود میڈیکل سنٹرز کو اپ گریڈ کر دیا گیا ہے۔ ان میں جدید طبّی آلات کی فراہمی کے ساتھ ساتھ تین نئی ایمبولینسوں کی فراہمی کا بھی انتظام کیا گیا۔ اس طرح میڈیکل ہیلتھ ایجوکیشن پراجیکٹ کا قیام بھی عمل میں لایا گیا ہے۔ فیکلٹی آف ہیلتھ اینڈ میڈیکل سائنسز کے تحت لیبارٹری ٹیکنالوجی اور پبلک ہیلتھ کے نئے شعبہ جات قائم کیے گئے۔ سول ہسپتال بہاول پور، ہمدرد یونیورسٹی، یونیورسٹی آف بلوچستان اور دیگر جامعات کے ساتھ میڈیکل اور نرسنگ کے شعبہ میں تعاون کے لیے معاہدے کیے گئے۔ ملازمین کے لیے ہیلتھ الاؤنس میں اضافہ کیا گیا۔

میگا ہیپاٹائٹس مہم

جامعہ اسلامیہ اور ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام حکومت پنجاب کے تحت یونیورسٹی میں ہیپاٹائٹس کی سکریننگ اور علاج کی بہت بڑی مہم سے اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کو ملک کی پہلی ہیپاٹائٹس فری یونیورسٹی بنایا گیا۔ اس مہم سے تقریباً 22 ہزار افراد مستفید ہوئے جن میں طلبہ وطالبات، اساتذہ، ملازمین اور اُن کے قریبی عزیز شامل تھے۔ اسی سلسلے میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور اور ہیپاٹائٹس اینڈ انفیکشن کنٹرول پروگرام، پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر

ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کے مابین جامعہ میں ہیپاٹائٹس کلینک کے قیام کے لیے مفاہمتی یادداشت پر دستخط ہوئے۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کی جانب سے انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب وائس چانسلر اور ہیپاٹائٹس اینڈ انفکیشن کنٹرول پروگرام کی جانب سے ڈاکٹر خالد محمود پروگرام مینیجر نے دستخط کیے۔ معاہدے کے تحت اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کو ہیپاٹائٹس فری یونیورسٹی قرار دینے کے لیے ہیپاٹائٹس کلینک کا قیام طے پایا۔ جامعہ کے ہر طالب علم، فیکلٹی ممبر، سٹاف اور فیملی کی ہیپاٹائٹس کے حوالے سے سکریننگ کی جائے گی اور ہیپاٹائٹس بی کی ویکسی نیشن ہو گی۔

نئی چیئرز کا قیام

پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب وائس چانسلر نے آتے ہی اس بات کا ادراک کیا کہ خواجہ غلام فریدؒ کے عظیم پیغام کو عالمی سطح پر اُجاگر کرنے کے لیے خواجہ فرید چیئر کو فعال کرنا ضروری ہے۔ اِسی طرح سر صادق محمد خان عباسی نواب آف بہاول پور کی شخصیت کو خراج تحسین پیش کرنے کا بہترین طریقہ سر صادق محمد خان عباسی چیئر کا قیام ہے۔ س مقصد کے لیے خواجہ غلام فریدؒ چیئر مینجمنٹ کمیٹی اور سر صادق محمد خان عباسی مینجمنٹ کمیٹی تشکیل دی گئیں۔

خواجہ غلام فرید چیئر

خواجہ غلام فرید چیئر مینجمنٹ کمیٹی اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کا پہلا اجلاس انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب وائس چانسلر کی زیر صدارت بغداد الجدید کیمپس میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں خواجہ معین الدین محبوب کوریجہ کو چیئر مین، ڈاکٹر شہزاد قیصر ریٹائرڈ فیڈرل سیکریٹری کو چیئر مین، پروفیسر ڈاکٹر جاوید حسان چانڈیو ڈین فیکلٹی آف آرٹس، سعید شیخ ڈائریکٹر جنرل سائبر ونگ حکومت پاکستان، ریاض حسین سندھڑ اسسٹنٹ پروفیسر، مجاہد جتوئی، ملک خدا یار چنڑ، ڈاکٹر

سعدیہ کمال، اطہر لاشاری، عصمت اللہ شاہ،خواجہ راول معین کوریجہ اعزازی ڈائریکٹر/سیکریٹری، میاں صمد شیر عباسی نے شرکت کی۔انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب نے کہا کہ خواجہ غلام فرید چیئر ایک عظیم اور نیک مقصد کے لیے قائم کی گئی ہے تاکہ اس عظیم صوفی شاعر کی تعلیمات بڑے پیمانے پر لوگوں تک پہنچائی جائیں۔اسی مقصد کے لیے مینجمنٹ کمیٹی تشکیل دی گئی ہے تاکہ زیادہ فعال انداز میں حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے پیغام کو قومی اور عالمی سطح پر اُجاگر کیا جاسکے۔انہوں نے کہا کہ اس حوالے سے ہم سب پر مشترکہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔اجلاس میں موجود شرکاء نے خواجہ غلام فرید چیئر جامعہ اسلامیہ کے فعال کرنے کے اقدام کو تاریخی موقع قرار دیا گیا اور وائس چانسلر کی کاوشوں کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔اجلاس میں طے پایا کہ خواجہ فرید چیئر ملکی اور غیر ملکی اِداروں سے تعاون اور اشتراک کرے گی اور خواجہ غلام فریدؒ کی شخصیت اور تعلیمات کی تمام جہتوں کو اُجاگر کرتے ہوئے پرنٹ، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا پر نشرواشاعت کی جائے گی۔خواجہ غلام فریدؒ پر تحقیقی کام اور اس حوالے سے انٹرنیشنل جنرل کی اشاعت، اُن کی شاعری اور مخطوطات کی معیاری تدوین کی جائے گی۔اس حوالے سے خصوصی میوزیم اور گیلری بھی قائم کی جائے گی۔خواجہ فرید چیئر کے تحت سیمینارز اور کانفرنسز میں فریدیات کے ماہرین کو مدعو کیا جائے گا اور لطیف چیئر، سچل چیئر اور دیگر چیئرز سے روابط کو فروغ دیا جائیگا۔خواجہ فرید چیئر لائبریری کو بھی توسیع دی جائے گی۔

خواجہ غلام فرید چیئر کمیٹی

انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب،
وائس چانسلر، چیئر مین

خواجہ معین الدین محبوب کوریجہ،
شریک چیئر مین

ڈاکٹر شہزاد قیصر، ریٹائرڈ وفاقی سیکرٹری،
شریک چیئر مین

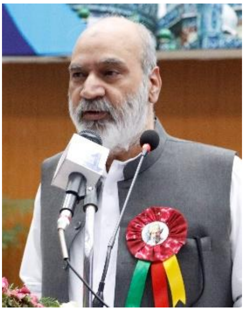

پروفیسر ڈاکٹر جاوید حسن چانڈیو،
ڈین فیکلٹی آف آرٹس،

سعید شیخ، ڈائریکٹر جنرل،
سائبر ونگ، حکومت پاکستان

ملک خدا یار چنڑ

خواجہ غلام فرید چیئر کمیٹی ممبران

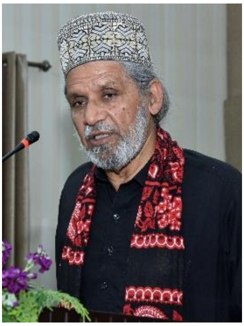

مجاہد جتوئی

خواجہ راول معین کوریجہ
اعزازی ڈائریکٹر / سیکرٹری

ڈاکٹر سعدیہ کمال

ریاض حسین سندھر، اسسٹنٹ پروفیسر

اطہر لاشاری

سر صادق محمد خان عباسی چیئر کمیٹی

انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب،

وائس چانسلر، چیئرمین

سید تابش الوری، شریک چیئرمین

سر صادق محمد خان عباسی چیئر کمیٹی کا پہلا اجلاس

سر صادق محمد خان خامس عباسی چیئر اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کی مینجمنٹ کمیٹی کا پہلا اجلاس انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب وائس چانسلر کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں پرنس بہاول خان عباسی، سید تابش الوری، صاحبزادہ قمر الزمان عباسی، پروفیسر حمید رضا صدیقی،

انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب وائس چانسلر سر صادق محمد خان خامس عباسی چیئر اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کی مینجمنٹ کمیٹی کے شرکاء کے ہمراہ

صاحبزادہ رحیم یار خان عباسی، پروفیسر ڈاکٹر آفتاب حسین گیلانی، پروفیسر علامہ محمد طاہر، پرویز صادق، ڈاکٹر مظہر حسین اور اعزازی ڈائریکٹر سیکریٹری، پروفیسر شاہد حسن رضوی نے شرکت کی۔ پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب وائس چانسلر نے کہا کہ سر صادق محمد خان خامس عباسی کی عظیم شخصیت کی خدمات کو قومی اور عالمی سطح پر اُجاگر کرنے کے لیے چیئر کو فعال کر دیا گیا ہے۔ جو اس حوالے سے گراں قدر علمی اور ادبی کام سرانجام دے گی۔ اعزازی ڈائریکٹر اور سیکریٹری شاہد حسن رضوی نے اجلاس کا ایجنڈا پیش کیا اور تمام شرکاء کی آمد کو پر شکریہ ادا کیا۔ اجلاس میں طے پایا کہ سر صادق محمد خان خامس عباسی اور دیگر نوابین کی عظیم ملی خدمات کو اُجاگر کرنے کے لیے اس چیئر کے ذریعے ایک سالہ، دو سالہ اور پانچ سالہ اہداف مقرر کیے گئے ہیں۔ اس سلسلے

میں تحقیقی کام کو عمدہ طریقے سے سرانجام دیا جائے گا اور اس مقصد کیلئے ملکی و غیر ملکی شخصیات اور اِداروں سے رابطہ کیا جائے گا۔ اس حوالے سے جلد ہی خصوصی ویب سائٹ لانچ کی جائے گی اور سوشل میڈیا پر بھی تشہیر کی جائے گی۔ 24 مئی کو سر صادق محمد خان خامس عباسی کی برسی پر بھرپور تقریب منعقد کی جائے گی۔ ایک دستاویزی فلم بھی بنائی جائے گی جو نواب صاحب کی شخصیت کو روشناس کرائے گی۔ اس حوالے سے باقاعدگی سے سیمینار اور کانفرنسز کا بھی انعقاد کیا جائے۔ اجلاس میں سر صادق محمد خان خامس عباسی چیئر کے حوالے سے فنڈز، سٹاف اور پی ایچ ڈی سکالرز کے حوالے سے بھی گفتگو ہوئی۔ اسی طرح صادق گیلری اور میوزیم اور آرکائیوز سے متعلق بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔

طلباء سوسائٹیز کا قیام

انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور نے جامعہ میں پہلی بار طلباء و طالبات کو سٹوڈنٹس سوسائٹیز کی شکل میں ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کیا جہاں پر طلباء نہ صرف اپنی صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کر سکتے ہیں بلکہ اُن کی توانائی کو مثبت انداز میں پیش کرنے کا موقع فراہم کیا جاتا ہے۔ سوسائٹیز کی تعداد 40 ہے اور اِن سوسائٹیز میں قرأت اینڈ نعت، ڈیبیٹنگ، لٹریری، کریکٹر بلڈنگ، سپورٹس، سائنس، اینوائرمنٹ پروٹیکشن، فائن آرٹس، پبلک کیشن، پرفارمنگ آرٹ، میڈیا سوسائٹی، ہیلتھ اینڈ سیفٹی، سوشل ویلفیئر، ٹورازم پرموشن، انٹرپرینورشپ، سوشل میڈیا سوسائٹی، سکاؤٹ، سٹوڈنٹس سوسائٹی سب کیمپس رحیم یار خان اور سٹوڈنٹس سوسائٹی سب کیمپس بہاول پور نگر شامل ہیں۔

معاشرے کی خوشحالی اور بہتری کے لیے طالب علم کا اولین کردار علم و دانش کو اکٹھا کرنا ہے۔ لیکن تعلیم صرف درسی کتب اور لیکچر تک محدود نہیں، بلکہ ہم نصابی سرگرمیوں

کو بھی اس کا حصہ مانا جاتا ہے، جن سے طلباء کی ذہنی، جسمانی اور اخلاقی نشو و نما ہوتی ہے۔ طلباء میں راہنمائی کی صفات، بلند کردار اور مضبوط اخلاق جیسی صفاتیں پیدا کرنے میں نصابی سر گرمیوں اور غیر نصابی سر گرمیاں انتہائی اہم کردار ادا کرتی ہیں۔یعنی یہ کہنا بجا ہو گا کہ تعلیم کے ساتھ غیر نصابی سر گرمیاں طلباو طالبات کے لئے لازم و ملزوم ہیں، ان سے نوجوانوں کو ہمت و حوصلہ اور محنت کرنے کی لگن پیدا ہوتی ہے۔اسی طرح کسی بھی ملک کے تعلیمی ادارے وہاں ایک مربوط نظام کے تحت قوم کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ہمارے ملک پاکستان میں بھی تمام تعلیمی اداروں کی طرح اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور طلباو طالبات کی کردار سازی، ان کی ذہنی، جسمانی و اخلاقی نشو و نما کے لئے ہم پلہ رہی ہے تاکہ جنوبی پنجاب کے اس ادارے سے ڈگری حاصل کرنے والا ہر طالب علم ملک اور انسانیت کی خدمت اور معاشرے میں مثبت تبدیلی لانے میں کردار ادا کر سکے۔یہ بات وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کا اس بات پر پختہ یقین ہے کہ طلباو طالبات کسی بھی ملک و قوم کا فخر اور اثاثہ ہوتے ہیں اور تعلیم کے بغیر کوئی بھی ملک و قوم ترقی نہیں کر سکتا اور ان کا یہ بھی ماننا ہے کہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور اور جنوبی پنجاب کے نوجوانوں میں ٹیلنٹ کی کوئی کمی نہ ہے اگر ان نوجوانوں کو مواقع فراہم کیے جائیں تو یہ دنیا بھر میں ادارے اور ملک و قوم کا نام روشن کر سکتے ہیں۔اسی سلسلہ میں انہوں نے ادارے میں گزشتہ کئی سالوں سے قائم ڈائریکٹوریٹ آف سٹوڈنٹس افیئرز کو اپ گریڈ کیا تاکہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے طلباء اپنی صلاحیتوں کے بھرپور جوہر دکھا کر خود کو منوا سکیں۔اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں طلباء کی بڑھتی تعداد کے ساتھ انہیں باقاعدہ پلیٹ فارم مہیا کرنے کی اشد ضرورت محسوس کرتے ہوئے اور کیمپسز میں غیر نصابی سر گرمیوں کو سہولت اور فروغ دینے کے لیے وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب نے 2019 میں

یونیورسٹی میں سٹوڈنٹس سوسائٹیز اور کلبز قائم کرنے کا اعلان کیا۔ یہ بات بجا ہے کہ سٹوڈنٹس سوسائٹیز اور سٹوڈنٹس کلبز کے ذریعے طلباوطالبات اپنے اندر خوداعتمادی پیدا کر سکتے ہیں اور اچھے رہنما، عالمی سطح پر مسابقتی، اخلاقی طور پر سیدھے اور اچھے نظم و ضبط والے افراد بن سکتے ہیں۔ سٹوڈنٹس سوسائٹیز کے قیام کا مقصد طلباء کو ان کے غیر تعلیمی امور میں مواقع اور سہولت فراہم کرنا، جس سے انہیں ان کی صلاحیتوں کو بہتر طریقے سے پہچاننے اور ان کی قائدانہ صلاحیتوں کو بڑھانے میں مدد مل سکے اور طلباوطالبات سیمینارز، خصوصی سیشنز، ثقافتی اور تفریحی تقریبات اور دیگر مختلف سرگرمیوں کا اہتمام کرکے اپنے اہداف حاصل کر سکیں۔ ان سوسائٹیز کے قیام میں وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب نے ذاتی دلچسپی ظاہر کرتے ہوئے خود اس کے چیف پیٹرن کا بیڑہ اٹھایا، جبکہ ان سوسائٹیز کے پیٹرن ڈائریکٹر سٹوڈنٹس افیئرز اور کوآرڈینیٹر کی ذمہ داری ڈاکٹر اظہر حسین کو سونپی گئی۔ آئی یو بی سٹوڈنٹس سوسائٹیز کو عملی جامعہ پہنانے کے لئے ڈائریکٹوریٹ آف سٹوڈنٹس افیئرز نے ڈائریکٹوریٹ آف کمیونیکیشن اینڈ پبلک ریلیشنز اور دیگر فیکلٹی ممبران کے تعاون سے بھرپور محنت کی جس کے ثمرات کا ثبوت طلباؤطالبات میں پایہ جانے والا جوش و خروش تھا۔ اس وقت یونیورسٹی ان سوسائٹیز کی کل تعداد 40 ہے جس میں 22 سوسائٹیز بہاولپور کمپسز میں جبکہ 09 رحیم یار خان کیمپس اور 09 ہی بہاولنگر کیمپس میں کام کر رہی ہیں۔ اسی طرح 13 فیکلٹی لیول سوسائٹیز بھی بنائی گئی ہیں اور اگر سٹوڈنٹس کلبز کی بات کی جائے تو متعلقہ مضمون کی مناسبت سے ہر شعبہ میں ایک سٹوڈنٹ کلب بھی قائم کیا جارہا ہے جس کی اب تک کی تعداد 40 لیکن آئندہ کچھ ماہ میں ان کلبز کی تعداد 100 سے زائد ہو جائے گی۔ اگر سٹوڈنٹس سوسائٹیز کی گزشتہ کارکردگی دیکھی جائے تو ہر سوسائٹی تقریباً اوسطاً پانچ، پانچ ذاتی ایونٹ

کروا رہی ہے جبکہ پانچ سے چھ یونیورسٹی ایونٹس میں سالانہ اشتراک ہو رہا ہے اور بہت سے یونیورسٹی ایونٹس میں ان سوسائٹیز کے ممبران بطور وولینٹیر کام کر رہے ہیں۔اسی طرح ان سوسائٹیز کے پلیٹ فارم کو استعمال کرتے ہوئے بہت سے طلباؤطالبات صوبائی و ملکی سطح پر حسنِ قرآت و نعت، مختلف ادبی و تقریری مقابلہ جات، کھیلوں کے مقابلہ جات، سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے میدان میں مختلف نمائشیں،ماحولیاتی تبدیلیوں کے حوالے سے آگاہی پرگرامز میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں اور نمایاں پوزیشنز بھی حاصل کر رہے ہیں۔ان سوسائٹیز میں شامل طلباؤطالبات کی رہنمائی کے لئے ایڈوائزری بورڈ بھی تشکیل دیے گئے ہیں جن میں سینئر ترین،ڈین لیول فیکلٹی ممبران کو بطور ایڈوائزرز جبکہ میڈیم کیریئر کے ساتھ ایک یا دو نوجوان فیکلٹی ممبران اور ایک ایک ممبر ایڈمنسٹریشن سے بطور کو-ایڈوائزرز ایڈوائزری بورڈ میں شامل کیا گیا ہے تاکہ طلباؤطالبات کی بھرپور رہنمائی ہو سکے اور وہ اپنے اساتذہ کے تجربات سے مستفید ہو سکیں۔یہ ایڈوائزری بورڈ اپنی کمیٹمینٹ بھرپور رہنمائی اور شفقت فرماتے ہیں اور طلباؤطالبات کو آزادانہ ودوستانہ ماحول میں کام کرنے کی اجازت دیتے ہیں جو کہ کسی بھی نوجوان طالب علم کی گرومنگ کے لئے ضروری ہے۔ان سوسائٹیز میں شمولیت کے لئے باقاعدہ درخواستیں موصول کی جاتی ہیں، بعدازاں ہر سوسائٹی کے لئے قائم کردہ ایڈوائزری پینل کے تعاون سے انٹرویوز کا انعقاد کرایا جاتا ہے اور سوسائٹی ممبران اپنے عہدے کا حلف اٹھاتے ہیں جبکہ سال کے آخر میں طلباء کی حوصلہ افزائی کے لئے تقریبات کا انعقاد ہوتا ہے اور سوسائٹی ممبران کو اعزازی اسناد و سرٹیفیکیٹ سے نوازا جاتا ہے۔سال کی بنیاد پہ طلباء کی کارکردگی جانچنے اور محنتی طلباء کو سراہنے کے لئے رول آف آنر ایوارڈ بھی متعارف کروایا گیا ہے۔ہر سال منتخب ہونے والے صدر کو یہ اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ ایگزیکٹو ممبران کے علاوہ

بھی خواہش مند طلباء کو بطور وولینٹیر اپنی ٹیم میں شامل کر سکے، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں طلباء کی تعداد تقریباً 60ہزار تک پہنچ چکی ہے لہذا ہر سوسائٹی زیادہ سے زیادہ طلباء کو کسی نہ کسی حوالے سے مستفید اور مواقع فراہم کر رہی ہے۔ بلاشبہ سٹوڈنٹس سوسائٹیز/کلبز کے اثرات طویل مدتی ہوں گے۔ اس کی حتمی حقیقت اور بیشتر محققین نے پہلے ہی اپنی طویل مدتی تحقیق میں یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ جو طلبہ اپنے زمانہ طالب علمی میں ہم نصابی سرگرمیوں میں شامل ہوتے ہیں، وہ اپنے پیشہ ورانہ کیریئر میں زیادہ کامیاب ہوتے ہیں۔ لہذا اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کے ویژن کے مطابق طلباؤ طالبات، خاص طور پر جنوبی پنجاب کے نوجوانوں میں جو قائدانہ صلاحیتوں کا فقدان ہے اسے ختم کر کے ان کے اندر قائدانہ صلاحتیں اجاگر کرنے کے لئے کوشاں ہے اور اس عزم کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے کہ اس ادارے کے نوجوان طلباؤ طالبات آئندہ مستقبل میں تعلیم کے ساتھ اپنے اندر راہنمائی کی صفات، بلند کردار اور مضبوط اخلاق جیسی صفاتیں پیدا کر کے ملکی اور بین الاقوامی سطح ملک اور انسانیت کی خدمت اور معاشرے میں مثبت تبدیلی لانے میں کردار ادا کر سکیں گے۔

شعبہ ٹرانسپورٹ

طلباء وطالبات کے لیے محفوظ اور آرام دہ بس سروس موجودہ یونیورسٹی انتظامیہ کی اولین ترجیح ہے۔ یونیورسٹی ٹرانسپورٹ کا بیڑہ پہلے ہی پاکستانی جامعات میں اپنی نوعیت کے لحاظ سے منفرد اور بڑا ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب وائس چانسلر نے اس کی توسیع اور بہتری کے لیے مزید اقدامات کیے۔ 30 نئی بسوں کا اضافہ کیا گیا۔ اس سلسلے میں اہم ترین اقدام بہاول پور کے چاروں اطراف 60 کلومیٹر کے دائرے میں رہنے والے طلباء وطالبات کے لیے یونیورسٹی ٹرانسپورٹ کی سروس کی فراہمی ہے۔ اس ٹرانسپورٹ سروس کی بدولت طلباء اور خاص طور پر

طالبات کے لیے اپنے گھر سے کیمپس تک محفوظ اور آرام دہ سفری سہولت میسر ہو گئی ہے۔ اس طرح طلباء وطالبات کے ہوسٹل و دیگر اخراجات کی مد میں بھی خاصی بچت ہوئی ہے جو اس پسماندہ علاقے کے لوگوں کے لیے بہت بڑی نعمت ہے۔

یونیورسٹی ٹرانسپورٹ سروس اس وقت نہ لودھراں، یزمان، احمد پور شرقیہ، خانقاہ شریف، خیر پور ٹامیوالی اور لال سوہانرا کے طلباء وطالبات کو پک اینڈ دراپ مہیا کر رہی ہے۔ بہاولنگر اور رحیم یار خان کیمپس کی نواحی تحصیلوں اور قصبات کے طلباء وطالبات بھی ایسی ہی بس سروس سے مستفید ہو رہے ہیں۔

احمد پور شرقیہ، خیر پور ٹامیوالی اور بہاولنگر کی سول سوسائٹی نے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کے اعزاز میں خصوصی تقریبات منعقد کیں اور بس سروس کی سہولت فراہم کرنے پر اُنہیں خراج تحسین پیش کیا۔

سیاحت کی ترقی کے لیے اقدامات

بہاول پور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے ساتھ مل کر 2020-23 میں چولستان جیپ ریلی کے موقع پر بہاول پور کی تاریخ کے پہلے اور دوسرے تجارتی میلے کا انعقاد کیا گیا جسے قومی سطح پر بھرپور پذیرائی ملی۔ 2021 کی جیپ ریلی کے موقع پر یونیورسٹی کی جانب سے لگائی گئی صنعتی نمائش کے موقع پر وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عثمان بزدار یونیورسٹی سٹالز پر تشریف لائے اور اساتذہ اور طلباء وطالبات کی حوصلہ افزائی کی۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور اور ٹورازم کارپوریشن پنجاب نے سیاحتی سرگرمیوں کے فروغ کے لیے مفاہمتی یادداشت پر دستخط کیے۔ ہر سال جیپ ریلی کے موقع پر یونیورسٹی بہاول پور سے قلعہ دراوڑ تک چار روز کے لیے مفت ٹرانسپورٹ سروس مہیا کرتی ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں طلباء وطالبات کی جیپ ریلی میں

شرکت نے اس فیسٹیول کی رونق دوبالا کر دی ہے۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میں ڈائریکٹوریٹ آف ٹورازم اور شعبہ ٹورازم مینجمنٹ کا قیام سیاحت کی تعلیم اور اس کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کر رہا ہے۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور قلعہ دراوڑ کے قریب موجود بائیو ڈایورسٹی پارک میں ایک سیاحتی مرکز بنانے کے لیے بھی اقدامات کر رہی ہے۔

اٹھارویں انٹرنیشنل چولستان جیپ ریلی کا آغاز 6 فروری سے ہوا۔ سال 2005 میں شروع ہونے والا یہ ایونٹ بلاشبہ پاکستان کا سب سے بڑا موٹر سپورٹس ایونٹ ہے بن چکا ہے جسکا شائقین سال بھر انتظار کرتے ہیں۔ تاہم گزشتہ 3 برس سے جیپ ریلی کے موقع پر قلعہ دراوڑ کے نزدیک دلوش اسٹیڈیم میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور، بہاولپور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری اور ضلعی انتظامیہ کے اشتراک سے منعقد ہونیوالا بہاولپور ٹریڈ فیئر سب کی توجہ کا مرکز بن چکا ہے جہاں اس ایونٹ کی اصل رونق ہوتی ہے۔ یہ ٹریڈ فیئر دراصل پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کا آئیڈیا ہے جنہوں نے جیپ ریلی کو سماجی اور معاشی سرگرمی میں بدل دیا ہے۔ سال 2020 میں جیپ ریلی کی تیاریاں شروع ہوئیں تو ڈاکٹر اطہر محبوب جو سال 2015 سے رحیم یار خان میں خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے بانی وائس چانسلر اور پھر 2019 میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کی ذمہ داریاں سرانجام دے رہے ہیں اور اس خطے میں اعلی تعلیم کے ذریعے یہاں کی سماجی اور معاشی ترقی کو نئے انداز سے فروغ دے رہے ہیں۔ وہ اس سالانہ ریلی کا مشاہدہ کر رہے تھے۔ انہوں نے اس جیپ ریلی کو جہاں دنیا بھر کے شائقین فروری کے مہینے میں جمع ہوتے ہیں، ایک بڑی سماجی اور معاشی سرگرمی میں بدلنے کا ارادہ کیا۔ اس مقصد کیلئے بہاولپور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری سے اشتراک عمل کیا گیا۔ ڈویژنل و ضلعی انتظامیہ اور پنجاب ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن اس عظیم مقصد میں شامل

ہوے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب نے ہی بہاولپور کو سرمائی سیاحت کا مرکز بنانے کیلئے فیکلٹی آف مینجمنٹ سائنسز میں ٹورازم مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا آغاز کیا جہاں ڈین پروفیسر ڈاکٹر جواد اقبال اور ڈاکٹر عمران رشید کی ذیر نگرانی 4 سالہ ڈگری پروگرام اور اب ٹورازم میں ایم فل اور پی ایچ ڈی کا آغاز ہو چکا ہے۔اسی طرح مڈ کنٹری ٹورازم اور ہاسپٹیلیٹی انڈسٹری کے فروغ کیلئے آئی یو بی دوست ڈائریکٹوریٹ کا قیام عمل میں آیا جسکے سربراہ سلمان محمود قریشی ہیں۔ان تمام عوامل سے بہاولپور ٹریڈ فیئر کے اقدام کو جو پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کا جنوبی پنجاب کی ترقی کے وژن کا حصہ تھا، بہت مقبولیت ملی۔ شعبہ تعلقات عامہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور جہاں یونیورسٹی کو پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا و سوشل میڈیا کے ذریعے قومی سطح پر پذیرائی دلوا رہا ہے وہاں ایونٹ مینجمنٹ میں بھی اس شعبے کو مہارت حاصل ہے اور عالمی سطح کے ایونٹس اس شعبے کے زیر اہتمام آئے روز منعقد ہوتے رہتے ہیں۔ دوسری طرف یونیورسٹی اڈوانسمنٹ ایں ڈ فنڈ ریز نگ کا شعبہ گزشتہ تین برسوں میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں قائم کیا گیا ہے جو یونیورسٹی کیلئے وسائل فراہم کرنے میں کوشاں رہتا ہے۔اس شعبے کے سربراہ پروفیسر ڈاکٹر آصف نوید رانجھا ہیں۔ وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب نے بہاولپور ٹریڈ فیئر کے انعقاد کی ذمہ داری ڈائریکٹر پریس میڈیا اینڈ پبلیکیشنز شہزاد احمد خالد اور ڈائریکٹر یونیورسٹی اڈوانسمنٹ ایں ڈ فنڈ ریز نگ پروفیسر ڈاکٹر آصف نوید رانجھا کو سونپی جنکی نگرانی میں یہ تجارتی میلہ کامیابی سے ہر سال منعقد ہو رہا ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر آصف نوید رانجھا بہاولپور ٹریڈ فیئر کے فوکل پرسن ہیں اور گزشتہ تین برسوں میں یہ ایونٹ کے آغاز سے اختتام تک ڈراور میں موجود ہوتے ہیں اور اس ایونٹ کی پہچان بن چکے ہیں۔ بہاولپور چیمبر آف کامرس کے سیکرٹری سید عبیر حیدر بھی اس ایونٹ کے انعقاد میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ وہ

اس ایونٹ کی تمام کوآرڈینیشن، پنڈال اور اسٹالز کی تنصیب، مہمانوں کو خوش آمدید اور انکے قیام کو آرامدہ بنانے میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ڈپٹی رجسٹرار پبلک آفئیرز فاطمہ جنید اس ایونٹ کے حوالے سے یونیورسٹی میں کوآرڈینیشن اور اساتذہ اور طلباء وطالبات کو اسٹالز اور بسوں کی فراہمی جبکہ ڈپٹی مینجر پریس سہیل امین پبلسٹی میں مصروف عمل رہتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد عبداللہ ڈائریکٹر بائیوڈائیورسٹی پارک اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کا تعاون بہت اہم ہیجواس میلے کیلئے لاجسٹک سپورٹ فراہم کرتے ہیں۔ شعبہ ٹرانسپورٹ کا کردار بھی اہم جو دراصل پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کے وژن کو عملی تعبیر دے رہا ہے۔ شعبہ سیکورٹی اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور اس میلے کی دن رات سیکیورٹی کا فرئضہ سرانجام دیتا ہے۔ اس ٹریڈ فیئر کے ذریعے ہزاروں طلباء وطالبات اساتذہ اور سول سوسائٹی وصنعتکار وتاجر چولستان جیپ ریلی تک پہنچتے ہیں جس سے اس ریلی کا کلچر ہی بدل گیا ہے اور یہ ایک بڑی سماجی، معاشی اور ثقافتی سرگرمی بن چکی ہے۔ اس میلے کے انعقاد میں سابق صدور بہاولپور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری جاوید اقبال، چوہدری ظفر اقبال مرحوم، حافظ محمد یونس، موجودہ صدر چوہدری ذوالفقار علی مان، ملک محمد اعجاز ناظم سیکرٹری جم خانہ بہاولپور اور سینئر صحافی نصیر احمد ناصر اور جناب اسلام ضمیر مرحوم کی تائید اور حمایت کا ذکر بھی ضروری ہے جنہوں نے وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کے وژن کو عملی شکل دینے میں اپنا کردار ادا کیا۔ بہاولپور ٹریڈ فیئر میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے مختلف شعبوں اور بہاولپور کے مختلف صنعتی وتجارتی اداروں کے اسٹالز، مقامی ہنر مندوں اور دستکاروں کی مصنوعات کی نمائش، فوڈ کورٹ، پیراگلائیڈ نگ، یونیورسٹی پرفارمنگ آرٹس کے طلبہ کی کلچرل پرفارمنس سب کی توجہ کا مرکز ہوتے ہیں۔ امسال وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کی ہدایت پر فوکل پرسن پروفیسر ڈاکٹر آصف نوید رانجھا اور ڈائریکٹر

تعلقات عامہ شہزاد احمد خالد نے کمشنر بہاولپور راجہ جہانگیر انور کی زیر صدارت اجلاسوں میں شرکت کی اور بہاولپور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے اشتراک سے ٹریڈ فیئر کے انتظامات میں مشاورت میں شریک ہوئے۔ کمشنر نے کہا ہے کہ چولستان جیپ ریلی کے موقع پر بہاول پور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری اور اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کے اشتراک سے منعقد ہونے والا بہاول پور ٹریڈ فیئر بہت مقبول ایونٹ بن چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جیپ ریلی کے موقع پر ٹریڈ فیئر کا بڑے پیمانے پر انعقاد ہو گا جس سے جیپ ریلی کے موقع پر ایک بڑی سماجی اور معاشی سرگرمی ہو گی۔ کمشنر بہاول پور نے ٹریڈ فیئر کے انعقاد پر وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب اور صدر بہاول پور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری چوہدری ذوالفقار علی مان کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔ جہاں سینکڑوں کی تعداد میں اساتذہ، طلباء وطالبات ٹریڈ فیئر میں شریک ہوتے ہیں اور مختلف سٹالز لگاتے ہیں۔ صدر چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری چوہدری ذوالفقار علی مان نے رجسٹرار پروفیسر ڈاکٹر معظم جمیل سے بھی جیپ ریلی اور ٹریڈ فیئر کے انتظامات سے متعلق ملاقات کی، یونیورسٹی اور چیمبر آف کامرس کی ٹیموں کی ذمہ داریوں اور ایونٹس سے متعلق تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر مینجنگ ڈائریکٹر چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی طارق بخاری کے تعاون کا ذکر بھی ضروری ہے جو جیپ ریلی کے کامیاب انعقاد کیلئے کوشاں ہیں۔ ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن پنجاب کے افسران کی کاوشیں بھی لائق تحسین ہیں۔ بہاولپور پولیس کا کردار بھی بہت خوش آئند ہے۔ نئے آر پی او رائے بابر سعید نے ذمہ داری سنبھالتے ہی جیپ ریلی اور ٹریڈ فیئر کے وینیو کا دورہ کیا تاکہ سیکیورٹی کے انتظامات یقینی بنائے جا سکیں۔ ٹریڈ فیئر میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور مجموعی طور پر 30 سٹالز لگائے گی جہاں پر یونیورسٹی کے مختلف شعبہ جات اپنی مصنوعات کو نمائش کے لیے پیش کریں گے۔ اس کے علاوہ بہاول پور

کے مختلف صنعتی وکاروباری ادارے اپنے سٹالز لگائیں گے۔اس موقع پر بہاول پور جم خانہ بہاول پور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے تعاون سے ایک بڑا فوڈ کورٹ بھی لگائے گا۔اس سال یونیورسٹی کے شعبہ جات جو اسٹالز لگائیں گے ان میں کالج آف آرٹ اینڈ ڈیزائن، ویٹرنری فیکلٹی، فیکلٹی آف فارمیسی، کالج آف ہومیو پیتھی اینڈ ایسٹرن میڈیسن، فیکلٹی آف ایگریکلچر اینڈ اینوائرمنٹ کے شعبہ جات، شعبہ ٹورازم، آئی یو بی دوست، چولستان انسٹیٹیوٹ آف ڈیزرٹ اسٹڈیز، بائیوڈائیورسٹی پارک فورٹ ڈراور، شعبہ سوشل ورک کے زیر اہتمام دستکاروں کے سٹالز، ڈائریکٹوریٹ آف سیرت چیئر، خواجہ غلام فرید چیئر، شعبہ سرائیکی، انٹرپرینیور سوسائٹی، ٹورازم مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ، ٹورازم پروموشن سوسائٹی، اوسا، ہیلتھ کیئر سوسائٹی ودیگر شامل ہیں۔اس سال کی خاص بات ڈائریکٹوریٹ آف اکیڈیمکس کی جانب سے ایڈمشن سیل کا بڑا اسٹال ہے جہاں اس جہاں داخلے فراہم کرنے کیلئے خواہشمند طلباء وطالبات کی آن لائن رجسٹریشن کی جانے گی۔گذشتہ روز وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب سے بہاول پور چیمبر کے خصوصی وفد نے ملاقات کی۔صدر چوہدری ذوالفقار علی مان، رجسٹرار پروفیسر ڈاکٹر معظم جمیل، سینئر نائب صدر خالد عظیم، نائب صدر محمد حنیف، سیکرٹری سید عبیر حیدر، فوکل پرسن پروفیسر ڈاکٹر آصف نوید رانجھا، ڈائریکٹر میڈیا شہزاد احمد خالد موجود تھے اور ٹریڈ فیئر کے انتظامات پر تبادلہ خیال کیا۔امید واثق ہے کہ گزشتہ تین برسوں کی طرح اس سال بھی بہاول پور ٹریڈ فیئر چولستان جیپ ریلی کی شان بڑھانے گا اور ہزاروں کی تعداد میں نوجوان، یونیورسٹی طلبہ، سول سوسائٹی اور فیملیز دورہ کریں گی اور زبردست معاشی سرگرمی وقوع پذیر ہو گی جس سے وطن عزیز کا سافٹ امیج اجاگر ہو گا اور مقامی صنعت و حرفت اور اعلی تعلیم کے

شعبے کو فروغ ملے گا جو جنوبی پنجاب کی سماجی اور معاشی ترقی کے ڈاکٹر اطہر محبوب کے وژن کا مکمل عکاس ہے۔

چولستان ڈیزرٹ ریسرچ انسٹیٹیوٹ

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور چولستان انسٹی ٹیوٹ آف ڈیزرٹ اسٹڈیز ہوبارا فاؤنڈیشن اور دیگر تنظیموں کے ساتھ تعاون کر رہی ہے۔ محکمہ جنگلات پنجاب حکومت اور دیگر سرکاری و نجی اداروں کے ساتھ درخت لگانے کے لئے تعاون کر رہے ہیں تاکہ بہاولپور ڈویژن میں جنگلات کے رقبے میں اضافہ کیا جاسکے۔ بغداد الجدید کیمپس کو سرسبز رکھنے کے لئے، محکمہ جنگلات، شعبہ اسٹیٹ کیئر اور فارم مینجمنٹ بھی اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ دواؤں کے لیے پودوں کی کاشت پر توجہ دی جارہی ہے۔ان میں اجوائن، اسپتیٹی، السی، بیگلا، تکم بلنگو، خواب کلاں، سونف، سویا، لیٹش اور کلونجی کے علاوہ بہت سے دوسرے پودوں میں شامل ہیں۔اس سلسلے میں پنجاب ایگریکلچر ریسرچ بورڈ کا تعاون بھی شریک ہے۔ بائیوڈائیویئر پارک فورٹ دراوڑ کے قریب قائم کیا گیا ہے جہاں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے محققین چولستانی پودوں پر تحقیق کر رہے ہیں اور ان نایاب پودوں کے تحفظ اور مقبولیت کے لئے سرگرم ہیں۔

چولستان انسٹی ٹیوٹ آف ڈیزرٹ سٹڈیز کے سائنسدانوں نے شمسی توانائی سے چلنے والے ڈرپ طریقہ آبپاشی نظام سے ریتلی اور الکلائین زمینوں میں بیک وقت ایک سے زائد فصلیں اگانے کا کامیاب تجربہ کیا ہے۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن کے تعاون سے چولستان میں زرعی ترقی کے لیے انتہائی اہم اس منصوبے کے ذریعے کم پانی اور نامناسب زمینی صورتحال میں فصلیں اگانے میں کامیابی حاصل کی ہے۔اس ٹیکنالوجی کی مدد سے سیسم اور جوجوبا کی کاشت سے کسان خوردنی تیل حاصل کر سکتے ہیں اور علاقے کی سماجی اور معاشی ترقی میں نمایاں کردار

ادا کر سکتے ہیں۔ چولستان انسٹی ٹیوٹ آف ڈیزٹ سٹڈیز اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور نے ہر سال بارشوں کے دوران چولستان کے مختلف علاقوں میں نباتات اور حیوانات کی افزائش اور قدرتی ماحول کی بقاء اور تحفظ کے لیے مقامی پودوں کے بیجوں کو بکھیرنے کی سرگرمی کا اہتمام کرتی ہے۔ موسمیاتی تنوع، گلوبل وارمنگ اور انسانی سرگرمیوں میں اضافے کی وجہ سے چولستانی حیاتیات بہت زیادہ متاثر ہوئی ہے۔ گزشتہ کچھ برسوں سے خشک سالی، ایندھن اور دیگر مقاصد کے لیے چولستانی نباتات اور درختوں کی کٹائی اور چراگاہوں کے ضرورت سے زیادہ استعمال کے باعث پورے صحرا میں قدرتی گھاس، پودوں اور درختوں کی افزائش میں کمی آگئی ہے۔ خوراک کی کمی کے باعث سائبیریا کے علاقوں سے ہجرت کر کے آنے والے پرندے بھی بہت زیادہ متاثر ہو رہے ہیں۔ جامعہ اسلامیہ کے ماہرین نباتیات نے 45 اقسام کے پودوں کے بیج چولستان کے مختلف علاقوں میں بکھیرے۔ اس مقصد کے لیے چولستان انسٹی ٹیوٹ آف ڈیزرٹ سٹڈیز کی لیبارٹری میں ایک خصوصی سیڈ بینک قائم کیا گیا ہے جہاں پر چولستان میں موجود تمام پودوں، جڑی بوٹیوں، درختوں اور گھاس پھوس کے بیجوں کو ذخیرہ کیا گیا ہے۔ اِسی لیے یونیورسٹی کی جانب سے بیجوں کے بکھیر کا اہتمام کیا جاتا ہے تاکہ قدرتی نباتات بارشوں کے باعث پھلیں پھولیں اور جانور اور پرندے بھی ان سے مستفید ہوں۔

مفاہمتی یادداشتیں

1۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور پاکستان اور سیچوان ایگریکلچر یونیورسٹی عوامی جمہوریہ چین کے مابین تعاون اور اشتراک کے لیے مفاہمتی یاداشت پر دستخط ہوئے۔ پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور اور پروفیسر چن ڈائیون نائب صدر سیچوان ایگریکلچر یونیورسٹی نے آن لائن اجلاس میں اپنے اداروں کی جانب سے دستخط کیے۔ اس موقع پر

پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب اور پروفیسر چن ڈائیون نے مفاہمتی یادداشت کو دونوں جامعات کے مابین تدریس و تحقیق میں پیش رفت، مشترکہ تحقیقی منصوبوں اور فیکلٹی اور طلبا و طالبات کی سطح پر باہمی تبادلہ کے لیے ایک تاریخی اور مثالی دستاویز قرار دیا۔ دونوں جامعات نے چائنا پاکستان کراپ ریسرچ سنٹر کے قیام پر بھی اتفاق کیا ہے۔ اس تحقیقی مرکز میں اعلیٰ معیار اور پیداوار کی حامل فصلوں سے متعلق تحقیق کی جائے گی۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے 20 سے 25 طلباء و طالبات سکالرشپ پر سیچوان ایگریکلچر یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کریں گے۔ ایکسچینج پروگرام کے تحت دونوں جامعات کے اساتذہ اور طلبا و طالبات ایک دوسرے کے ہاں جا کر تدریسی اور تحقیقی سرگرمیاں انجام دیں گے۔ دونوں جامعات مشترکہ کانفرنسز اور تربیتی ورکشاپ منعقد کریں گی اور تحقیقی جرائد شائع کریں گی۔

2۔ کپاس کی تحقیق کے لیے اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور اور اویول گروپ کے مابین مفاہمتی یادداشت پر دستخط ہوئے۔ معاہدے پر وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب اور اویول گروپ کے سربراہ آصف مجید نے دستخط کیے۔ معاہدے کی رو سے دونوں اِدارے زرعی تحقیق کے فروغ، مشترکہ تحقیقی منصوبوں اور طلبہ و طالبات کے لیے انٹرنشپ اور ملازمتوں کی فراہمی کے لیے اقدامات کریں گے۔

3۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور اور ہیپاٹائٹس اینڈ انفیکشن کنٹرول پروگرام، پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کے مابین جامعہ میں ہیپاٹائٹس کلینک کے قیام کے لیے مفاہمتی یادداشت پر دستخط ہوئے۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کی جانب سے انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب وائس چانسلر اور ہیپاٹائٹس اینڈ انفیکشن کنٹرول پروگرام کی جانب سے ڈاکٹر خالد محمود پروگرام منیجر نے دستخط کیے۔ معاہدے کے تحت اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کو

ہیپاٹائٹس فری یونیورسٹی قرار دینے کے لیے ہیپاٹائٹس کلینک کا قیام طے پایا۔ جامعہ کے ہر طالب علم، فیکلٹی ممبر، سٹاف اور فیملی کی ہیپاٹائٹس کے حوالے سے سکریننگ کی جائے گی اور ہیپاٹائٹس بی کی ویکسی نیشن ہو گی۔ جبکہ ہیپاٹائٹس سے متاثرہ افراد کا طبّی معائنہ کیا جائیگا۔ اس سلسلے میں دونوں اِداروں کے مابین متعلقہ امور اور طریقہ کار طے پائے۔

4۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور اور اِدارہ ٹریننگ پاکستان کے مابین ویٹرنری اور اینمل سائنسز کے شعبے میں مختصر دورانیے کے تربیتی کورسوں کے اجراء کے لیے مفاہمتی یادداشت پر دستخط ہوئے ہیں۔ انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب وائس چانسلر اور ڈاکٹر فراز شفیق نے اپنے اِداروں کی جانب سے معاہدے پر دستخط کیے۔ معاہدے کی رُو سے کسانوں اور طلبہ وطالبات خصوصاً چولستانی افراد کے لیے جانوروں کی دیکھ بھال، ڈیری فارمنگ اور مختلف بیماریوں سے بچاؤ کے لیے تربیتی کورسز منعقد کیے جائیں گے۔

5۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور، شعبہ فزیالوجی انکس اور ایکسل لیبز کے مابین ایک باہمی تعاون اور مفاہمتی یادداشت پر دستخط ہوئے۔ معاہدے کی روبی ایس اور ایم فل سکالرز کے طلبہ وطالبات دونوں اِداروں کے باہمی تعاون سے مستفید ہو سکیں گے۔

6۔ بہاءالدین زکریا یونیورسٹی ملتان کے ساتھ فارمیسی کے شعبے میں دونوں جامعات کے باہمی تعاون کے لیے مفاہمتی یادداشت پر دستخط ہوئے۔ معاہدے کی رو سے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور اور بہاء الدین ذکریا یونیورسٹی ملتان فارمیسی کے میدان میں تدریس اور تحقیق ومعلومات کے تبادلے سے متعلق اقدامات کریں گی۔ فیکلٹی اور طلبہ و طالبات کے باہمی تبادلے سے تدریسی و تحقیقی منصوبوں کو نئی جہت ملے گی۔ ادویہ سازی اور اس سے وابستہ صنعت سے مشترکہ روابط کو فروغ دیا جائے گا۔

7۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور اور سکھر انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن یونیورسٹی نے تعلیمی اور ثقافتی میدانوں میں باہمی تعاون اور اشتراک پر اتفاق کیا ہے۔ اس سلسلے میں دونوں اِداروں کے مابین ایک مفاہمتی یادداشت پر دستخط ہوئے۔ انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور اور رجسٹرار انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن یونیورسٹی سکھر انجینئر زاہد حسین کھنڈ نے مفاہمتی یادداشت پر دستخط کیے۔ اس موقع پر طے پایا کہ دونوں اِدارے مشترکہ تحقیقی سرگرمیوں، مشترکہ تحقیقی تصانیف، فیکلٹی اور طلبہ کی سطح پر باہمی تبادلے اور نصاب کی تشکیل کے لیے روابط کو فروغ دیں گے۔ دونوں اِدارے اس مقصد کے لیے ایک ریسرچ بھی قائم کریں گے۔

8۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور اور پاکستان سائنٹیفیک اینڈ ٹیکنالوجیکل انفارمیشن سنٹر کے درمیان انفارمیشن سائنس میں تعلیم اور تحقیق کے فروغ کے لیے باہمی تعاون پر اتفاق کیا گیا۔ معاہدے کے مطابق دونوں ادارے معلومات کی دستیابی اور رسائی کے لیے قومی سطح کے خود مختار انفارمیشن ریسورسیز سنٹر کے قیام کے لیے اشتراک کریں گے۔ لائبریری اور انفارمیشن کے شعبوں سے تعلق رکھنے والی افرادی قوت کے استعداد کار میں اضافہ کے لیے سیمینار اور کانفرس منعقد کیے جائے گے۔ دونوں ادارے اہم ترین تکنیکی معلومات کے باہمی تبادلہ کے لیے اقدامات کریں گے۔ پیٹینٹ سروس ڈیٹا انفارمیشن سنٹر اور قومی سائنس لائبریری کے قیام کے لیے مشترکہ کوششیں کریں گے۔

9۔ بیلاروس کی اسٹیٹ یونیورسٹی آف انفارمیٹکس اینڈ ریڈیو الیکٹرانکس اور اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے تدریس و تحقیق میں باہمی تعاون پر اتفاق کیا ہے۔ اس سلسلے میں ہونے والے معاہدے کی رو سے مستقبل میں باہمی تعاون کے لئے مل کر کام کیا جائے گا۔ ڈائریکٹر

انٹر نیشنل لنکجز، اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور ڈاکٹر عابد شہزاد نے وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کو MOU پیش کیا۔ بیلا روس اسٹیٹ یونیورسٹی کو کمپیوٹر سائنس اور ریڈیو الیکٹرانکس، کمپیوٹر سائنس، کمپیوٹر انجینئرنگ، سافٹ ویئر ڈویلپمنٹ، ٹیلی کمیونیکیشن، انفارمیشن سیکیورٹی، میڈیکل الیکٹرانکس، ای مارکیٹنگ، اکنامکس اور مصنوعی ذہانت کے شعبوں میں تعاون کی پیش کش کی گئی ہے۔ڈاکٹر عابد شہزاد نے بتایا کہ ڈائریکٹوریٹ آف انٹر نیشنل لنکجز وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کے ویژن کے مطابق کام کر رہا ہے تاکہ بین الاقوامی سطح پر اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کو ترقی دے سکے۔ بیلا روس سے پاکستان اور اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کمپیوٹر پر مبنی جدید ٹیکنالوجی میں اشتراک کریں گے۔ یونیورسٹی طلباء اور اساتذہ کو بیلا روس یونیورسٹی میں فیکلٹی اور طلبا سے باہمی تبادلے اور پروگرامز کا موقع ملے گا۔

10۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور اور بہاول پور انسٹی ٹیوٹ آف نیو کلیئر میڈیسن اینڈ آنکالوجی نے میڈیکل فزکس کے شعبے میں

باہمی تعاون پر اتفاق کیا ہے۔ معاہدے کی رو سے شعبہ فزکس اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور اور بہاول پور انسٹی ٹیوٹ آف نیو کلیئر میڈیسن اینڈ آنکالوجی تدریسی اور تحقیقی مقاصد کے لیے اشتراکِ عمل کریں گے۔ بینو جامعہ اسلامیہ شعبہ فزکس کے بی ایس، ایم ایس سی، ایم فل اور پی ایچ ڈی سکالرز کو تحقیقی سہولیات مہیا کرے گی اور ایسے طلبہ وطالبات کو اسناد بھی عطا کی جائیں گی۔ بینو کے افسران اور میڈیکل پروفیشنلز اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میں درس وتدریس سے مستفید ہو سکیں گے اور لیکچرز بھی دے سکیں گے اور بطور نگران و ممتحنین بھی خدمات

سرانجام دیں گے۔ بینو اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کو مختلف تحقیقی معیارات کے سلسلے میں معاونت بھی کرے گی۔

11۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور اور انٹر یونیورسٹی کنسور شیم برائے ترقی سوشل سائنسز بہاول پور میں قومی سٹوڈنٹس کنونشن منعقد کرائیں گے۔ اس مقصد کے لیے انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب وائس چانسلر اور انٹر یونیورسٹی کنسور شیم برائے ترقی سوشل سائنسز کے نیشنل کوآرڈینیٹر مرتضیٰ نور نے ایک مفاہمتی یادداشت پر دستخط کیے۔ قومی کنونشن میں ملک بھر کے طلباء وطالبات شریک ہوں گے اور مختلف ادبی اور ہم نصابی سرگرمیوں میں شریک ہوں گے۔ اس سرگرمی کا مقصد طلباء وطالبات کے درمیان جذبہ حب الوطنی بیدار کرتے ہوئے ذمہ دار اور فعال شہری بنانا ہے تاکہ وہ ملکی ترقی کے عمل میں حصہ دار بنیں۔ جامعہ اسلامیہ اور انٹر یونیورسٹی کنسور شیم مختلف جامعات کے درمیان باہمی تعاون اور روابط کے فروغ کے لیے نیٹ ورک بھی تشکیل دیں گی۔ اِسی طرح طلباء سوسائٹیز کے قیام کی بھی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ سماجی علوم کی ترقی کے لیے بھی کوششیں کی جائیں گی۔ اس کے علاوہ بہاول پور اور کے عظیم تہذیبی اور تاریخی ورثے کو اُجاگر کرنے کے لیے ایک قومی کانفرنس بھی منعقد کی جائے گی۔

12۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور اور سینٹر فار گلوبل اینڈ سٹر ٹیجک سٹڈیز اسلام آباد کے مابین مفاہمتی یادداشت پر دستخط ہوئے۔ انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب وائس چانسلر اور میجر جنرل (ر) حافظ مسرور احمد وائس پریذیڈنٹ نے اپنے

اِداروں کی جانب سے معاہدے پر دستخط کیے۔ دونوں اِدارے مشترکہ تحقیقی منصوبوں کو فروغ دیں گے اور مختلف موضوعات پر تحقیق کرنے والے فیکلٹی ممبران کی حوصلہ افزائی کی جائے

گی۔ سینٹر فار گلوبل اینڈ سٹر ٹیجک سٹڈیز اسلام آباد اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کو بین الاقوامی جامعات سے منسلک کرے گی اور فیکلٹی و سٹوڈنٹ ایکسچینج کو فروغ دیا جائے گا۔

13۔ انسٹی ٹیوٹ آف کاسٹ اینڈ مینجمنٹ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان کے مابین تدریسی اور تحقیقی تعاون کے لیے مفاہمتی یادداشت پر دستخط ہوئے۔ معاہدے کی رو سے طے پایا کہ آئی سی ایم اے پاکستان جامعہ اسلامیہ کے بی ایس اکاؤنٹنگ اور فنانس، بی ایس کامرس، ایم کام، ایم ایس سی اکاؤنٹنگ اینڈ فنانس اور ایم اے سی بینکنگ اینڈ فنانس کو سی ایم اے کوالیفی کیشن کے لیے براہِ راست داخلہ فراہم کرے گا۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور آئی سی ایم کے ممبران کو اعلیٰ تعلیم کے لیے ہائر ایجوکیشن کمیشن کی تسلیم شدہ ڈگری پروگراموں میں داخلے کے لیے معاونت فراہم کریگا۔ دونوں اِدارے تحقیقی منصوبوں میں باہمی تعاون کو فروغ دیں گے۔ اس مقصد کے لیے انسٹی ٹیوٹ آف کاسٹ اینڈ مینجمنٹ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان کے ملک بھر میں واقع مراکز میں ورکشاپس، سیمینارز اور تربیتی پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔

14۔ کالج آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور اور لائیو سٹاک ڈیری ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ بہاول پور ڈویژن کے مابین خطے میں ڈیری کی ترویج، مویشیوں کی دیکھ بھال، کسانوں کی تربیت اور تحقیق میں اشتراک کے لیے باہمی تعاون پر اتفاق ہوا ہے۔ اس سلسلے میں مفاہمتی یادداشت پر دستخط کرنے کی تقریب منعقد ہوئی۔ انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب وائس چانسلر اور ڈاکٹر عامر محمود بخاری ڈویژنل ڈائریکٹر لائیو سٹاک بہاول پور ڈویژن نے اپنے اِداروں کی جانب سے معاہدے کی دستاویز پر دستخط کیے۔ معاہدے کے مطابق کلینکل خدمات میں اضافہ کیا جائے گا اور اس سے وابستہ عملے کی تربیت کے لیے اقدامات کیے جائیں گے۔ یونیورسٹی ویٹرنری کالج کے طلباء ویٹرنری ہسپتال میں عملی تربیت حاصل کریں گے اور

لائیو سٹاک اور ڈیری ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ہونے والی ویکسین مہم اور دیگر سرگرمیوں میں حصہ لیں گے۔ دونوں اِدارے مشترکہ طور پر دیہی علاقوں میں خصوصی میڈیکل کیمپ لگائیں گے اور عید الاضحی کے موقع پر مویشی منڈیوں میں بھی اس طرح کی خدمات فراہم کی جائیں گی۔اس سلسلے میں سیمینارز اور ورکشاپس بھی منعقد کروائے جائیں گے۔

15۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور اور سول ہسپتال بہاول پور کے مابین تدریس و تحقیق، پیشہ وارانہ تربیت کے فروغ اور علاج معالجے کی سہولیات کی فراہمی کے لیے مفاہمتی یادداشت پر دستخط ہوئے ہیں۔اس سلسلے میں ایک خصوصی تقریب ہوئی جس میں انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب وائس چانسلر، سینئر اساتذہ، افسران اور میڈیکل ڈاکٹر موجود تھے۔ معاہدے پر پروفیسر ڈاکٹر نوید اختر ڈین فیکلٹی آف فارمیسی اینڈ آلٹرنیٹو میڈیسن اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور اور ڈاکٹر محمد یوسف رانا میڈیکل سپریٹنڈینٹ سول ہسپتال بہاول پور نے اپنے اِداروں کی جانب سے دستخط کیے۔ معاہدے کی رُو سے یونیورسٹی ملازمین کو سول ہسپتال میں بلامعاوضہ علاج معالجے کی سہولیات دستیاب ہوں گی جن کی ادائیگی یونیورسٹی کرے گی۔ سول ہسپتال انتظامیہ نرسنگ اور صحت عامہ کے دیگر تعلیمی پروگرام شروع کرنے میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کی معاونت کرے گی۔ شعبہ فارمیسی یونیورسٹی کالج آف کنونشل میڈیسن، بائیوکیمسٹری اینڈ بائیو ٹیکنالوجی، سوشل ورک، اپلائیڈ سائیکالوجی اور مینجمنٹ سائنس کے طلبہ وطالبات کو سول ہسپتال میں انٹرن شپ کے مواقع فراہم کیے جائیں گے۔ صحت عامہ سے متعلقہ موضوعات پر مشترکہ سیمینارز، ورکشاپس اور کانفرنسز منعقد کی جائیں گی۔

16۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور اور خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کے درمیان میوزیم کے قیام اور آرکیالوجی کی ترویج و ترقی کے لیے مفاہمتی یاداشت پر بھی

دستخط ہوئے۔ وائس چانسلر نے امید ظاہر کی کہ اس تحقیقی سرگرمی سے علاقے کی قدیم تاریخ کے حوالے سے کئی نئی دریافتیں سامنے آئیں گی اور علاقے کی تاریخ اہمیت مزید اجاگر ہوگی۔

17۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور اور بہاول پور پریس کلب بہاول پور کے مابین مفاہمتی یادداشت کے تحت مقامی صحافیوں کو پیشہ ورانہ تربیت دی جائے گی۔ پریس کلب بہاول پور میں ہونے والی خصوصی تقریب میں پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب وائس چانسلر اور نصیر احمد ناصر صدر بہاول پور پریس کلب نے دستخط کیے۔ اس موقع پر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب وائس چانسلر نے کہا کہ جنوبی پنجاب میں معیاری اور پیشہ ورانہ صحافت کے فروغ میں یہ مفاہمتی یادداشت سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ پریس کلب کی جانب سے سر صادق محمد خان کارنر کا قیام لائق تحسین ہے جس کے تحت طلباء اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے ماہرین کے مابین مقالمے کو فروغ دینا ہے۔ صدر پریس کلب نے کہا کہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میں ہونے والی سرگرمیوں کو اُجاگر کرنے میں اپنا مثبت کردار ادا کریں اور وائس چانسلر کی جانب سے صحافیوں کے لیے تربیتی پروگراموں کا انعقاد انتہائی خوش آئند امر ہے۔ اس موقع پر پرنسپل قائداعظم میڈیکل کالج پروفیسر ڈاکٹر جاوید اقبال، ممتاز کالم نگار نعیم مسعود، صدر چیمبر آف کامرس جاوید اقبال چودھری، اساتذہ کرام، معززین شہر اور سینئر صحافی موجود تھے۔

بہاول پور لٹریری اینڈ کلچرل فیسٹیول

انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب نے اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کو علمی و ادبی سرگرمیوں کا مرکز بنادیا۔ بہاول پور کی تاریخ کا پہلا اور بڑا بہاول پور لٹریری اینڈ کلچرل فیسٹول منعقد ہوا جس میں نامور ملکی اور بین الاقوامی ادیبوں، شاعروں اور میڈیا شخصیات نے شرکت کی۔ عظیم صوفی شاعر حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے دینی، روحانی اور امن و محبت کے پیغام کو نئ

نسل تک پہنچانے کے لیے ایک عظیم الشان سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کی بھرپور کاوش اور لگن کے نتیجے میں 22 سال بعد یونیورسٹی میں اس بڑے ایونٹ کا انعقاد ہوا۔ اس فیسٹیول میں مسئلہ کشمیر ذرائع ابلاغ خصوصاً سوشل میڈیا اور نوجوان کے موضوع پر میڈیا کونکلیو منعقد ہوا۔ جس کی بدولت مسئلہ کشمیر سوشل میڈیا کی بدولت دوبارہ عالمی اُفق پر اُجاگر ہوا اور حکومتوں اور عالمی اِداروں کی توجہ اس مسئلے کی طرف مبذول ہوئی۔ مقبوضہ کشمیر کے نوجوانوں نے سوشل میڈیا پر اس مسئلے پر بہت جامع مہم چلائی جس کے نتیجے میں بھارتی حکومت لرز کر رہ گئی اور عالمی ایوانوں میں یہ مسئلہ گونجنے لگا۔ ہمارے نوجوان سوشل میڈیا کے ذریعے مسئلہ کشمیر اور اس جیسے دوسرے مسائل کو اُجاگر کر کے پاکستان کا موقف مضبوط کر سکتے ہیں۔ میڈیا کنکلیو کی صدارت انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب وائس چانسلر نے کی۔ اس موقع پر نامور صحافی وجاہت مسعود، نعیم مسعود، ڈائریکٹر نیوز ریڈیو پاکستان، عبدالھادی مایار، سوشل میڈیا تجزیہ کار شیرین گل، آفتاب حسن گیلانی اور سجاد پرویز ڈائریکٹر نیوز ریڈیو پاکستان شریک تھے۔ لٹریری اینڈ کلچرل فیسٹیول کے تحت کتاب بینی اور انٹرنیٹ کے موضوع پر بھی مباحثے منعقد ہوئے جن میں بہاول پور کے مختلف تعلیمی اِداروں کے طلبہ وطالبات نے شرکت کی۔ پرفارمنگ آرٹ فیسٹیول میں طلبہ وطالبات نے یوم پاکستان اور مقبوضہ کشمیر میں ہونے والے بھارتی مظالم اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو ملی نغموں، ترانوں اور ڈراموں کے ذریعے اُجاگر کیا۔ اس موقع پر تحریک پاکستان اور انسدادِ بدعنوانی اور انسدادِ منشیات کے حوالے سے بھی فکر انگیز خاکے پیش کیے گئے۔ یونیورسٹی پرفارمنگ آرٹ سوسائٹی کے زیر انتظام منعقد ہونے والے دوروزہ فیسٹیول میں 150 سے زائد طلبہ وطالبات نے فن کا مظاہرہ کیا گیا۔ طلباء نے صوفیانہ کلام، ملی نغمے، ٹیبلو اور خاکوں کے ذریعے اپنی

صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا جسے بے حد سراہا گیا۔ پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب وائس چانسلر، سید تابش الوری، بہاور پور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹریز کے نائب صدر غلام فرید، معززین شہر، اساتذہ اور طلبہ وطالبات نے اس فیسٹیول میں شرکت کی اور طلبہ وطالبات کی صلاحیتوں کی تعریف کی۔ طلبہ وطالبات نے سرائیکی اور پنجابی لوک موسیقی پیش کی اور بلوچی وخٹک رقص سے ملی یگانگت کا شاندار مظاہرہ بھی دیکھنے کو ملا۔

خصوصی افراد کے لیے اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کی جانب سے سہولیات

خصوصی افراد کے لیے سہولیات کی فراہمی پر اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور ملکی جامعات میں ممتاز حیثیت کی حامل ہے۔ خصوصی طلباء وطالبات کے لیے پک اینڈ ڈراپ کی خصوصی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ان افراد کے لیے تمام شعبہ جات میں داخلے کا کوٹہ موجود ہے اور کسی قسم کی ٹیوشن فیس یا ہاسٹل فیس نہیں لی جاتی۔ یعنی تعلیم اور رہائش بالکل مفت ہے۔ ان افراد کو خصوسی لیپ ٹاپ فراہم کیے جاتے ہیں اور تمام عمارات اور ہاسٹل میں ریمپس تعمیر کیے گئے ہیں۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن کی مدد سے وزیر اعظم الیکٹرک ویل چیئر سکیم کے تحت ان طلباء وطالبات کو ویل چیئرز فراہم کی گئیں ہیں۔ یونیورسٹی میں خصوصی افراد کے لیے حکومت کی جانب سے نافذ کیے گئے تین فیصد کوٹے پر بھی مکمل عمل درآمد ہوتا ہے۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میں خصوصی طلباء وطالبات کے لیے ایک ون ونڈو سہولت سنٹر قائم کیا گیا ہے جو ان طلباء وطالبات کو یونیورسٹی سے متعلقہ ہر انفارمیشن اور مدد فراہم کرتا ہے۔

کھیلوں کی سرگرمیاں

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے سپورٹس کمپلیکس کو تزین وآرائش کے بعد کھیلوں کی سرگرمیوں کے لیے ایک طویل عرصے بعد باقاعدہ کھول دیا گیا ہے۔ انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر

محبوب وائس چانسلر نے سپورٹس کمپلیکس کی تزئین و آرائش اور اپ گریڈڈ سہولیات کا افتتاح کیا۔ سپورٹس کمپلیکس میں جدید مشینوں سے لیس جم بھی قائم کیا گیا ہے۔ ڈائریکٹر سپورٹس امجد فاروق وڑائچ نے کہا کہ گزشتہ 6 ماہ میں سپورٹس کمپلیکس میں اِن ڈور اور آؤٹ ڈور کھیلوں کی سرگرمیوں کے لیے اقدامات کیے گیے تاکہ تعلیمی سیشن کے آغاز پر یہ سہولیات طلباء وطالبات کے لیے دستیاب ہوں گی۔ جمنیزیم میں انڈور کھیلوں کے لیے جدید ترین سامان مہیا کر دیا گیا ہے۔ فٹنس مشینوں کی دستیابی سے طلباء کو فٹنس کے لیے سامان ہمہ وقت دستیاب ہو گا۔ سپورٹس کیمپلکس کے مرکزی ہال کے فرش کو عالمی معیار کے مطابق سینتھیٹک کلاس کوٹنگ کر دی گئی ہے۔ کرکٹ اسٹیڈیم کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد پاکستانی جامعات میں پہلا فرسٹ کلاس کرکٹ اسٹیڈیم قائم ہو جائے گا۔ اسی طرح ٹیبل ٹینس، بیڈ منٹن، والی بال، باسکٹ بال، ہینڈ بال اور مارشل آرٹس کے لیے جدید ترین سہولیات فراہم کر دی گئیں ہیں۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور اور ہائرایجوکیشن کمیشن آف پاکستان کے اشتراک سے انٹر ورسٹی بیس بال مینز چیمپئن شپ منعقد کی گئی۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور اور لودھراں پائلٹ پراجیکٹ کے زیر اہتمام ویمن پیس لیگ کا انعقاد کیا گیا۔ انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب وائس چانسلر اور علی خان ترین، صدر گراس روٹ کرکٹ پرائیوٹ لمیٹڈ اور سربراہ ملتان سلطان ٹیم نے ویمن پیس لیگ ٹرافی کی رونمائی کی۔ ویمن پیس لیگ میں کل 8 ٹیموں نے حصہ لیا۔ جن میں بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان، نواز شریف ایگریکلچر یونیورسٹی ملتان، لودھراں اور اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کی ٹیمیں شامل تھیں۔اِسی طرح انٹر کالجیٹ مَن/ویمن چیمپین شپ 2019-20 منعقد کرائی گئی جس میں 9 مَن ٹیمیں مختلف کالجز ویونیورسٹیز اور

10 ویمن ٹیمیں شامل تھیں۔ اسی طرح یونیورسٹی سپورٹس لیگ من /ومین چیمپین شپ 2019-20 بھی منعقد کرائی گئی۔

کووڈ 19 بحران میں جامعہ اسلامیہ کی تعلیمی، سماجی اور معاشی خدمات

وطن عزیز دنیا کے دیگر ممالک کی طرح کورونا وائرس سے پیدا شدہ بد ترین صورتحال کا سامنا کر رہا ہے۔ وفاقی اور صوبائی حکومتوں نے اس موقع پر عوام کی حفاظت کیلئے انتہائی موثر اقدامات کئے۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کا شمار ملک کی بڑی جامعات میں ہوتا ہے۔ جیسے ہی اس ناگہانی آفت کا سامنا ہوا جامعہ کے وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اساتذہ' ملازمین اور رہائش پذیر افراد کے تحفظ کیلئے اقدامات شروع کر دیئے۔ فوری طور پر ڈینز، تدریسی وانتظامی شعبہ جات کے سربراہوں کا اجلاس بلایا گیا اور مختلف اقدامات کی منظوری دی گئی۔ وائس چانسلر نے شرکاء کو حکومت پنجاب کی جانب سے بھیجے گئے احکامات سے آگاہ کیا۔ صوبے بھر کی جامعات کی طرح جامعہ اسلامیہ بہاول پور کے چھ ہاسٹلز میں بھی قرنطینہ مراکز قائم کر دیئے گئے۔ وائس چانسلر نے ہدایت کی کہ سمسٹر سسٹم میں وقت کی افادیت مسلمہ ہے جسے ہر صورت بچایا جائیگا۔ انہوں نے رجسٹرار دفتر اور ڈائریکٹوریٹ آف آئی ٹی کو ایک قابل عمل فاصلاتی طریقہ کار ہنگامی بنیادوں پر وضع کرنے کی ہدایت کی۔ اسی طرح انہوں نے ہدایت کی کہ ڈیوٹی پر موجود عملے کے تحفظ کے تمام اقدامات کئے جائینگے۔ شعبہ تعلقات عامہ اور ڈائریکٹوریٹ آف سٹوڈنٹس افیئرز طلباء سوسائٹیز کیلئے یونیورسٹی کمیونٹی اور عام افراد کے معلوماتی مہم چلائیں۔ شعبہ فارمیسی اور کیمسٹری ہینڈ سینیٹائزر گھر پر بنانے بارے خصوصی ویڈیوز بنا کر سوشل میڈیا پر چلائیں۔ وائس چانسلر انجینئر پروفیسر

ڈاکٹر اطہر محبوب نے تمام معاملات کی براہ راست نگرانی شروع کر دی۔ وہ یونیورسٹی کمیونٹی، والدین اور سول سوسائٹی و عام افراد سے خود رابطے میں رہے۔ مختلف ٹی وی چینلز، اخبارات اور سوشل میڈیا پر انٹرویوز اور پیغامات کے ذریعے اساتذہ اور طلباء و طالبات اور عام لوگوں کے حوصلے بڑھاتے رہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ وقت قومی یکجہتی اور ثابت قدمی دکھانے کا ہے۔ حکومتی ہدایات پر عمل پیرا ہو کر سماجی دوری پر عمل کیا جائے۔ گھروں پر رہنے کو ترجیح دی جائے اور انتہائی ضرورت کے وقت باہر نکلا جائے۔ طلباء و طالبات ہمارا اصل اثاثہ ہیں جن کی تعلیم و تربیت پر کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی جائیگی۔ ان اقدامات کے فوری نتائج آنا شروع ہو گئے اور جامعہ اسلامیہ بہاول پور پورے ملک میں ایک مثالی اور ذمہ داران کردار کی حامل جامعہ بن کر ابھری۔ تعلیمی حلقوں اور سول سوسائٹی خصوصاً والدین نے انتہائی قلیل وقت میں آئی ٹی ٹیکنالوجی سے ٹیچنگ اور لرننگ سسٹم بنانے پر وائس چانسلر کے تدبر اور دور اندیشی کو سراہا۔ وائس چانسلر نے اس تدریسی نظام کے دو بنیادی مقاصد طے کئے۔ پہلا کرونا وائرس کے پھیلاؤ کے پیش نظر جامعات کا بند رہنا جو نامعلوم حد تک رہ سکتی ہے اور خدانخواستہ آئندہ کی ایسی صورتحال کا سامنا ہو سکتا ہے۔ ایسے میں آئی ٹی ٹیکنالوجی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے جامعہ اور قابل عمل فاصلاتی نظام اور تدریسی مواد کی گھر پر بھیجنے، طلباء تک رسائی انتہائی ضروری ہے تاکہ تعلیمی اور مالیاتی نقصان کو کم سے کم کیا جا سکے۔

وزیر اعظم کرونا ریلیف فنڈ میں یونیورسٹی ملازمین کی جانب سے عطیہ: وائس چانسلر نے گورنر پنجاب چوہدری محمد سرور کو اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کی جانب سے 70 لاکھ 30 ہزار 9 سو تیس روپے کا چیک پیش کیا۔ گورنر پنجاب نے اسلامیہ یونیورسٹی کے ملازمین کی جانب سے کرونا ریلیف فنڈ میں غیر معمولی حصہ ڈالنے کو بے حد سراہا۔

کرونا مریضوں کے لیے پلازمہ ایپ کی تیاری: کووڈ 19 وباء کے پھیلاؤ کے باعث صحت یاب افراد کے پلازمہ کی دستیابی بہت اہمیت اختیار کر گئی۔ شعبہ کمپیوٹر سائنس اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کے اساتذہ اور طلباء نے پلازمہ کی فراہمی کو آسان کرنے کے لیے ایک ایپ متعارف کرایا ہے۔اس ایپ کی بدولت کورونا وائرس سے صحت یاب ہونے والے افراد اور اس وائرس سے متاثر افراد جنھیں بلڈ پلازمہ کی ضرورت ہو گی ایک پلیٹ فارم پر موجود ہوں گے۔اس ایپ پر ایسے تمام مریضوں کا ڈیٹا موجود ہو گا جو پلازمہ عطیہ کرنا چاہیں گے۔

ہینڈ سینیٹائزرز کی تیاری اور مفت فراہمی: ہینڈ سینٹائزرز کی کمی کے موقع پر شعبہ فارمیسی اور سائنس سوسائٹی کے طلباء نے اپنی لیبارٹریوں میں معیاری ہینڈ سنیٹائزرز تیار کیے اور ڈاکٹرز، اساتذہ اور پولیس کے لوگوں کو فراہم کیے گئے۔

وزیر اعظم عمران خان کا جامعہ اسلامیہ بہاول پور کا تاریخی دورہ

وزیرِ اعظم پاکستان عمران خان نے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں منعقدہ کسان کنونشن میں شرکت کی اور مختلف منصوبوں کا افتتاح کیا، وزیرِ اعظم نے یونیورسٹی میں عالمی معیار کی تدریسی سہولیات سے آراستہ نرسنگ کالج، کرکٹ کی فروغ کیلئے قائم کئے جانے والے اسلامیہ یونیورسٹی کے بغداد الجدید کیمپس میں کرکٹ سٹیڈیم، اسلامیہ یونیورسٹی کی توانائی کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے 2.5 میگا واٹ کے سولر منصوبے کا بھی افتتاح کیا، منصوبہ نہ صرف یونیورسٹی کی ضروریات کو پورا کرنے کی استعداد رکھتا ہے بلکہ اس سے ملنے والی اضافی بجلی میپکو کو فراہم کی جائے گی، منصوبے سے حاصل ہونے والی بجلی کا یونٹ صرف 1.7 روپے میں میسر آئے گا اور 25 سال کی مدت میں یہ منصوبہ مجموعی طور پر قومی خزانے کو 45 کروڑ 50 لاکھ روپے کا فائدہ پہنچائے گا، بہاولپور ڈویژن میں کپاس کی فصل کی اہمیت کے پیشِ نظر وزیرِ اعظم نے اسلامیہ

یونیورسٹی میں نیشنل کاٹن بریڈنگ انسٹیٹیوٹ کا بھی افتتاح کیا، اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کی تحقیق شدہ کپاس کی اقسام میں اب تک 40 فی صد کم پانی، 50 فی صد کم کیڑے مار ادویات کے استعمال، 35 فی صد کم مجموعی لاگت سے پیداوار میں 20 فی تک صد اضافہ کیا گیا ہے اور جسکو 40 فی صد کم لاگت سے 30 فی صد پیداوار میں اضافے تک لانے کیلئے کام جاری ہے، اس کے علاوہ وزیرِ اعظم نے انٹر کراپنگ ریسرچ سینٹر کا بھی افتتاح کیا جہاں ابتدائی طور پر سٹرپ انٹر کراپنگ (Strip Intercropping) کے ذریعے سویابین اور مکئی کی پیداوار بڑھانے کیلئے تحقیق کی جارہی ہے۔

احمد پور شرقیہ کیمپس کی عمارت کا سنگ بنیاد

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے احمد پور شرقیہ کیمپس کی عمارت کا سنگِ بنیاد احمد پور شرقیہ کے قریب گاؤں محراب والا میں خصوصی تقریب میں رکھا گیا، تقریب کی مہمان خصوصی کنول شوذب، رکن قومی اسمبلی و پارلیمانی سیکرٹری برائے پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ تھیں جنہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ وزیر اعظم پاکستان عمران خان کے ویژن کے مطابق ملک کے پسماندہ علاقے میں ایک اعلیٰ تعلیمی درس گاہ کی بنیاد رکھ دی گئی ہے، انہوں نے کہا کہ وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کی بہت سی کاوشوں اور مدد کی وجہ سے آج یہ خواب شرمندہ تعبیر ہوا ہے اور اس تاریخی قصبے محراب والا جو علم و ادب کی وجہ سے جانا جاتا ہے، آج ایک علمی درسگاہ قائم ہو رہی ہے، یہ منصوبہ وفاقی حکومت کی جانب سے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کو دیئے گئے 4 ارب روپے مالیت کے ترقیاتی منصوبے میں شامل ہے جس کے تحت اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں احمد پور شرقیہ سب کیمپس، انسٹی ٹیوٹ آف فزکس، انسٹی ٹیوٹ آف ایگریکلچر بزنس، مکینیکل انجینئرنگ، ایک اکیڈمک بلاک اور دو ہاسٹل تعمیر کیے جائیں گے، وائس

چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب نے اس موقع پر کہا کہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے گزشتہ دو برسوں میں جو بھی ترقی کی ہے وہ یہاں کے اساتذہ، محققین، طلباء وطالبات اور سول سوسائٹی کی ایک مشترکہ جدوجہد کا نتیجہ ہے،انہوں نے کہا کہ احمد پور شرقیہ کیمپس پر جلد ہی کام کا آغاز ہو جائے گا،انہوں نے اس سلسلے میں زمین کی فراہمی پر حکومت پنجاب کا خصوصی شکریہ ادا کیا جبکہ کیمپس کے قیام اور اس کی منظوری کے لیے کنول شوذب کی کاوشوں کو بھی سراہا گیا۔

جامعہ اسلامیہ بہاول پور کے وائس چانسلروں کی فہرست

پروفیسر ڈاکٹر ابو بکر غزنوی

4 ستمبر 1975 تا 24 فروری 1976

پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد ناصر

2 اگست 1976 تا 20 نومبر 1978

پروفیسر عبد القیوم قریشی

20 نومبر 1978 تا 8 اپریل 1981

پروفیسر ڈاکٹر رفیق احمد

11 اپریل 1981 تا 19 جنوری 1985

جامعہ اسلامیہ بہاول پور کے وائس چانسلروں کی فہرست

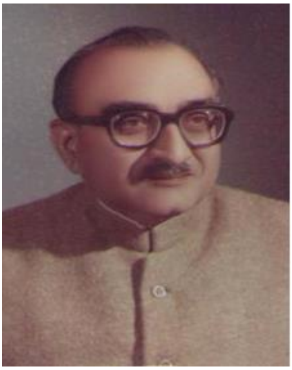

پروفیسر ڈاکٹر ذوالفقار علی ملک

19 جنوری 1985 تا 24 اپریل 1989

پروفیسر ڈاکٹر مصلح العین خان

24 اپریل 1989 تا 15 جون 1993

پروفیسر ڈاکٹر بلال سکھیرا

15 جون 1993 تا 14 اگست 1997

پروفیسر ڈاکٹر محمد شفیق خان

14 اگست 1997 تا 14 اگست 2001

جامعہ اسلامیہ بہاولپور کے وائس چانسلروں کی فہرست

پروفیسر ڈاکٹر منیر اختر

3اکتوبر2001تا2اکتوبر2055

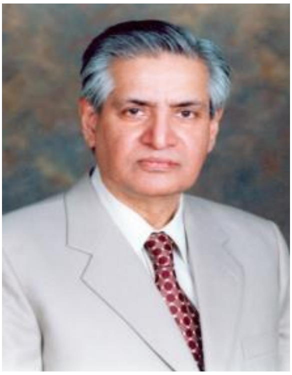

پروفیسر ڈاکٹر بلال اے خان

3اکتوبر2005تا22جولائی2010

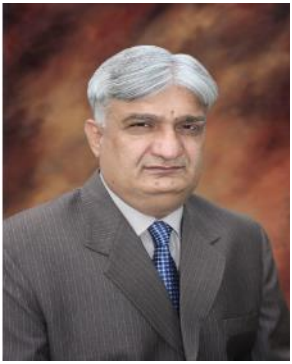

پروفیسر ڈاکٹر محمد مختار

23جولائی2010تا22جولائی2014

پروفیسر ڈاکٹر سلیم طارق خان

26جولائی2014تا12اکتوبر2014

جامعہ اسلامیہ بہاول پور کے وائس چانسلروں کی فہرست

پروفیسر ڈاکٹر راؤ محمد افضل خان

16اکتوبر2014تا17دسمبر2014

پروفیسر ڈاکٹر قیصر مشتاق

19دسمبر2014تا18دسمبر2018

انجینئر پروفیسر ڈاکٹر عامر اعجاز

6جنوری2019تا25جولائی2019

انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب

26جولائی2019تا-----

ڈین فیکلٹیز

انجینئر پروفیسر محمد امجد،
ڈین فیکلٹی آف انجینئرنگ

پروفیسر ڈاکٹر نوید اختر، پرو وائس چانسلر
ڈین فیکلٹی آف فارمیسی

پروفیسر ڈاکٹر تنویر حسین،
ڈین فیکلٹی آف ایگریکلچر اینڈ اینوائرمنٹ

پروفیسر ڈاکٹر شیخ شفیق الرحمن،
ڈین فیکلٹی آف اسلامک لرننگ

ڈین فیکلٹیز

پروفیسر ڈاکٹر اختر علی،

ڈین آن لائن اینڈ ڈٹنس ایجوکیشن

پروفیسر ڈاکٹر ارشاد حسین

ڈین فیکلٹی آف ایجوکیشن

پروفیسر ڈاکٹر جواد حسان چانڈیو،

ڈین فیکلٹی آف آرٹس اینڈ لینگو یجز

پروفیسر ڈاکٹر شازیہ انجم،

ڈین فیکلٹی آف سائنسز

ڈین فیکلٹیز

پروفیسر ڈاکٹر سعید احمد بزدار،

ڈین فیکلٹی آف فزیکل اینڈ میتھ میٹیکل

پروفیسر ڈاکٹر راؤ عمران حبیب،

ڈین فیکلٹی آف لاء

پروفیسر ڈاکٹر روبینہ بھٹی،

ڈین فیکلٹی آف سوشل سائنسز

پروفیسر ڈاکٹر جواد اقبال،

ڈین فیکلٹی آف مینجمنٹ اینڈ کامرس

ڈین فیکلٹیز

پروفیسر ڈاکٹر طاہر حسین،
ڈین فیکلٹی آف کمپیوٹنگ

پروفیسر ڈاکٹر خالد منظور،
ڈین ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز

تصویری جھلکیاں

The Islamia University of Bahawalpur
Sustainable Development Goals (SDGs)
Collaboration Centre, The Islamia University of Bahawalpur
Honourable Engr. Muhammad Baligh ur Rehman
Governor of the Punjab & Chancellor, IUB
Engr. Prof. Dr. Athar Mahboob (T.I.)

Convocation
20
The

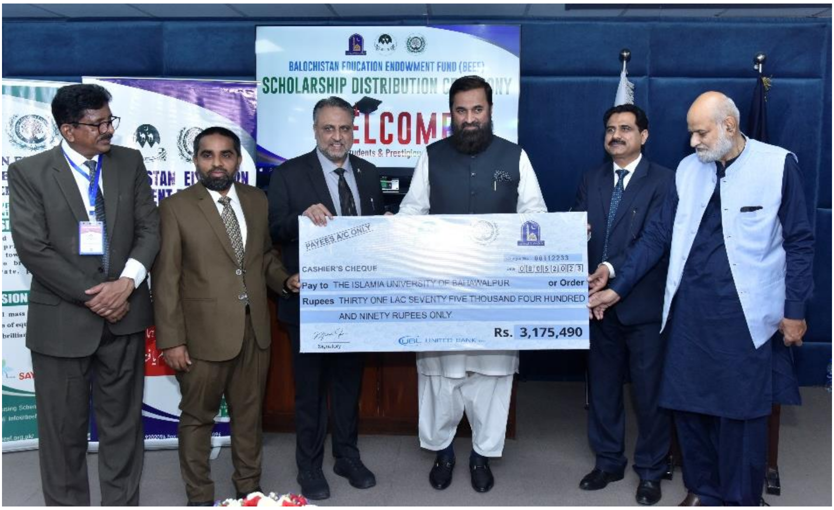
SCHOLARSHIP DISTRIBUTION
PAYEES A/C ONLY
00112233
CASHIER'S CHEQUE
08052023
Pay to THE ISLAMIA UNIVERSITY OF BAHAWALPUR or Order
Rupees THIRTY ONE LAC SEVENTY FIVE THOUSAND FOUR HUNDRED
AND NINETY RUPEES ONLY
Rs. 3,175,490
UBL UNITED BANK

ہم آنے والے تمام
کہتے ہیں

All these are the imminent signs of the Heavenly Blessings.
خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ
سیمینار و محفل کافی

PLEASE DO NOT SIT HERE

PRESS CLUB ELECTRONIC PRINT MEDIA
HASILPUR
NADEEM

سارے جوڑ وساون دے
All these are the imminent signs of the Heavenly Blessings.
خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ
سیمینار و محفل کافی
دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور

سارے جوڑ وساون دے
All these are the imminent signs of the Heavenly Blessings.
خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ
سیمینار و محفل کافی

خواجہ فرید کی سائنس اور کمیونٹی!

نعیم مسعود

تمنا ہے کہ کوئی عام آدمی کی سائنس بھی سمجھے، اسے محض ووٹ پر ٹھپہ اور اشرافیہ کیلئے آداب بجالانے والا ہی نہ سمجھا جائے۔ اس کا کام سرداریوں کے سامنے محض سر تسلیم خم رہنے والا ہی رہا تو ملت عالمی سرداروں کے سامنے بھی جھکی ہی رہے گی نہیں یقین آتا تو آپ انٹر نیشنل افیئر ز کی سائنس اٹھا کر دیکھ لیں۔ یہ صداقت عامہ ہے کہ انسانی حقوق کی قدر انسانیت و انسانیات کی قدر بڑھاتی ہے، اسکلز کو تقویت ملے گی اور مین پاور کا مناسب استعمال عمل میں آئے تو تب جا کر معاشرے متوازن ایکو سسٹم میسر آتا ہے اور تبھی سماجیات و سیاسیات و معاشیات میں ترقی کے دریچے کھلتے ہیں۔ اس غریبی کی سائنس پر تحقیق پاکستان کی اہم ضرورت ہے۔ وہ کہتے ہیں نا کوئی ملک غریب نہیں ہوتا سسٹم غریب ہوتا ہے۔ گویا سسٹم بھی ایک سائنس ہے۔ بد قسمتی سے ہم نے سائنس کو چاہا ہی نہیں چاہنے والوں کی طرح! ہمارے عالم، فاضل اور ہماری سیاسی و بیورو کریٹک قیادت تاحال میٹرک کے اس مقام پر جامد ہیں کہ "بچے نے سائنس لینی ہے کہ آرٹس؟" ارے بھئی یہ فزکس، کیمسٹری یا بائیالوجی و ریاضی ہی سائنس نہیں یہ نفسیات و عمرانیات اور اسلامیات و معاشیات اور سیاسیات بھی سائنسز ہیں۔ ہم تو درست ترتیب کو بھی سائنس ہی گردانتے ہیں۔ اگر سوشل سائنٹسٹ اور سوشل انجینئر کمیونٹی کی درست بساط نہیں بچھائے گا اور متوازن معاشرے کی خشت اول نہیں رکھے گا تو نیچرل اور فزیکل سائنسز کی ابتدا و انتہا سوسائٹی کیلئے بناؤ بن ہی نہیں سکتی! سادہ سی بات یہ کہ دلیل کا پس منظر رکھنے اور کسوٹی قبول کرنے والا ہر مضمون سائنس ہے۔

پچھلے دنوں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں خواجہ غلام فرید سیمینار میں جب ماہر فریدیات کلچر، نفسیات، روحانیت، وحدت اور انسانیت پر گفتگو فرما رہے تھے تو میں بحیثیت طالب علم یہ سوچتا رہا کہ، خواجہ غلام فرید کا موضوع پورا ایکو سسٹم تھا جس کا محور و مرکز انسان اور رب تعالیٰ کا تعلق تھا۔ایکو سسٹم سے مراد نباتات وحیوانات، موسم وزمین و آسمان ہیں۔اس بزم میں دماغ یہ سوچنے لگا کہ جب انسانیات پر قحط الرجال کا غلبہ ہو جائے تو ندی نالوں کی طغیانیوں سے لے کر ریگستانوں کے ٹیلے تک تغیر برداشت کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ پھر جب خواجہ معین الدین محبوب کوریجہ، پروفیسر یوسف خشک، ڈاکٹر شہزاد قیصر اور ڈاکٹر جاوید حسان چانڈیو کی باتوں پر غور کیا تو ذہن و قلب غنیۃ الطالبین (حضرت عبدالقادر جیلانی) اور کشف المحجوب (حضرت علی ہجویری) کی جانب چلا گیا کہ کلیات فرید ہو یا متذکرہ تصانیف، قدم قدم پر بات توحید ہی کی ہے۔

گویا اولیاء کرام اور ان کا لٹریچر ایکو سسٹم کو توحید کی نظر سے دیکھتا ہے اور اسی تناظر میں معاشرے کو ایک کمیونٹی سنٹر کے طور پر دیکھنا چاہتا ہے۔ اصلاح، فلاح اور رفاہ ہی کیلئے تشبیہات واستعارات کی فراوانی کا استعمال کیا جو موسیقیت اور نغمگی کے سنگ سنگ رنگ وبو کو بھی جنم دیتے ہیں۔ان کے شوق سے جو ذوق کی پیدائش ہوئی اور اس ذوق سے پھر جس عشق نے جنم لیا اس میں اللہ ہی اللہ ہے۔ جو کمیونٹی حقوق اللہ سمجھ گئی وہ حقوق العباد کیسے فراموش کر سکتی ہے۔ میری طالب علمی کو وائس چانسلر ڈاکٹر اطہر محبوب کی بزم سے جو سمجھ آئی اس کے حوالے سے اقبال نے کہا تھا کہ

قارئین کرام! یونیورسٹیوں کا بھی جو ماڈرن ماڈل ہے اس میں یونیورسٹی بھی تو ایک کمیونٹی سنٹر ہے جو انڈسٹریل لنک، انٹرپرنیورشپ، اپلائیڈ ریسرچ اور اسٹیک ہولڈرز کی نگہبانی کا فریضہ

سر انجام دے۔ یہی مارکنگ گلوبل ٹرینڈز ہیں۔ جب کوئی یونیورسٹی کلچر، فنون لطیفہ، تہذیب، لینگویجز، تحقیق اور سوسائٹی کو ساتھ لیکر چلتی ہے اس کا مطلب ہے وہ نوجوانوں کو معاشرہ اور اس کے چیلنجز کو سمجھانے اور لنک کرنے کی لیبارٹری ہے جو جینوئن قائدین و عمائدین کے امن، ترقی، توحید و رسالت اور اجتہاد و تحقیق کے پیغام دے ہم رنگ کرنے میں کوشاں ہے۔ جس نوجوان نسل کے ہاتھ میں تہذیب و تمدن کا علم اور تحقیق کا عزم ہو وہی قوم کا مستقبل ہے۔ عہد حاضر میں الائیڈ ہیلتھ سائنسز ہوں یا انجینئرنگ وغیرہ ہر ایک میں اخلاقیات اور رویہ کا مضمون پڑھایا جاتا ہے مگر انسان یہ مضمون سیکھتا اپنے کلچر اور عمائدین ہی سے ہے۔ اولیاء اور مفکرین کا امن، انسانی حقوق کا درس اور توحید کے اسباق اقوام اور انسانیت کی فلاح کے گرد گھومتے ہیں۔ خواجہ فرید سیمینار بلاشبہ نوجوانانِ جامعہ اور اساتذہ کی امن پسندی و تحقیق اور توحید پرستی وانسان دوستی کی بیٹری چارج وری چارج کرنے کا ایک سائنٹیفک طریقہ تھا۔

راقم نے اس بزم میں گزارش کی کہ خواجہ فرید نے سرائیکی شاعری کو معراج تک پہنچایا اور کافی کی صنف میں ان کا کوئی ثانی نہیں، علاوہ بریں تاریخ فرید، کافی اور نظریات کو محدود نہیں کیا جاسکتا، یہ وہ خوشبو اور آواز ہے جسے سرحدوں میں مقید رکھنا ممکن نہیں اور گلوبل ویلج کا تقاضا ہے۔ جامعہ اسلامیہ تابش الوری اور راول کوریجہ جیسے محققین سے ان کی کافیوں کا انگریزی، فارسی، اردو، پشتو، بلوچی، سندھی اور ہندی میں نثر یا منظوم ترجمہ کا اہتمام کرے۔ یہ جو 22 سال بعد خواجہ فرید چیئر کو فعال کیا جارہا ہے اس سے کافی اور دیگر کلام کو عالمگیریت کے فریم میں لاکر ہی خواجہ فرید چیئر کا فرض ادا ہوگا۔ دیگر جامعات اس سے استفادہ کریں تاہم وزارت ہائرایجوکیشن اور وزارت ثقافت و کلچر کو بھی ہر صوبے میں مختلف ماہرین و عمائدین کی تعلیمات کو تقویت بخشیں اس سے ریسرچ، سوشل سائنسز، امن، حقوق انسانی، مکالمہ اور جمہوریت کو

لیبارٹریز میسر آئیں گی سو یہ مہاریں موڑنا درکار ہے۔اس سائنس میں ایک جہاں آباد ہے، کوئی اجارہ داری نہیں !

جہاں بانی سے ہے دشوار تر کار جہاں بینی

انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب

موسمیاتی تبدیلیاں اور ہماری ذمہ داریاں

کائنات کی تاریخ پڑھنے سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ کرہ ٔ ارض اور نظام شمسی کی تاریخ اربوں سالوں پر محیط ہے۔ تخلیق کائنات کے عظیم دھماکے Big Bang کے مطالعے سے سے معلوم ہوتا ہے کہ کائنات 13.8 ارب سال پرانی ہے اور زمین اور نظام شمسی کی تاریخ تقریباً 4.8 ارب سالوں کی ہے، اس دوران بہت مرتبہ بے شمار موسمیاتی تبدیلیاں (Climate Change) رونما ہوئیں جن کی وجہ سے بڑے پیمانے پر زمین سے حیاتیات کا خاتمہ بھی ہوا۔ یہ نظام پچھلے کئی ہزار سال سے ایک خاص ترتیب سے چل رہا ہے جو انسان کی 10 سے 20 ہزار سالہ تاریخ اور تبدیلی کا ارتقا ہے۔ سترہویں صدی میں جو صنعتی انقلاب برپا ہوا، اس کے بعد بڑے پیمانے پر توانائی کے استعمال کے لئے حیاتیاتی ایندھن (Fossil Fuels) استعمال ہونا شروع ہوئے۔ توانائی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے سب سے پہلے بڑے پیمانے پر کوئلہ زمین سے نکالا گیا، اس کے بعد قدرتی گیس اور تیل بھی نکالا گیا۔ توانائی کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے زمین میں موجود فوسلز سے حاصل شدہ حیاتیاتی ایندھن کا استعمال تیز ہوتا گیا۔ تیزی سے حیاتیاتی ایندھن استعمال ہوئے تو فضا میں کاربن ڈائی اکسائیڈ کا تناسب بڑھ گیا جس کی وجہ سے کرہ ٔ ارض کا درجہ حرارت بڑھنا شروع ہوا۔ دیگر گیسز جیسے میتھین اور امونیا کی بھی صنعتی پیداوار شروع ہوئی۔ بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر گھریلو جانوروں کی تعداد میں بھی بہت تیزی سے اضافہ ہوا اور فضا کے قدرتی توازن میں تبدیلی ہونا شروع ہوئی۔ انسانوں کی بڑھتی ہوئی آبادی اور اس کے نتیجے میں بڑھتی ہوئی ضروریات

کے لئے قدرتی وسائل کے بہت زیادہ استعمال سے موسم میں تبدیلیاں رونما ہونا شروع ہوئیں۔آج انسانوں کی اکثریت اور سائنسدانوں کی تمام کمیونٹی اس بات پر متفق ہے کہ موجودہ موسمیاتی تبدیلیاں انسان کے اپنے اعمال کی وجہ سے وقوع پذیر ہو رہی ہیں۔قدرتی موسمیاتی تبدیلی کا جو سائیکل ہے وہ لاکھوں اور کروڑوں سالوں میں پورا ہوتا ہے اور اس کا بہت حد تک زمین کے مقناطیسی میدان(Magnetic Field)پر بھی انحصار ہے۔اللہ تعالیٰ نے کرۂ ارض پر جو زندگی دی ہے یہ بہت ساری ایسی چیزوں پر انحصار کرتی ہے جن میں کچھ کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو گننا بھی چاہو تو گن نہیں سکتے۔بے شک انسان ظلم بھی کرتا ہے اور ناشکرا بھی ہے"اور جو مقناطیسی میدان ہے اگر نہ ہو تو کائنات میں جو ستارے بن رہے ہیں، ختم ہو رہے ہیں اس سے کائناتی تابکاری پیدا ہو رہی ہے اور یہ سرگرمی اربوں نوری سال کے دور سے ہو رہی ہے۔اگر یہ کائناتی تابکاری زمین پر آجائے تو زمین پر اچانک بادلوں کی پوری تہہ بن جائے گی اور کرۂ ارض منجمد ہو جائے گی اور دنیا ایک نئے برفانی دور میں چلی جائے گی جس میں مخلوق کی زندگی نیست ونابود ہو جائے گی۔اللہ تعالیٰ نے ہماری حفاظت کے لئے انتظامات کئے ہوئے ہیں جس کے باعث ہم اس زمین پر زندہ سلامت رہ رہے ہیں۔اب اگر ہماری سرگرمیوں کی وجہ سے قدرتی توازن اور تناسب میں خرابی آرہی ہے جس کو قرآن پاک میں بھی کہا گیا ہے "زمین اور پانی میں ایک فساد سا برپا ہو گیا ہے اُن چیزوں کی وجہ سے جو انسان کر رہے ہیں" جب کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اپنا نائب بنا کر بھیجا ہے تو وہ ایک ذمہ دار نائب کے طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس دنیا میں آیا ہے۔اللہ نے جو نظام قدرت ہمیں دیا ہے اسے ہمیں ہو بہو آگے پہنچانا ہے۔یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس ذمہ داری کو پہچانیں اور ان لوگوں میں شمار نہ ہوں جو جہالت کی وجہ

سے دنیا میں موسمیاتی تبدیلیوں کا انکار کرنے والے ہوں۔ جیسا کہ امریکہ کے سابق صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے بارے میں بھی مشہور ہے اور دیگر بہت سے لوگ جو کہ کہتے ہیں یہ ممکن نہیں ہے کہ انسان ایسا کچھ کر ہی نہیں سکتا کہ اتنے بڑے سسٹم میں خلل اور تباہی ہو۔ بہر حال پچھلے چالیس سالوں کا ڈیٹا بتاتا ہے کہ گلوبل وارمنگ کی وجہ سے بہاول پور ڈویژن میں جو اوسطاً درجہ حرارت ہے وہ ایک درجہ بڑھ چکا ہے تو اس کے بڑھنے کی وجہ سے موسم بہار موسم خزاں اور موسم سرما میں تقریباً 33 دن کی کمی آئی ہے اور گرمیوں کے 33 دن بڑھ گئے ہیں۔ مستقبل قریب میں ایک ڈگری درجہ حرارت بڑھنے سے خطرہ ہے کہ اگر ہم نے موسمیاتی تبدیلیوں کے بارے میں کوئی ایکشن نہ لیا تو ہمارے خطے کا درجہ حرارت 1.5 درجہ مزید بڑھ سکتا ہے جس کی وجہ سے گرمیوں کے دنوں میں مزید 30 سے 40 دنوں کا اضافہ ہو سکتا ہے۔ جو پہلے اضافہ ہو چکا ہے اس کی وجہ سے گندم کی فصل ایک مہینہ پہلے تیار ہو رہی ہے اور اس کی کوالٹی خراب اور اس کی پیداوار میں بھی کمی ہو رہی ہے۔ بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کی وجہ سے خوراک کی پیداوار میں کمی آسکتی ہے جو انسان اور جانوروں دونوں کے لئے خطرے کی گھنٹی ہے۔ گرمیاں بڑھنے اور سردیوں میں کمی کی وجہ سے ہماری فصلوں اور خوراک پر بہت برا اثر پڑے گا اور ہماری فوڈ سیکورٹی کا مسئلہ گھمبیر ہو جائے گا۔ بڑھتے ہوئے درجہ حرارت سے ایسی موسمیاتی تبدیلیاں وقوع پذیر ہو رہی ہیں جن کے باعث شدید سیلاب بھی آرہے ہیں۔ موسمیاتی تبدیلی کے باعث پاکستان کے موسموں میں اچانک دو تبدیلیاں ہوئیں کہ ایک تو موسم بہار نہ آیا، اچانک ہم سردیوں سے گرمیوں کی طرف چلے گئے اور بہار کے چند ہفتے بھی ہمیں نہ ملے۔ دوسرا یہ کہ بارشوں کا سلسلہ طویل ہوا اور ریکارڈ بارشیں ہوئیں۔ ان موسمیاتی تبدیلیوں کے اصل ذمہ دار امیر صنعتی ممالک ہیں جو زیادہ تر زمین کے شمال (North) میں

موجود ہیں۔امریکہ اور یورپ کے ممالک ترقی یافتہ بھی ہیں اور سب سے زیادہ حیاتیاتی ایندھن بھی استعمال کرتے ہیں اور ہمارے ماحول کو آلودہ کر رہے ہیں۔دوسری طرف موسمیاتی تبدیلی کی وجہ سے سب سے زیادہ منفی اثرات جنوب(South) کے اُن ممالک پر پڑ رہے ہیں جو خود تو سب سے کم آلودگی پھیلا رہے ہیں مگر متاثر سب سے زیادہ ہو رہے ہیں،اِن میں پاکستان بھی شامل ہے۔ضرورت اس بات کہ ہے کہ،کلائمیٹ ڈپلومیسی سے پوری دنیا میں اتفاق رائے پیدا کیا جائے۔

موسمیاتی تبدیلیاں ایسا مسئلہ ہے جو ایک انفرادی کوشش یا چھوٹا گروپ حل نہیں کر سکتا لیکن تمام انسانوں کی مشترکہ کاوشوں سے اس حوالے سے مطلوبہ نتائج حاصل ہو سکتے ہیں۔کرہ ارض میں زندگی کا وجود خطرے میں ہے اور بنی نوع انسان بطور ذمہ دار نائب اور خلیفۃ اللہ کے طور پر ایک حکمت عملی سے موسمیاتی تبدیلی کے عظیم مسئلے کو حل کر سکتا ہے۔جو ممالک کم متاثر ہو رہے ہیں اس کی ایک وجہ ان کے پاس قدرتی طور پر جنگلات کا بڑا ذخیرہ ہے اور وہ ممالک جن کے پاس جنگلات نہیں ہیں،زیادہ متاثر ہو رہے ہیں۔ایسے ممالک میں جنگلات لگانا ہوں گے کیونکہ درخت ہی علاقائی موسم کو تبدیل کرتے ہیں اور بادلوں کے بننے میں مددگار ہوتے ہیں۔مزید یہ کہ درخت آکسیجن بحال کرتے ہیں اور کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کرتے ہیں۔بارش کی وجہ سے خشک سالی ختم ہوتی ہے اور قدرتی توازن بحال ہوتا ہے۔اس کے علاوہ بڑے پیمانے پر توانائی کے جدید ذرائع جیسے شمسی توانائی(Solar Energy) کی طرف جانا ہوگا اور حیاتیاتی ایندھن پر اپنا انحصار کم کرنا ہوگا۔اس حوالے سے ہمارے وزیراعظم جناب شہباز شریف ترکیہ اور دیگر ممالک کا دورہ کر رہے ہیں تاکہ دس ہزار میگاواٹ سولر سسٹم اگلے چند سالوں میں لگایا جا سکے تاکہ ہم بڑے پیمانے پر ایندھن کی ضروریات شمسی توانائی سے

حاصل کریں۔وزیر اعظم پاکستان میاں محمد شہباز شریف نے حالیہ انٹر نیشنل کانفرنس میں واشگاف الفاظ میں ماحولیاتی تبدیلیوں کے مسئلے کو عالمی سطح پر اٹھایااور کلائمیٹ ڈپلومیسی پر زور دیا تاکہ ترقی یافتہ ممالک ملکر کرہ ارض کے اس مسئلے کو حل کریں۔

کلائمیٹ ڈپلومیسی سے کلائمیٹ چینج میں ہمارا کلیدی کردار ہو سکتاہے۔دنیا کو یہ باور کرانے کی ضرورت ہے کہ ہم اس مسئلے کو حل کرنے میں ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں لیکن تبدیلی اور بہتری کا آغاز ہمیشہ اپنے گھر سے ہوتا ہے۔اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور نے عالمی تناظر میں مقامی مسائل کے حل کے اصول پر اس چیلنج سے نمٹنے کے لیے اپنے گھر سے اقدامات کا آغاز کیا ہے۔اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کی نئی بنیادی اقدار رواداری، ایمانداری، ماحول دوست، جدت پسندی، فہم وفراست اور ملک و قوم کے لئے فائدہ مند ہونا پر ترتیب دی ہیں۔ گرین کیمپس مہم کے تحت یونیورسٹی کیمپسز کو ماحول دوست بنانا اور پانی، خوراک اور دیگر استعمال ہونے والی اشیاء کے استعمال کو کم سے کم کرنااور ضیاع کو روکنااس مہم کا حصہ ہے اور یونیورسٹی فیکلٹی ممبران کی بڑی ٹیم اس پر عملدرآمد کے لیے کوشاں رہتی ہے۔انسٹی ٹیوٹ آف ایگرو انڈسٹری اینڈ اینوائرمنٹ قائم کیا گیا ہے تاکہ زراعت اور زراعت پر مبنی صنعت کو ترقی دیتے ہوئے ماحول دوست اقدامات کو یقینی بنایا جائے۔اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور پاکستان کی پہلی یونیورسٹی ہے جہاں انٹر یونیورسٹی کنسورشیم برائے کلائمیٹ چینج کا قیام عمل میں آیا جس میں 80 سے زائد جامعات اور ادارے منسلک ہیں۔گورنر پنجاب انجینئر محمد بلیغ الرحمن نے اپنی سرپرستی میں اس کنسورشیم کی افادیت اور اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے پنجاب کی جامعات کا کلیدی کنسورشیم بنادیا اور اب اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور موسمیاتی تبدیلیوں اور پائیدار ماحول اور بقاء کے لیے پنجاب بھر میں جامعات کی رہنمائی کر رہی ہے۔چولستان انسٹی ٹیوٹ آف

ڈیزٹ سٹڈیز کے سائنسدان چولستان کی مقامی نباتات اور ان کی بقاء کے لیے کوشاں ہیں تا کہ اس خطے کو محفوظ اور پائیدار بنایا جائے۔ یونیورسٹی میں 2.5 میگا واٹ کے سولر پلانٹ کے ذریعے قابل تجدید توانائی کو فروغ دیا گیا ہے جس میں جلد ہی 1 میگا واٹ کا اضافہ کیا جائے گا۔ بہاول پور کے ایئر کوالٹی انڈکس کے مشاہدے اور نگرانی کے لیے ساؤتھ پنجاب سیکریٹریٹ کے تعاون سے ایک تحقیق جاری ہے۔ چولستان میں بارشوں میں اضافے کے نظام کے ذریعے خصوصی ایگرو اکنامک زون کے منصوبے پر حکومت پنجاب کے ساتھ کام جاری ہے جس سے 6 ملین ایکٹر رقبہ زیر کاشت آئے گا اور ملک کی زرعی معیشت میں 10 ارب ڈالر سالانہ کا اضافہ ہو گا۔ اسی طرح یونیورسٹی میں بی ایس سطح پر ایگریکلچر اینڈ اینوئرمنٹ کا لازمی کورس متعارف کرایا گیا ہے تا کہ طلباء و طالبات کو اس اہم چیلنج سے آگاہ کیا جا سکے اور ایم ایس اور پی ایچ ڈی سطح پر موسمیاتی تبدیلیوں پر تحقیق کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔

جامعہ اسلامیہ کی فیکلٹی اور انتظامیہ کا ماضی و حال

ڈاکٹر جام سجاد حسین

حافظ محمد عارف رموز بطور ایڈیشن رجسٹرار ایڈمنسٹریشن اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔اِن کے آباؤ اجداد جے پور سے ہجرت کر کے پاکستان آگئے۔ دورانِ ہجرت وہ پریشان تھے کہ نئے دیس میں اُن کے ساتھ کیسا برتاؤ ہو گا، کیسے لوگ ہونگے، کیسا رویہ ہو گا؟ یہ سب پریشانیاں اُس وقت دم توڑ گئیں جب 1947 میں ریاستِ بہاولپور کے نواب آف بہاولپور سر صادق محمد خان عباسی پنجم نے بھارت سے ہجرت کر کے پاکستان آنے والوں کو انتہائی پرتپاک انداز میں خوش آمدید کہا اور اندرون شہر میں اُنہیں مکانات پیش کئے۔ اگرچہ عارف رموز کے دادا ہجرت کے وقت پاکستان نہ آئے بلکہ پاکستان قائم ہونے کے بعد وہ بہاولپور آئے تاکہ اپنے بچوں کو قائل کر سکیں کہ وہ واپس چلے آئیں کیونکہ ہجرت کے بعد بھی اُن کا گھر، جائیداد اور باقی مال اسباب بالکل سلامت تھا۔ مگر عارف رموز کے والد، دیگر عزیز و اقارب کو نواب آف بہاولپور نے اپنی محبت کا گرویدہ بنا لیا تھا اس لئے یہ خاندان ریاستِ بہاولپور کے قائدین اور عوام کی محبت کا اَسیر بن کر رہ گیا۔ اگرچہ اب بھی اِس خاندان کے کچھ رشتے دار بھارت میں آباد ہیں اور کئی دہائیوں بعد شادی بیاہ کے موقع پر قلیل ملاقات ہو جاتی ہے مگر شاید اب ہجرت اور سرحد پار کے واقعات قصہِ پارینہ بنتے جا رتے ہیں۔ عارف رموز نے اوائل عمری میں اپنے دوستوں کے ساتھ خوب کرکٹ کھیلی۔ پنجاب کی سطح پر اَنڈر 16 بیڈ منٹن ٹورنامنٹ بھی کھیلا۔ کئی دوست احباب بنائے۔ عارف رموز کے والد محترم چونکہ سر صادق ایجرٹن کالج سے بطور چیف لائبریرین ریٹائر ہوئے تھے اور بعد ازاں کنٹریکٹ پر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کو جوائن کر لیا۔ یونیورسٹی کے لائبریری سائنس ڈیپارٹمنٹ قائم

اور اُسے وسعت دینے میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔اس لئے عارف رموز کو اسلامیہ یونیورسٹی سے خوب واقفیت تھی۔کہنے لگے لیکن جب انہوں نے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں ایم ایس سی میں داخلہ لیا تو انہوں نے سوچا بھی نہ تھا کہ ماسٹر کرتے ہی اُسی جامعہ میں اُنہیں ملازمت کا موقع ملے گا۔انہوں نے 2007 میں بطور اسسٹنٹ رجسٹرار جامعہ کو جائن کیا۔ عارف رموز کے ساتھ اکیس افسران کا بیج بھرتی ہوا جن میں سے اکثریت اس وقت کئی اعلیٰ عہدوں پر فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ مثلاََ ایڈیشنل رجسٹرار شجی الرحمن، ایڈیشنل کنڑولر طالب حسین، ڈپٹی رجسٹرار صائمہ، ڈپٹی رجسٹرار سپیس مینجمنٹ اینڈ سٹیٹ کیئر عدنان مجید رحمانی، ڈپٹی کنڑولر علی بن عبید، ایڈیشنل رجسٹرار میاں محمد نواز شریف (ایگری کلچر) یونیورسٹی ملتان مس سمعیہ عمبرین، رجسٹرار چولستان یونیورسٹی سلمان مرزا، ڈپٹی کنڑولٹر منیب فصیح انصاری، کمپیوٹر سائنس ڈیپارٹمنٹ میں تعینات لیکچرر محمد زمان علی وغیرہ اُسی بیج میں بھرتے ہوئے جس میں محمد عارف رموز بھرتی ہوئے تھے۔ 2007 میں ابتدائی طور پر اس بیج کی تربیت کے لئے پیشہ ورانہ ٹریننگ کا اہتمام کیا گیا اس لئے تمام اکیس لوگوں کو قانون، رولز ریگولیشن اور دیگر انتظامی وتدریسی معاملات لے متعلق آگاہی دی۔ تربیت کے بعد چونکہ اس سارے بیج کو رولز اور ریگولیشن کا علم تھا، اس لئے نچلے سٹاف پر بوجھ کم ہو گیا۔اس بیج کے ساتھ لوئر سٹاف کے لوگ بھی بھرتی ہوئے تھے۔تب ٹیکنالوجی اس انداز میں موجود نہ تھی۔تب پرانے زمانے کی ٹائپنگ مشین پر کام کرنے والے ملازمین کی تعداد نسبتاََ زیادہ تھی۔اس لئے جو نئی لاٹ آئی اُس نے بھی پرانی ٹائپنگ مشین پر کام کیا۔

انہوں نے بتایا کہ جب وہ پہلی بار بطور انتظامی افسر یونیورسٹی میں تعینات ہوئے تو سب سے پہلی خوشی، مسرت کا اِحساس اور یہ اعزاز یہ حاصل ہوا کہ نواب سر صادق خان عباسی

نے یہ جامعہ بنائی اور پہلے وائس چانسلر غلام محمد گھوٹوی تعینات ہوئے۔ یقیناً یہ عظیم ہستیاں اُنہی دفاتر میں بیٹھ کر کام کیا کرتی ہونگی اور آج اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہاں بیٹھنے کا موقع دیا ہے۔ 2007 میں اس وقت کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر بلال اے خان نے سنڈیکیٹ سے 2006 میں ایک پالیسی منظور کرائی جس میں یہ قرارداد منظور کی گئی کہ شعبہ کامرس، قانون، کمپیوٹر سائنس اور مینجمنٹ سائنس کے گریجوایٹس کو ایڈمنسٹریشن میں تعینات کیا جائے۔ اُن ایک دو سالوں میں کئی سینئر لوگ ریٹائرمنٹ کے قریب تھے۔ اس لئے وائس چانسلر کا ویژن تھا کہ نوجوان تعلیم یافتہ افراد کو انتظامیہ میں لایا جائے۔ اس مقصد کے لئے ایک اشتہار دیا گیا جس کے ذریعے تقریباً چھ سے سات سو افراد نے مختلف سیٹوں پر اپلائی کیا اور مختلف قسم کے ٹیسٹ لے کر جن میں تحریری پرچہ، کمپیوٹر ٹیکنالوجی کا ٹیسٹ اور گروپ ڈسکشن شامل تھیں۔ اُن میں سے اکیس افراد کی تعیناتی عمل میں لائی گئی۔ اگر اُس وقت یہ حکمتِ عملی ترتیب نہ دی جاتی اور پرانے لوگ ریٹائر ہو جاتے اور نئی تعیناتیاں عمل میں نہ لائی جاتیں تو انتظامیہ میں ایک بہت بڑا خلاء پیدا ہو جانا تھا مگر ڈاکٹر بلال اے خان نے وہ خلاء پیدا نہیں ہونے دیا۔ عارف رموز نے دوران گفت گو بتایا کہ اس دوران انہیں مختلف شعبوں بشمول ایڈمنسٹریشن، ہیومن ریسورس، میٹینگ اینڈ ریگولیشن، وائس چانسلر کیمپ آفس سمیت کئی شعبوں میں کام کرنے کا موقع ملا۔ اُن کی اہم ذمہ داریوں میں سلیکشن بورڈز، سلیکشن کمیٹی، سنڈیکیٹ اور سینٹ جیسی اہم ترین اجلاسوں کا انتظام شامل تھا۔ اپنی تعیناتی کے محض دو سال بعد یعنی 2009 میں ملازمین کو مستقل کرنے اور روزانہ کی بنیاد پر اُجرتی ملازمین کو کنٹریکٹ پر منتقل کرنے کی پالیسی بنائی جس کی بدولت تقریباً چھ سو افراد مستقل ہو گئے۔ کہنے لگے کہ یونیورسٹی کے پرانے سٹرکچر کے مطابق ایک اسٹیبلشمنٹ برانچ ہوتی تھی۔ وہی برانچ تعیناتیوں سمیت دیگر امور سرانجام

دیا کرتی تھی۔ 2012 میں ارشد علی صاحب ایک ڈپٹی رجسٹرار ہوا کرتے تھے جن کے ساتھ انہوں نے کام کرکے بہت کچھ سیکھا۔ کیونکہ پہلے صرف رجسٹرار، ڈپٹی رجسٹرار اور اسسٹنٹ رجسٹرار ہوا کرتے تھے۔ یعنی رجسٹرار اور ڈپٹی رجسٹرار کے درمیان کوئی ایڈیشنل رجسٹرار نہیں ہوتا تھا۔

2012 اور 2016 کے درمیان فیکلٹی روایتی انداز میں کام کررہی تھی۔ جب پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب تشریف لائے تب چھ سو فیکلٹی ممبران جامعہ میں خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ مگر انہوں نے آتے ہے تاریخ ساز اقدامات اُٹھائے۔ یعنی کہاں چھ سو فیکلٹی اور کہاں اب تقریباً پندرہ سو کے قریب فیکلٹی ممبران۔ محض تین سال کے عرصہ میں نو سو فیکلٹی ممبران کا اضافہ ہوا۔ وائس چانسلر نے آتے ہی رجسٹرار آفس کو ری سٹرکچر کیا۔ عارف رموز صاحب نے رجسٹرار یونیورسٹی جناب پروفیسر ڈاکٹر معظم جمیل کے ساتھ مل کر ان کی نگرانی میں جناب وائس چانسلر ڈاکٹر اطہر محبوب کی ہدایات پر پورے رجسٹرار آفس کو ری اسٹکچر کرنے کے منصوبے پر کام شروع کیا۔ عارف رموز نے بتایا کہ ہر ادارے کی لیڈر شپ بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ جب لیڈر شپ نے انقلابی اقدامات کرنے کی حوصلہ افزائی کی تو 2019 میں اس نئی منصوبہ بندی پر عمل درآمد کرنا شروع کر دیا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ چونکہ انہوں نے پہلے ہی ارشد علی کے ساتھ مل کر ہر سیکشن کے سب سیکشن بنا دیے تھے تاکہ ہر شعبہ کو الگ انداز میں ڈیل کیا جائے۔ اس لئے نئی قیادت کے ویژن کے مطابق چلنا انتہائی آسان ہو گیا۔ حافظ عارف رموز نے تعیناتی کے بعد ہی اپنے شعبہ میں اصلاحات لانے پر کام شروع کر دیا تھا، اس لئے نئی قیادت کے ویژن کے مطابق تیزی سے کام جاری ہو گیا۔ کہنے لگے کہ آپ اندازہ لگائیں کہ پہلے 2007 میں ایڈوانس سٹڈیز کو محض ایک ایڈمن افسر ڈیل کیا کرتا تھا،

پھر وہاں ایک اسسٹنٹ رجسٹرار لگایا گیا اور اب کلی طور پر ایک ڈائریکٹوریٹ بنا دیا گیا ہے۔ اسی طرح ایفی لی ایشن کا شعبہ تھا، اب وہاں بھی ایک مکمل ڈائریکٹوریٹ بنا دیا گیا ہے۔ اسی طرح ڈائریکٹوریٹ آف اکیڈمک بھی الگ شعبہ ہے جسے گریڈ 20 کا افسر ہیڈ کرتا ہے۔ پہلے ایڈمشن کو بھی ایک اسسٹنٹ رجسٹرار دیکھا کرتا تھا اور اب دونوں کی الگ ڈائریکٹوریٹس ہیں۔ اسی طرح میٹنگ اینڈ ریگولیشن ڈویژن بھی رجسٹرار آفس کا کام ہے جس کا کام رجسٹرڈ گریجوایٹس کا ریکارڈ کو محفوظ رکھنا اور میٹنگز اینڈ ریگولیشن کو دیکھنا ہوتا ہے۔ پہلے رجسٹرار آفس کے سیکشن ہوا کرتے تھے مثلاً اکیڈمک برانچ، ایسٹیبلشمنٹ برانچ، ایچ آر سیکشن، لیٹی گیشن اینڈ ریگولیشن برانچ ہوتی تھی اور اب ہر سیکشن کو یا تو ڈویژن بنا دیا گیا ہے یا پھر اسے الگ ڈائریکٹوریٹ بنا دی گئی ہے۔

عارف رموز صاحب نے بتلایا کہ یہ پوری سچائی ہے کہ بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کے ساتھ کام کرنا اچھا لگتا ہے کیونکہ اب ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہم بین الاقوامی معیار کے مطابق کام کر رہے ہیں۔ پہلے جب وہ ڈپٹی رجسٹرار تھے تب بھی انہیں محسوس ہوتا تھا کہ ہمیں ریسٹرکچرنگ کرنی چاہیے۔ وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کے ویژن کے مطابق اب مختلف ڈویژنز بنائی گئی ہیں۔ اس وقت پانچ سے چھ ایڈیشنل رجسٹرار تعینات ہونے کے بعد کام کر رہے ہیں جو کہ رجسٹرار کے دن بہ دن بڑھتے ہوئے کاموں میں معاونت فراہم کر رہے ہیں۔ کام کرنے کی یہ حالت ہے کہ اب ہر ایڈیشنل رجسٹرار کے پاس فراغت کے لئے وقت ہی نہیں ہوتا۔ ہر شعبہ کو چلانے کے لئے سپورٹ سٹاف ہائر کرنا ہوتا ہے۔ جب یونیورسٹی کے تدریسی شعبہ جات کی تعداد 48 سے بڑھا کر تقریباً 130 کر دی گئیں اور بہت سے نئے شعبہ جات متعارف کروائے گے تو اس اس لئے جونیئر کلرک کے 100 سو کے بیچ بھرتی کیے

گئے تاکہ روزانہ کی بنیاد پر معاملات چلائے جائیں۔اب بھرتیوں کا الگ شعبہ قائم کر دیا گیا ہے۔ معمول کے کاموں کے لئے بھی ایسٹیبلشمنٹ کا الگ سسٹم بنا دیا گیا ہے۔

کام کے اضافے اور وائس چانسلر کی والہانہ قیادت کے متعلق بتاتے ہوئے عارف رموز نے مزید کہا کہ حال ہی میں سنڈیکیٹ کی 77ویں میٹنگ میں سات سلیکشن بورڈ کی کارروائی رکھی گئی۔اس ایک میٹنگ کی کارروائی کے مطابق ان میں ساڑھے بارہ ہزار لیکچررز کے کیسز کو پراسز کیا گیا تھا۔اس ساری میٹنگ میں محض چالیس دن کی کارروا ءرکھی گئی تھی۔ سلیکشن بورڈ میٹنگ کے شرکاء نے رجسٹرار آفس خصوصاً ایڈمنسٹریشن اور ایچ آر برانچ کی کارروائی کو سراہا۔ پہلے یونیورسٹی کی تاریخ میں ایک سنڈیکیٹ کی میٹنگ میں ایک یا زیادہ سے زیادہ دو سلیکشن بورڈ کی سفارشات پیش کی جاتی تھیں۔انہوں نے مزید کہا کہ 2009 میں چونکہ ہم نے پوری پالیسی بنائی اور مستقل تعیناتیوں کے لئے طریقۂ کار وضع کیا۔اس پالیسی کے مطابق اس وقت عارف رموز نے تجویز دی تھی کہ جس ملازم کی کم اس کم دو سال کی سروس ہو اور اس کی سالانہ کارکردگی کی رپورٹ میں اس کے ہیڈ کے 100 میں سے کم از کم اسی نمبر لگائے گئے ہوں۔ تو انہیں مستقل تعیناتی کا لیٹر دیا جائے۔اسی طرح رحیم یار خان اور بہاولنگر کیمپس کے لئے ملازمین رکھے گئے۔

انہوں نے بتایا کہ 2009 حیران کن طور پر تقریباً پانچ سو سے زائد لوگ ڈیلی ویجز پر دس سے پندرہ سال سے کام کر رہے تھے۔ نئی پالیسی کے مطابق انہیں پانچ پانچ سال کے کنٹریکٹ پر تعینات کر دیا گیا۔انہوں نے مزید بتایا کہ ہم نے پالیسی بنائی کہ جو سال دو سال ڈیلی ویجز پر کام کر رہا ہے وہ کنٹریکٹ پر چلا جائے گا اور بعد ازاں مستقل تعیناتی کا سلسلہ چل پڑے گا۔ اس کے بعد موجودہ وائس چانسلر کی قیادت میں حکومت پنجاب کے 2018 کے

ریگولا ریزیشن تعیناتی ایکٹ کے مطابق یونیورسٹی نے سنڈیکیٹ کی منظوری سے چھ سو کنٹریکٹ ملازمین مستقل کر دیئے گئے۔ وائس چانسلر پروفیسر اطہر محبوب کے دور میں لیبارٹریز سٹاف قریباً 30 سالوں سے محض ایک ہی سکیل میں ٹھہرا ہوا تھا مگر اس وائس چانسلر نے خود اپنے ہاتھ سے پالیسی بنائی اور نہ صرف اُن کا سٹرکچر بنایا بلکہ انہیں اپ گریڈ کیا۔ اس پالیسی کے تحت کچھ ایسی امثال بھی موجود ہیں کہ نویں سکیل کے لیبارٹری میں کام کرنے والے ملازمین تعلیم اور تجربہ کی بنیاد پر براہِ راست سترھویں سکیل میں ترقی پا گئے۔ صرف اسی ایک پالیسی کے تحت دیگر م نو سو ملازمین کو بھی فائدہ پہنچا اور ان کے خاندان وائس چانسلر اور ان کی ٹیم کو دن رات دعائیں دیتے ہیں۔

ایڈیشنل رجسٹرار عارف رموز نے مزید بتایا کہ ہمیں جو بھی لیڈر شپ ملی ہم ان کے زیر سایہ کام کرتے رہے۔ ہماری پیشہ ورانہ تربیت ہی ایسی ہوئی ہے کہ ہم ہر لیڈر شپ کے ویژن کے مطابق چلتے ہیں۔ مثلاً ڈاکٹر بلال اے خان نے ایک بنیاد ڈالی، جبکہ موجودہ وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب نے اس بنیاد کو اس قدر طاقتور انداز میں پھیلایا اور چلایا کہ سبھی خوشگوار طور پر حیران ہیں۔ بلاشبہ یہ درست کہا جاتا ہے کہ وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب نے ایک فوکر طیارے میں جے ایف 17 تھنڈر کا انجن لگا دیا ہے۔ بلاشبہ وائس چانسلر کا ویژن اور تجربہ بہت زیادہ ہے، یہ ٹیکنالوجی کو بہت قریب سے جانتے ہیں، یہ یونیورسٹی کو فورتھ جنریشن کی طرف لے گئے ہیں، اور Self-Sustainable کی طرف جا رہے ہیں، طلبہ و طالبات کی تعداد میں اضافہ کے ساتھ ساتھ کئی پروجیکٹس کا آغاز کیا ہے، مصنوعی بارش ہو یا سولر پروجیکٹ ہو، یہ وائس چانسلر کے ویژن کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

دورانِ گفت گو ایڈیشنل رجسٹرار عارف رموز نے بتایا کہ عمومی طور پر دیکھا گیا ہے کہ بڑے مسائل میں بڑے ویژن والا بندہ بھی پریشان ہو جاتا ہے مگر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں یہ ایسا ٹرانزیشن مرحلہ ہے کہ ایڈمنسٹریشن کا جس قدر بھی بڑا مسئلہ لے کر جائیں، خود ہم پریشان ہوتے ہیں کہ اس مسئلے کا حل کیا ہو گا مگر وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کے پاس نہ صرف اس مسئلے کا حل ہوتا ہے بلکہ وہ کئی ایسی مثبت چیزیں شامل کر دیتے ہیں کہ ہمیں خوشی ہوتی ہے۔ دراصل ہماری توانائی بڑھ جاتی ہے۔ اس موڑ پر مجھے ایڈیشنل رجسٹرار (لیگل) بلال ارشاد کی وہ بات یاد آگئی کہ یہ وہ وائس چانسلر ہے کہ جس کے پاس ہم تھکے ہارے جاتے ہیں کہ اس مسئلے کا کوئی حل نہیں ہے اور آگے سے نہ صرف وہ مسئلے کو حل کر دیتے ہیں بلکہ ہم واپس ہمارے حوصلے مزید بلند ہوتے ہیں۔ عارف رموز صاحب نے ٹھیک کہا کہ پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کی سوچ بالکل الگور تھم کی طرح کام کرتی ہے۔ یعنی وائس چانسلر کے پاس ہر مسئلے کے ایک سے بڑھ کر کئی طرح کے حل ہوتے ہیں کہ اگر ایک نہ ہوا تو دوسرا، اگر دوسرا نہ ہوا تو تیسرا۔ راقم الحروف کو حافظ عارف رموز سے گفت گو کر کے انتہائی مسرت ہوئی۔ جب ملاقات کے بعد گاڑی میں بیٹھنے لگا تو خیال آیا کہ اس عظیم الشان جامعہ کی بنیادوں میں آج بھی محسنِ پاکستان سر صادق محمد خان عباسی کی روح گھوم رہی ہے جو اس ادارے کو چلانے اور مضبوط کرنے کے لئے ڈھونڈ کر ہیرے یہاں لے آتی ہے۔ عارف رموز کی گفت کے بعد وائس چانسلر کے متعلق بھی یہی خیال آیا کہ شاید انہوں نے بھی کبھی نہیں سوچا ہو گا کہ وہ صد سالہ اس تاریخی یونیورسٹی کو بطور صدر جامعہ چلائیں گے اور اسے عظیم الشان بنانے میں اپنا حصہ ڈالیں گے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی ذات اعلیٰ صفات کی مالک ہے۔ وہی بہتر جانتا ہے کہ کون، کس وقت، کس کام کے لئے موزوں ہے۔

کووڈ19 بحران میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کی حکمت عملی

ڈاکٹر شہزاد احمد خالد

وطن عزیز دنیا کے دیگر ممالک کی طرح کورونا وائرس سے پیدا شدہ بد ترین صورتحال کا سامنا کر رہا ہے۔ وفاقی اور صوبائی حکومتوں نے اس موقع پر عوام کی حفاظت کیلئے انتہائی موثر اقدامات کئے۔ پہلے ہی مرحلے میں 13 مارچ کو تمام تعلیمی اداروں بشمول جامعات کو 5 اپریل تک کیلئے بند کر دیا' تمام طلباء و طالبات کو ہاسٹلز خالی کروا کر گھروں کو بھیج دیا گیا۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کا شمار ملک کی بڑی جامعات میں ہوتا ہے۔ اس وقت جامعہ میں طلباء کی تعداد 26 ہزار کے لگ بھگ ہے جبکہ جامعہ کے 150 سے زائد الحاق شدہ کالجز میں 1 لاکھ سے زائد طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں۔ جیسے ہی اس ناگہانی آفت کا سامنا ہوا جامعہ کے وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اساتذہ' ملازمین اور رہائش پذیر افراد کے تحفظ کیلئے اقدامات شروع کر دیئے۔ فوری طور پر ڈینز' تدریسی و انتظامی شعبہ جات کے سربراہوں کا اجلاس بلایا گیا اور مختلف اقدامات کی منظوری دی گئی۔ وائس چانسلر نے شرکاء کو حکومت پنجاب کی جانب سے بھیجے گئے احکامات سے آگاہ کیا۔ صوبے بھر کی جامعات کے ہاسٹلز کو قرنطینہ مراکز میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ جامعہ اسلامیہ بہاول پور کے چھ ہاسٹلز میں بھی قرنطینہ مراکز قائم کئے جائینگے۔ اس موقع پر طے پایا کہ طلباء کے قیمتی تعلیمی وقت کو ہر قیمت ضائع ہونے سے بچایا جائے۔ وائس چانسلر نے ہدایت کی کہ سمسٹر سسٹم میں وقت کی افادیت مسلمہ ہے جسے ہر صورت بچایا جائیگا۔ انہوں نے رجسٹرار دفتر اور ڈائریکٹوریٹ آف آئی ٹی کو ایک قابل عمل فاصلاتی طریقہ کار ہنگامی بنیادوں پر وضع کرنے کی ہدایت کی۔ اسی طرح انہوں نے ہدایت کی کہ ڈیوٹی پر موجود عملے کے تحفظ کے تمام اقدامات کئے جائینگے۔ شعبہ تعلقات

عامہ اور ڈائریکٹوریٹ آف سٹوڈنٹس افیئرز طلباء سوسائٹیز کیلئے یونیورسٹی کمیونٹی اور عام افراد کے معلوماتی مہم چلائیں۔ شعبہ فارمیسی اور کیمسٹری ہینڈ سینیٹائزر گھر پر بنانے بارے خصوصی ویڈیوز بنا کر سوشل میڈیا پر چلائیں۔

تمام امور پر اتفاق رائے کے بعد دعائے خیر کی گئی اور ملک و ملت کی سلامتی کیلئے خصوصی دعاء کی گئی۔ وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب نے تمام معاملات کی براہ راست نگرانی شروع کر دی۔ وہ یونیورسٹی کمیونٹی، والدین اور سول سوسائٹی و عام افراد سے خود رابطے میں رہے۔ مختلف ٹی وی چینلز، اخبارات اور سوشل میڈیا پر انٹرویوز اور پیغامات کے ذریعے اساتذہ اور طلباء و طالبات اور عام لوگوں کے حوصلے بڑھاتے رہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ وقت قومی یکجہتی اور ثابت قدمی دکھانے کا ہے۔ حکومتی ہدایات پر عمل پیرا ہو کر سماجی دوری پر عمل کیا جائے۔ گھروں پر رہنے کو ترجیح دی جائے اور انتہائی ضرورت کے وقت باہر نکلا جائے۔ طلباء و طالبات ہمارا اصل اثاثہ ہیں جن کی تعلیم و تربیت پر کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی جائیگی۔ ان اقدامات کے فوری نتائج آنا شروع ہو گئے اور جامعہ اسلامیہ بہاول پور پورے ملک میں ایک مثالی اور ذمہ داران کردار کی حامل جامعہ بن کر ابھری۔ تعلیمی حلقوں اور سول سوسائٹی خصوصاً والدین نے انتہائی قلیل وقت میں آئی ٹی ٹیکنالوجی سے ٹیچنگ اور لرننگ سسٹم بنانے پر وائس چانسلر کے تدبر اور دور اندیشی کو سراہا۔ وائس چانسلر نے اس تدریسی نظام کے دو بنیادی مقاصد طے کئے۔ پہلا کرونا وائرس کے پھیلاؤ کے پیش نظر جامعات کا بند رہنا جو نا معلوم حد تک رہ سکتی ہے اور خدانخواستہ آئندہ کی ایسی صورتحال کا سامنا ہو سکتا ہے۔ ایسے میں آئی ٹی ٹیکنالوجی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے جامعہ اور قابل عمل فاصلاتی نظام اور تدریسی مواد کی گھر پر بھیجنے، طلباء تک رسائی انتہائی ضروری ہے تاکہ تعلیمی اور مالیاتی نقصان کو کم سے کم کیا جا سکے۔ کورس میٹریل کو

آن لائن کلاسز اور ڈیجیٹل بنڈلز کی شکل میں طلباء کو پہنچایا جائے جو ریگولر سیشن کی عدم موجودگی کا واضح ازالہ کرے تاکہ طلباء تعلیمی معیارات پر پورا اُترتے ہوئے سمسٹر قوائد کے مطابق امتحانات اور کورسز دیگر ضروریات پوری کر سکیں۔ کورس میٹریل بنڈل کورس آؤٹ اسکے اہم اسباق پر مشتمل ڈیجیٹل مواد ہے جس میں ٹیکسٹ بل اور ریفرنس کتب اور امتحانی جانچ کاری پر مشتمل رہنمائی شامل ہے۔ اس میں کورس کی پی ڈی ایف فائل کیساتھ ساتھ 5 سے دس منٹ کی آڈیو اور ویڈیو کلپ بھی شامل ہیں۔ مڈ ٹرم اور فائنل ٹرم کے نمونے بھی شامل ہیں۔ تمام دستاویز زعین سنٹرل 100 ایم بی سائز کا حامل ہے۔ جو اساتذہ کیلئے مکمل گائیڈ لائن بھی فراہم کی گئی کہ کس طرح وہ مروجہ آن لائن طریقہ سے تدریس کر سکتے ہیں اور طلباء تک کو کورس بنڈلز پہنچا سکتے ہیں۔ ورچوئل یونیورسٹی کا آن لائن نظام‘ اوپن کورس ویئر‘ ایم ائی کورس ویئر‘ یوٹیوب‘ خان اکیڈمی‘ بیو کیمپس اور اربن سنیکس وغیرہ سے معاونت کا پورا انتظام کیا گیا۔ یونیورسٹی کے وسائل سے آن لائن کلاسز کا مکمل انتظام کر دیا گیا ہے‘ کیمپس مینجمنٹ سلوشن (سی ایم ایس) لرننگ مینجمنٹ سسٹم کے ذریعے تمام تر فاصلاتی تدریس ممکن بنادی گئی ہے۔ ڈینز اور تدریسی شعبہ جات کے سربراہان اساتذہ اور وزٹنگ فیکلٹی کے ذریعے اس تمام تر تدریسی عمل کے نفاذ کو مکمل بنائینگے۔ ڈائریکٹوریٹ آف آئی ٹی اس سلسلے میں تمام تر ٹیکنیکی معاونت اور اس سسٹم کی کامیابی کیلئے ہر اقدام کریگا فیکلٹی کو ممکن ٹریننگ فراہم کی جائیگی اور فیکلٹی ممبران کو لرننگ مینجمنٹ سسٹم (موڈل) فراہم کیا جائیگا۔ یک بلیو بنڈل سافٹ ویئر کے ذریعے آن لائن ٹیچنگ کو ممکن بنایا جائیگا۔ ایک ایڈہاک آن لائن کلاس روم پورٹل مرتب کر لیا گیا ہے۔ آئی ٹی ڈائریکٹوریٹ تمام سسٹم کی واٹس ایپ اور دیگر سوشل ذرائع سے تدریس میں بھی معاونت کریگا۔ آن لائن ٹیسٹ اور امتحانات بھی مکمل کئے جائینگے۔ اس سارے پیکیج میں بنیادی ذمہ

داری طلباء وطالبات کی ہے جو آن لائن ذرائع سے کورس میٹریل حاصل کر کے اس پر اپنی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔ دیئے گئے وقت پر آن لائن کلاسز کا اہتمام کرینگے۔ کلاسز کیساتھ ساتھ اسائنمنٹس پر عمل کرینگے اور کورس بنڈلز پر عمل کرتے ہوئے ٹیسٹ اور امتحانات دینگے۔ انتہائی مختصر وقت میں، ناگہانی آفت اور آزمائش کی اس گھڑی میں انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کی رہنمائی اور نگرانی میں جامعہ کا آن لائن کلاسز کا احترام اصل میں سوا لاکھ سے زائد طلباء وطالبات کا قیمتی وقت بچائیگا اور انکا تعلیمی نقصان نہیں ہونے دیگا۔ یہ بلاشبہ ایک بہت بڑی قومی خدمت ہے اور وائس چانسلر کی فرض شناسی، حب الوطنی اور پیشہ وارانہ، فہم و فراست کا عملی ثبوت ہے۔ یہ اقدام تمام جامعات کیلئے قابل تقلید احترام ہے جو یقینی طور پر موجودہ صورتحال میں سماجی، تعلیمی اور مالی نقصان کو کم کرنے میں ایک بہت بڑی خدمت ہے۔ وائس چانسلر نے گورنر پنجاب چوہدری محمد سرور کو اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کی جانب سے 70 لاکھ 30 ہزار 9 سو تیس روپے کا چیک پیش کیا۔ گورنر پنجاب نے اسلامیہ یونیورسٹی کے ملازمین کی جانب سے کرونا ریلیف فنڈ میں غیر معمولی حصہ ڈالنے کو بے حد سراہا۔

پاکستان بیت المال اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کے مستحق اور قابل طلباء کی مالی معاونت کے لیے پروگرام شروع کریگا۔ اس پروگرام سے اسلامیہ یونیورسٹی کے بہاولپور، بہاولنگر اور رحیم یار خان کیمپس کے 250 طلبہ وطالبات مستفید ہوں گے۔ اس سلسلے میں پاکستان بیت المال کے ڈائریکٹر جنوبی پنجاب ملک محمد ارشد نے ممبر پنجاب بیت المال پاکستان زبیر شیخ کے ہمراہ انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور سے ملاقات کی اور وظائف کے اس خصوصی پروگرام سے آگاہ کیا۔ اس موقع پر صدر پریس کلب نصیر احمد ناصر بھی موجود تھے۔ وائس چانسلر نے پاکستان بیت المال کے اس اقدام کو انتہائی بروقت اور خوش

آئند قرار دیا۔ وزیر اعظم پاکستان احساس سکالرشپ پروگرام کے پہلے مرحلے کے تحت اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کے 2140 طلباء وطالبات کو 20 کروڑ 73 لاکھ روپے کے وظائف ملیں گے۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن نے وظائف حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کی لسٹ جاری کر دی ہے جو یونیورسٹی ویب سائٹ پر آویزاں کر دی گئی ہے۔ احساس سکالرشپ حاصل کرنے والے طلباء وطالبات سے کہا گیا ہے کہ وہ وظائف کے حصول کے لیے نیشنل بینک آف پاکستان سے رابطہ قائم کریں۔ انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب وائس چانسلر کی خصوصی کاوشوں سے اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کو وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی جانب سے مختلف سکیموں کے تحت سکالرشپس کی فراہمی بڑھا دی گئی۔ اس سلسلے میں گزشتہ ماہ 890 طلبہ وطالبات کو 6 کروڑ روپے مالیت کے ایچ ای سی نیڈ بیسڈ سکالرشپ فراہم کیے گئے۔ اسی طرح پاکستان بیت المال کے ساتھ ہونے والے ایک معاہدے کے تحت 200 طلباء وطالبات کو 2 کروڑ روپے مالیت کے وظائف فراہم کیے جائیں گے۔ مزید برآں احساس سکالرشپ پروگرام کے دوسرے مرحلے کے لیے رجسٹریشن بھی جلد شروع کی جارہی ہے جس کا اعلان ہائر ایجوکیشن کمیشن کی ویب سائیٹ پر کیا جائے گا۔

انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب نے کہا ہے کہ کووڈ 19 وباء کے پھیلاؤ کے باعث صحت یاب افراد کے پلازمہ کی دستیابی بہت اہمیت اختیار کر گئی ہے۔ شعبہ کمپیوٹر سائنس اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کے اساتذہ اور طلباء نے پلازمہ کی فراہمی کو آسان کرنے کے لیے ایک ایپ متعارف کرایا ہے۔ اس ایپ کی بدولت کورونا وائرس سے صحت یاب ہونے والے افراد اور اس وائرس سے متاثر افراد جنہیں بلڈ پلازمہ کی ضرورت ہو گی ایک پلیٹ فارم پر موجود ہوں گے۔ اس ایپ پر ایسے تمام مریضوں کا ڈیٹا موجود ہو گا جو پلازمہ عطیہ کرنا چاہیں گے۔ اُنہوں نے کہا کہ اسلامیہ

یونیورسٹی بہاول پور کووڈ 19 وباء کے بعد کمیونٹی کے فائدے کے لیے بہت سے اقدامات کرنے میں کامیاب ہوئی جس میں فیکلٹی ممبران اور طلباء کا بہت بڑا کردار ہے۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کے ملازمین نے اپنی تنخواہوں سے وزیر اعظم کورونا ریلیف فنڈ میں 7 ملین روپے سے زائد کا عطیہ جمع کرایا۔ ہینڈ سینٹائزرز کی کمی کے موقع پر شعبہ فارمیسی اور سائنس سوسائٹی کے طلباء نے اپنی لیبارٹریوں میں معیاری ہینڈ سینٹائزرز تیار کیے اور ڈاکٹرز، اساتذہ اور پولیس کے لوگوں کو فراہم کیے گئے۔ یونیورسٹی کالج آف کنونشل اینڈ میڈیسن، ایگریکلچر فیکلٹی اور ویٹرنری فیکلٹی عام لوگوں کو بذریعہ ٹیلی فون سروس طبّی مشورے، فصلوں کی دیکھ بھال اور مویشیوں سے متعلق معلومات فراہم کر رہے ہیں۔ چیئرمین شعبہ کمپیوٹر سائنس ڈاکٹر عمران سرور باجوہ نے کہا موبائل ایپ کے ذریعے بہت آسانی سے بلڈ پلازمہ عطیہ کرنے والے افراد تک رسائی ممکن ہو گی اور وہ وائس چانسلر کی ہدایت پر ضلعی انتظامیہ اور ڈائریکٹوریٹ آف ہیلتھ اور سول ہسپتال بہاول پور کے حکام سے رابطہ کریں گے۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور چار روزہ لٹریری اینڈ کلچرل فیسٹول

کئی سالوں پہلے یہ اندازہ لگانا مشکل تھا کہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کا نام طول و عرض سے تعلق رکھنے والی اہم شخصیات شاندار الفاظوں میں لیں گے۔ یہ انداز لگانا سراب لگتا تھا کہ یونیورسٹی کی کایہ ایک شخص پلٹ کرر کھ دے گا۔ یہ بات واضح ہوگئی کہ لیڈرشپ کسی بھی قوم، ملک، معاشرے، اِدارے کی قسمت کو بدل سکتی ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی کسی قوم یا اِدارے کو کوئی ایسا شخص ملا جو انقلابی طبعیت رکھتا تھا جو ویژن اور فکر رکھتا تھا جو پیچھے مڑ کر نہیں دیکھتا تھا، جو سنگ باری کے جواب میں بھی پنکھڑیاں بکھیرتا تھا، جو مخالفین کو گلے لگالیتا تھا۔ جو ان کی حوصلہ افزائی کرتا تھا جو اپنا حصہ ڈالنے کی خواہش رکھتے تھے تب ایک شاندار تبدیلی دیکھنے کو ملی، تحریکیں چلتی دیکھیں، انقلاب آتے دیکھے۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور نے گزشتہ ہفتہ ملک بھر سے کئی نامور شخصیات جن کا تعلق معاشرت، صحافت اور سماجیات سے تھا وہ اس کی مہمان ٹھہرے۔ یونیورسٹی میں چار روز مختلف پروگرام ہوتے رہے، سیرت، نعت، بین الاصوبائی مقابلہ جات ہوئے۔ کتاب میلہ، بک لانچنگ، مشاعرے، میڈیا کنکلیو، روبرو، تھیٹر، قتوالی اور میوزیکل نائٹ سب شامل تھے۔ ان پروگراموں میں بلاشبہ ہزاروں طلباء وطالبات اور شہریوں نے شرکت کی۔ خواجہ فرید آڈیٹوریم ہوں یا سبزہ لان ہوں کم پڑتے نظر آئے۔ میوزیکل نائٹ میں سب سے زیادہ رش نظر آیا، پانچ ہزار کی 15 ہزار طلباء اور شہری اُمڈ آئے۔ اگرچہ اس پر مذہبی حلقوں سے تحفظات کا بھی اظہار کیا گیا۔ یہ ہماری قوم کا المیہ بن چکا ہے کہ سیرت یا قرات یا تربیت کے اجتماعات میں نوجوان نسل اس انداز میں شرکت کرتی نظر نہیں آتی جس کا تقاضہ ہماری اسلامی اقدار کرتی ہیں۔ ہمیں من حاصل قوم اس پر ضرور سوچنا چاہیے بہر حال ان چار روزہ تقریبات میں وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب، کمشنر بہاولپور

ڈاکٹر احتشام انور، ڈپٹی کمشنر ظہیر احمد جپہ، سید تابش الوری، صدر بہاول پور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری چوہدری ذوالفقار علی مان، اصغر ندیم سید، جامی چانڈیو، حفیظ خان، حنا جیلانی، سردار علی شاہ، پروفیسر ڈاکٹر حمید رضا صدیقی، مجاہد بریلوی، امبرین حسین امبر، عقیل عباس جعفری، اظہر فراغ، گل نوخیز اختر، منصور آفاق، محسن بھٹی، نصیر احمد ناصر، عمران جاوید، انور گریوال، عثمان خٹک، قیصر مجید، پروفیسر ڈاکٹر منیر اظہر، سید نور، ناصر ادیب، آمنا مفتی، نذیر لغاری، شیما کرمانی، رضوان رضی، اوریا مقبول جان، اشرف شریف، پروفیسر شاہد نسیم، سجاد جہانیہ، اظہر سلیم مجوکہ، شاکر حسین شاکر اور شوکت اشفاق سمیت ملک کے طول و عرض سے آنے والے نامور شخصیات نے شرکت کی۔ جو طلباء وطالبات کے درمیان موجود رہے۔ اکثر پروگرامز خواجہ فرید آڈیٹوریم منعقد ہوئے، نہ صرف آڈیٹوریم کھچا کھچ بھرا نظر آیا بلکہ اس سے باہر بڑی بڑی لگی ایل ای ڈیز پر بھی براہ راست پروگرام دکھائے گئے جہاں پر بڑی تعداد بچوں میں پروگرام دیکھے۔ شہزاد احمد خالد فوکل پرسن کے مطابق اس فیسٹیول کو جنوبی پنجاب کا فلیگ شپ ایونٹ قرار دیا جارہا ہے جو گزشتہ تین سالوں کے تسلسل سے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور اور بہاولپور کی قومی اور عالمی سطح پر پہچان بن چکا ہے۔ اس فیسٹیول کو سابقہ ریاست بہاولپور اور 80 کی دہائی میں ہونے والے جشن روہی بھی قرار دیا جارہا ہے۔ فیسٹیول میں شہریوں اور طلباء و طالبات کے ساتھ ساتھ سول سوسائٹی اور سرکاری اور نجی اداروں سے تعلق رکھنے والے 30 ہزار افراد نے شرکت کی اور بغداد الجدید اور عباسیہ کیمپس مختلف رنگا رنگ تقریبات کے حوالے سے توجہ کا مرکز بنے رہے۔ فیسٹیول میں قرآت اور نعت کے مقابلے، بحث و مباحثہ، علاقائی موسیقی، میڈیا کنکلیو، مہمان شخصیات کے ساتھ روبرو، اردو فلموں کی سکریننگ، کامیڈی، ٹاک شوز، کتابوں کی رونمائی، محفل موسیقی سمیت 46 تقریبات شامل تھیں۔

لٹریری اینڈ کلچرل فیسٹیول میں کتابوں کی رونمائی، فلم سکریننگ، روبرو، میڈیا کنکلیو اور گرینڈ محفل مشاعرہ منعقد ہوئی۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میں پاکستانی فلم انڈسٹری کل اور آج کے موضوع پر ہونے والے میڈیا کنکلیو میں سید نور، ناصر ادیب، آمنا مفتی، نذیر لغاری، شیما کرمانی، رضوان رضی نے میزبان سجاد پرویز کے ساتھ پاکستانی سینما کے عروج اور زوال پر سیر حاصل گفتگو کی۔ مقررین نے امید ظاہر کی کہ دور جدید کے عہد جدید کے پاکستانی فلم انڈسٹری اپنا کھویا مقام حاصل کرے گی۔ شیما کرمانی اور آمنا مفتی کے مابین روبرو میں پاکستان میں فنون لطیفہ اور پرفارمنگ آرٹ سے متعلق دلچسپ گفتگو ہوئی۔ نامور تجزیہ نگار مجاہد بریلوی نے شیما کرمانی کے ہمراہ حبیب جالب کی انقلابی شاعری "لازم ہے کہ ہم بھی دیکھیں گے" کے پس منظر پر گفتگو کی اور اس مشہور نظم پر شیما کرمانی نے پرفارم کیا۔ گرینڈ محفل مشاعرہ کی صدارت سید تابش الوری نے کی اور محفل مشاعرہ میں امبرین حسین امبر، عقیل عباس جعفری، اظہر فراغ، گل نوخیز اختر، منصور آفاق، آغا صدف مہدی اور دیگر نامور شاعر شریک ہوئے۔ دریں اثنا اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میں جاری بہاول پور لٹریری اینڈ کلچرل فیسٹیول میں کتب کی نمائش، زرعی اور صنعتی نمائش، دستکاریوں کی نمائش، پھولوں کی نمائش اور فوڈ کورٹ کی رنگینیاں جاری ہیں اور پورا کیمپس میلے کا سماں پیش کر رہا ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کے ساتھ روبرو میں سجاد پرویز نے وائس چانسلر کی زندگی اور جدوجہد پر گفتگو کی اس موقع پر پروفیسر ڈاکٹر محمد شہزاد رانا کی وائس چانسلر پر لکھی کتاب کی رونمائی میں پروفیسر ڈاکٹر حمید رضا صدیقی نے اظہار خیال کیا۔ علاقائی موسیقی کی شاندار محفل میں وہاب بگتی، ظہور لوہار، عارف ملغانی، موہن بھگت، شعبان چاچڑ اور دیگر علاقائی فنکاروں نے پرفارم کیا۔ ایمفی تھیٹر میں ہونیوالے تھیٹر پروفارمنس میں ملتان سے آئے ہوئے تھیٹر اور یونیورسٹی کے تھیٹر گروپ نے اپنے فن کا

شاندار مظاہرہ کیا۔ فیسٹیول میں نامور اینکر جنید سلیم نے مشہور پروگرام حسب حال کے عوام کے حال پر مثبت اثرات کے عنوان پر خصوصی پروگرام منعقد کیا۔ اس موقع پر وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب، کمشنر بہاولپور ڈاکٹر احتشام انور، ڈینز، اساتذہ کرام، سول سوسائٹی اور طلباء و طالبات کثیر تعداد میں موجود تھے۔ حسب حال میں مختلف سماجی مسائل کو ہلکے پھلکے انداز میں بیان کیا گیا۔ اس موقع پر نواز انجم نے مزاحیہ گفتگو سے محفل میں رنگ سجا دیا۔ دیگر شرکاء میں پروفیسر ڈاکٹر محمد شہزاد رانا، محسن بھٹی، نصیر احمد ناصر، عمران جاوید، انور گریوال، عثمان خٹک، قیصر مجید اور پروفیسر ڈاکٹر منیر اظہر شامل تھے۔ کمشنر بہاولپور ڈاکٹر احتشام انور کی بچوں کے لیے ماحولیات کی آگاہی سے متعلق کتاب بچوں کی سبز کتاب کی رونمائی منعقد ہوئی۔ اس موقع پر پروفیسر ڈاکٹر شازیہ انجم اور پروفیسر ڈاکٹر آصف نوید رانجھا نے کتاب پر تبصرہ پیش کیا۔ بول کے لب آزاد ہیں تیرے کے عنوان پر اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر جام سجاد حسین نے میڈیا کنکلیو منعقد کیا۔ میڈیا کنکلیو میں اوریا مقبول جان، گل نوخیز اختر، محسن بھٹی، اشرف شریف، پروفیسر شاہد نسیم، سجاد جہانیہ، اظہر سلیم مجوکہ، شاکر حسین شاکر اور شوکت اشفاق شریک ہوئے۔ پروفیسر ڈاکٹر آفتاب حسین گیلانی نے پروگرام سپورٹس ارینا میں بہاول پور سے تعلق رکھنے والے نامور کرکٹر کامران حسین اور پاکستان ہاکی ٹیم کے کپتان عمر بھٹہ کے ساتھ گفتگو کی۔ کالج آف آرٹ اینڈ ڈیزائن میں نامور آرٹسٹ شیما کرمانی نے پرفارمنگ آرٹ پر خصوصی ورکشاپ منعقد کی۔ پروگرام روبرو میں خلیل الرحمٰن قمر نے میزبان رانا فراد احمد کے ساتھ گفتگو کی۔ مشہور تجزیہ نگار اوریا مقبول جان نے میزبان شاہد افضل درانی کے ساتھ حالات حاضرہ پر تبصرہ پیش کیا۔ دن بھر کتابوں کی نمائش، زرعی اور صنعتی نمائش، پھولوں کی نمائش، آرٹ کی نمائش، فوڈ کورٹ پر طلباء و طالبات اور شہر سے آئے مہمانوں کا رش رہا۔ یہ

چار روزہ لٹریری اینڈ کلچرل فیسٹول کی رونقیں بحال کرنے کے لئے چند اساتذہ، انتظامی افسر اور طلباء وطالبات شامل نہیں تھے بلکہ اس کے لئے کم وبیش 300 سے زائد متحرک اساتذہ، انتظامی افسران، طلباء وطالبات نے دن رات محنت کی۔ بلکہ چار روزہ پروگرام میں یونیورسٹی کے ہمہ اشخاص متحرک پایا۔ کمشنر بہاول پور ڈاکٹر احتشام انور مہر نے ان چار روز پروگرامز میں جس دلچسپی کا مظاہرہ کیا وہ بھی دیدنی تھا۔ ایسے لگتا تھا کہ وہ کمشنر نہیں بلکہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور سے تعلق رکھنے والا ایک ایسا ذمہ دار فرد ہے جو یونیورسٹی کی تعمیر وترقی کے لئے سرگرم ہے۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں ادبی ثقافتی میلے کا انعقاد

بہاولپور کا شمار پاکستان کے ان شہروں میں ہوتا ہے۔ جو تعلیمی، ثقافتی، سماجی اور ادبی اقدار کی شاندار تاریخ رکھتے ہیں۔ اس شہر کے بارے میں معروف ہوتا جارہا ہے کہ موسم سرما میں ٹورازم کا مرکز بن سکتا ہے۔ یہاں کی روہی، محل، قلعے، سیاحوں کی توجہ کا مرکز بن سکتے ہیں۔ بہاولپور میں ٹورازم کے فروغ کے لیے حکومت پاکستان، پنجاب کے نمائندے عہدے داران گزشتہ سالوں سے زبانی کلامی تسلیاں دیتے نظر آرہے ہیں۔ پی ٹی آئی کی حکومت نے ٹورازم کے فروغ کے لیے دعوے کئے، منشور میں بھی شامل تھا لیکن عمل اقدامات نظر نہ آئے۔ اس حقیقت کو کوئی نہیں جھٹلا سکتا کہ جس نے بہاولپور کو پہلی بار دیکھا اور داد دیے بغیر نہ رہ سکا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ یہاں کی ادبی، سماجی، معاشرتی روایات کو فروغ دینے کے لیے حکومت سرپرستی کرے۔ اس خطے میں ٹورزم کے فروغ کے لیے اداروں کو مناسب فنڈز فراہم کرے۔ ضرورت اس امر کی بھی ہے کہ اس خطے سے تعلق رکھنے والی اہم شخصیات اپنا کردار ادا کریں۔ کم و بیش 15 سال قبل قلعہ ڈراور کے مقام پر جیب ریلی کا انعقاد کیا گیا اس کی سرپرستی یہاں کے سیاسی، کاروباری شخصیات جن میں طارق بشیر چیمہ، محمود مجید، عثمان داؤد عباسی، مسٹر راحیل اور دیگر شامل تھیں۔ بلاشبہ یہ ایونٹ بین الاقوامی حیثیت اختیار کرتا جارہا ہے۔ یعنی جس ایونٹ کی شروعات محدود وسائل کے ساتھ شروع ہوئی آج وہ ایک بڑا تفریحی ایونٹ بن چکا ہے۔ دو سال قبل اسلامیہ یونیورسٹی نے تین روزہ ادبی ثقافتی میلے کا انعقاد کیا جس میں ملک بھر سے ادبی، سماجی، کاروباری، آرٹسٹ نے شرکت کی۔ یہ ایونٹ بلاشبہ نہ صرف طلباء طالبات کی دلچسپی کا سماء بنا بلکہ اُن کی ذہنی نشو نما کے لیے بھی معاون بنا۔ گزشتہ سال کرونا وباء کی وجہ سے ان تقریبات کا انعقاد نہ ہو سکا۔ اس سال یونیورسٹی نے ثقافتی، ادبی، سماجی فروغ کے لیے چار

روزہ پروگرام ترتیب دیا یونیورسٹی ایسے اقدار کے فروغ کے لیے خاطر خواہ اقدام کرتی نظر آرہی ہے۔ یونیورسٹی میں ٹورازم کے فروغ کے لیے باقاعدہ ایک شعبہ کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ چولستان کی آثار قدیمہ، ثقافت کو محفوظ رکھنے کے لیے مستند اساتذہ کی نگرانی میں ایک شعبہ کام کررہا ہے۔ رئیس جامعہ پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب جس انداز میں خطہ کی ادبی ثقافتی اقدار کو فروغ دینے کے لیے ہمہ وقت کوشاں ہیں۔ بلا شعبہ اُن کی قیادت میں یونیورسٹی نے فقید المثال ترقی کی ہے۔

بہاول پور عظیم تہذیبی اور ثقافتی ورثے کا امین ہے۔ نوابین بہاول پور نے اپنے ادوار میں اسلامی نشاط ثانیہ اور برصغیر کو ادبی روایات کے فروغ کے لیے ریاست بہاولپور کو ادبی اور ثقافتی سرگرمیوں کا مرکز بنایا۔ وائس چانسلر نے ریاست بہاولپور کی انہی تہذیبی روایات کا ادراک کرتے ہوئے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے کلیدی کردار کو اہم گردانتے ہوئے بہاولپور لٹریری اینڈ کلچرل فیسٹیول یعنی بہاولپور ادبی و ثقافتی میلے کا انعقاد کیا۔ جس نے بہاولپور کی ادبی و ثقافتی سرگرمیوں کو بلکل نیا رنگ دے دیا اور اس فیسٹیول کی گونج ملک کے کونے کونے میں سنائی دی۔ مارچ 2021 میں ادبی و ثقافتی میلے کی تیاریاں اپنے عروج پر تھیں کہ کرونا وباء کے باعث نافذ ہونے والی پابندیوں کے نتیجے میں اس فیسٹیول کو معطل کرنا پڑا۔ سال 2022 کے فیسٹیول کی تیاریوں کے لیے وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب نے حسب سابق ڈائریکٹوریٹ آف کمیونیکیشن اینڈ پبلک ریلیشنز کو ٹاسک دیا اور صرف دو ہفتوں میں 4 روزہ ادبی و ثقافتی میلے کی تیاری کا آغاز ہوا۔ اس سلسلے میں پہلی میٹنگ سینئر ایلومینائی مسعود صابر کے ہاں وسیب ہال میں منعقد ہوئی۔ اس میٹنگ میں شہزاد احمد خالد، ڈاکٹر اظہر حسین، فرجاد فیض، سجاد پرویز، محمد اسد نعیم اور شعیب منظور شریک ہوئے۔ دوسری میٹنگ ایک مقامی ریسٹورنٹ

میں منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں ڈاکٹر آصف نوید رانجھا، شہزاد احمد خالد، سجاد پرویز کنٹرولر نیوز پنجاب ریڈیو پاکستان، شہباز علی خان، ڈاکٹر اظہر حسین، اطہر لاشاری، محمد اسد نعیم اور شعیب منظور شریک ہوئے۔

پہلی تقریب نامور شاعر فرحت عباس شاہ کی کتاب "مزاحمت کریں گے ہم" کی تقریب رونمائی ہوئی۔اِسی شام عباسیہ کیمپس کے سبزازار میں نامور گلوکارہ صنم ماروی صوفی نائٹ میں فن کا مظاہرہ کیا۔ ادبی میلے کا باقاعدہ آغاز اور افتتاحی تقریب میں وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب، سینئر آرٹسٹ توقیر ناصر، موٹیویشنل سپیکر سیدہ عارفہ زہرہ، اور عزرا آفتاب کے کلیدی خطبے پیش کیے۔ افتتاحی تقریب میں 8 کتابوں کی تقریب رونمائی بھی ہوئی۔ اس ادبی میلے کا اہم پہلو روبرو پروگرام میں اہم شخصیات سے مقالمہ پر مبنی پروگرام تھا جس کے تحت سید تابش الوری، پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب، سید علی معین، سیدہ عارفہ زہرہ کے ساتھ خصوصی پروگرام تجویز کیے گئے۔ قرات اور نعت کے عالمی مقابلے اور اس سلسلے میں خصوصی پروگرام منعقد ہوئے۔ نامور شاعر افتخار عارف کے حالات زندگی پر بننے والی دستاویزی فلم "12 واں کھلاڑی" پیش کی گئی۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے ادبی و ثقافتی میلے کا اہم پروگرام میڈیا کنکلیو ہوتا ہے جس میں مختلف نامور شخصیات اہم ترین موضوع پر اپنی آراء پیش کرتی ہیں۔ گزشتہ میلے میں کشمیر، سوشل میڈیا اور نوجوانوں کے موضوع پر پروگرام ترتیب دیا گیا تھا۔ اس مرتبہ پاکستان کے 75 سال مرکز یقین پاکستان کے موضوع پر مقالمے پیش کیے گئے جس میں عبدالرؤف خان، عابد علی، عدیل ہاشمی، آمنہ مفتی، اصغر ندیم سید، ایوب خاور، فرزانہ عاقب، پروفیسر ڈاکٹر جاوید اقبال، محبوب قادر، مائرہ خان، منصور آفاق، محمد عاصم کچھی، مشال حسین ملک، نذیر لغاری، راحت بانو ملتانیکر، ثمینہ بیگ، توقیر ناصر، عمر بھٹہ، یمنٰی زیدی کی شرکت کی

منظوری دی گئی۔ایلومینائی سجاد پرویز کی کتاب 22لوگ، ڈاکٹر آفتاب حسین اور علامہ طاہر کی کتاب خطہ بہاول پور کا مختصر جغرافیائی، تاریخی، انتظامی اور ثقافتی جائزہ، ڈاکٹر شاہد حسن رضوری کی کتاب بے مثل ریاست کا شہر بے مثال، ڈاکٹر عصمت درانی کی کتاب دریائے امو کے کنارے، نصیر احمد ناصر کی کتاب صحرا نورد، ریاض الحق بھٹی کی کتاب کالم کہانی، ظفر اقبال سندھو کی کتاب کلاس روم، پروفیسر ڈاکٹر شفیق احمد کی کتاب گل دستہ کی تقریب رونمائی ہوئی۔اس مرتبہ گرینڈ محفل مشاعرہ اور شام مزاح کے عنوان سے دو مشاعروں کی تجویز بھی منظور کی گئی۔ علاقائی موسیقی، سازو آواز اور فوک میوزک کے لیے مقامی اور علاقائی فنکاروں اور راحت بانو ملتانیکر کو مدعو کیا گیا۔ادبی و ثقافتی میلے میں پہلی بار قوالی کی محفل سجانے کا فیصلہ ہو ااور اس سلسلے میں شیر میانداد کو مدعو کیا گیا۔ادبی و ثقافتی میلے کا ایک دن طلباء و طالبات کے لیے مختص کیا گیا جس میں وہ خاکوں، ٹیبلوز اور فن موسیقی کا مظاہرہ کیا۔شام مزاح میں انور مسعود، عطاء الحق قاسمی، ڈاکٹر اشفاق احمد اختر، گل نوخیز اختر، خالد مسعود خان، سلمان گیلانی، طاہر شہیر، ڈاکٹر وحید الرحمن خان اور سنجیدہ مشاعرے میں ڈاکٹر اختر شمار، امان اللہ ارشد، عامر سہیل، امجد اسلام امجد، عطاء الحق قاسمی، اظہر فراغ، عزیز شاہد، باقی احمد پوری، افتخار عارف، منصور عارف، قمر رضا شہزاد، ریاض الدین رضی، شاہدہ دلاور، شوکت فہمی کے ناموں کی منظوری دی گئی۔ کالج آف آرٹ اینڈ ڈیزائن میں تھیٹر پرفارمنس کی گئی۔ پھولوں کی نمائش، آرٹ کی نمائش، کتابوں کی نمائش، زرعی اور صنعتی نمائش، بڑے پیمانے پر فوڈ فیسٹیول لگایا گیا۔وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب نے کہ لٹریری اینڈ کلچرل فیسٹیول میں شرکت کے لیے ملک کے طول ارض سے آنے والے نامور شخصیات کا بہاول پور میں موجودگی اور ثقافتی و ادبی سرگرمیوں کا انعقاد طلباء و طالبات کی ذہنی صلاحیتوں اور

کردار میں اہم کردار ادا کرئے گا۔ انہوں نے لٹریری فیسٹیول کے انعقاد میں شامل تمام ٹیم ممبران کی انتھک محنت اور لگن کو شاندار الفاظ میں سراہا۔ مہمانوں کا کہنا تھا کہ جنوبی پنجاب پاکستان کا مرکزی خطہ ہے جو ہزاروں سال قدیم تہذیب کا گہوارہ ہے جو پاکستان کی تمام تہذیبوں کو آپس میں جوڑتا ہے۔ سوشل میڈیا کا مثبت پہلو یہ ہے کہ تعلیم و تحقیق میں موجودہ نسل کو وسیع پیمانے پر معلوماتی رسائی فراہم کررہا ہے اس وقت سرکاری اور نجی سطح پر خیال وسعت کی بحالی کے لیے ٹھوس قوت کی ضرورت ہے۔ کہا گیا کہ ریڈیو پاکستان کشمیر میں جاری ظلم وستم اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی کو ملکی اور عالمی سطح پر اجاگر کرنے میں پیش پیش ہے۔ بلاشبہ اسلامیہ یونیورسٹی کی طرف سے ادبی، ثقافتی میلے کا انعقاد خوش آئیند ہے۔ اس سے بہاولپور کی ادبی، ثقافتی، سماجی اقدار کو افروغ ملے گا بہاولپور کا نام دنیا بھر میں اچھے الفاظوں میں جانا پہچانا جائے گا۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور انوائر مینٹل سوسائٹی اور آب گاہوں کا عالمی دن

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور انوائر مینٹل سوسائٹی نے آب گاہوں کے عالمی دن کی مناسبت سے اساتذہ، طلبا و طالبات میں شعور بیدار کرنے کے لیے واک اور سیمینار منعقد کیا گیا۔ اس موقع پر پرووائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر محمد اشرف، چیف کنزویٹر فارسٹ پنجاب محمد فیصل ہارون، ڈپٹی ڈائریکٹر ورلڈ لائف بہاولپور، ڈائریکٹر سٹوڈنٹ آفیئر ڈاکٹر تنویر حسین، ڈاکٹر عبداللہ، مختلف سوسائیٹیز کے ایڈوائزر اور کابینہ کے ممبران سمیت مختلف محکمہ جات کے عہدیداروں اور دیگر اساتذہ نے خطاب کیا۔ اقوام متحدہ کا ادارہ یونیسکو ہر سال یہ دن مناتا ہے۔ امسال اس دن کا تھیم آب گاہیں اور پانی ہے۔ مقررین نے کہا کہ آب گاہیں تازہ پانی کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور ماحولیات کے تحفظ خصوصاً چولستانی حیات، نباتات اور جانوروں اور پرندوں کے تحفظ کے لیے نمایاں کردار ادا کر رہی ہے۔ اور چولستانی آب گاہوں پر تحقیق بھی جاری ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ آبادی میں اضافے کے باعث ماحولیاتی عدم توازن بڑھ گیا ہے جس سے آب گاہیں بھی بہت متاثر ہوئیں ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ قدرتی حیات میں مددگاران آب گاہوں کو مزید خاتمے سے بچایا جائے تاکہ زمین پر زندگی کے لیے ضروری ماحولیاتی توازن قائم رہے۔ پانی زندگی کی علامت ہے۔ پاکستان کو مستقبل میں تازہ پانی کی کمی کے خطرے کا سامنا ہے۔ پانی کے ضیاع کو روکنے کے لیے انفرادی اور اجتماعی کوششیں کرنا ہوں گی۔

برٹش کونسل کی جانب سے 71 طالبات کو سکاٹش سکالرز شپس کا اعلان، سکالرشپس کی تقریب تقسیم میں وفاقی وزیر موسمیاتی تبدیلی زرتاج گل کی خصوصی شرکت

مزمل اقبال

ڈاکٹر اطہر محبوب جب سے وائس چانسلر بنے ہیں دی اسلامیہ یونیورسٹی ترقی کی منازل طے کرتی جارہی ھے۔اس وقت نہ صرف نئے داخلوں کی تعداد بڑھ رہی ھے بلکہ بیرون ممالک سے سکالرشپس بھی مل رہی ہیں۔جس کے لئے ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں۔وفاقی وزیر مملکت برائے موسمیاتی تبدیلی محترمہ زرتاج گل نے معاشرے میں خواتین کے اعلیٰ مقام اور تعلیم اور روزگار کے مساوی مواقع اور اُن کو قومی دھارے میں مرکزی مقام دلانے کی اہمیت پر زور دیا ہے۔وزیر مملکت نے ان خیالات کا اظہار آج مرکزی آڈیٹوریم بغداد الجدید کیمپس میں سکاٹش سکالرشپس کی تقریب تقسیم وظائف کے موقع پر اپنے خطاب میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ امر انتہائی خوش آئند ہے کہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میں 71 طالبات کو برٹش کونسل کی جانب سے سکاٹش سکالرشپس دیئے جارہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ ہماری خواتین اپنے ٹیلنٹ کے لحاظ سے دنیا میں کسی سے بھی پیچھے نہیں ہیں اور ہر شعبے میں اپنی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کررہی ہیں۔انہوں نے طالبات سے کہا کہ وہ اپنی بھرپور توجہ تعلیم، کردار سازی اور بہتر مستقبل پر مرکوز رکھیں تاکہ پاکستان کی ترقی میں اپنا کردار ادا کرتی رہیں۔انہوں نے کہا کہ برٹش کونسل کی جانب سے پاکستان کی 220 طالبات کو سکالرشپس کی فراہمی انتہائی خوش آئند امر ہے اور جنوبی پنجاب کی طالبات کے لیے ان سکالرشپس کی فراہمی اُن کے لیے

باعث مسرت ہے۔ وزیر مملکت نے کہا کہ ہمارے لیے نبی کریم ﷺ کی روشن مثال سامنے ہے کہ آپ ﷺ حضرت فاطمہؓ کی تعظیم میں خود کھڑے ہو جاتے تھے۔ خواتین کا اسلامی معاشرے میں اور دنیا میں اسی لحاظ سے بہت بلند مقام ہے اور ہمیں اسی بلند مقام کو ترقی کا زینہ بناتے ہوئے آگے بڑھنا ہے۔ انہوں نے اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کے سرسبز اور شاداب کیمپس کی تعریف کی اور اس پر وائس چانسلر کو مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کے ہزاروں طالب علم مبارکباد کے مستحق ہیں کہ اس قدر بہترین اور سازگار تعلیمی ماحول میں اپنی تدریسی اور تحقیقی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے جامعہ میں جاری تعلیمی اور ہم نصابی سرگرمیوں کو سراہا اور خاص طور پر طالبات کی اس تمام عمل میں عملی شراکت داری کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور گرین کیمپس بڑا اور خوبصورت ہے۔ 500 سے زائد پی ایچ ڈی گریجوایٹس، 123 شعبہ جات، کاٹن ریسرچ، سکالرشپس کی فراہمی خوش آئند ہے۔ انہوں نے محترمہ فاطمہ جناح کا بھی خاص ذکر کیا جن کی بدولت قائداعظم نے پاکستان کی منزل حاصل کی۔ اس موقع پر اپنے خطاب میں وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب نے کہا کہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور نے گزشتہ ڈیڑھ برس میں ہر شعبے میں نمایاں ترقی اور کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ فیکلٹی کی تعداد 500 سے بڑھ کر 1000 ہو گئی ہے۔ اِسی طرح طلباء و طالبات کی تعداد اس یونیورسٹی کے پوٹینشل کے مطابق 13000 سے بڑھ کر 42000 ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک تین سالہ ترقیاتی منصوبے کے تحت اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میں چار بڑے اکیڈمک بلاکس اور چار ہاسٹلز تعمیر کیے جائیں گے تاکہ طلباء و طالبات کو تدریس اور تحقیق کے لیے معیاری سہولتیں میسر ہو سکیں۔ برٹش کونسل کے سربراہ عامر رمضان نے اپنے ورچول خطاب میں کہا کہ اُن کی جانب سے اسلامیہ

یونیورسٹی بہاول پور کو 71 سکالر شپ کی فراہمی ہم سب کے لیے خوشی کا باعث ہے۔انہوں نے کہا کہ ملک بھر سے 13 ہزار درخواستیں موصول ہوئیں اور 220 درخواستیں منظور ہوئیں جن میں سے 71 اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کو دی گئیں ہیں۔ڈائریکٹر فنانشل اسسٹنٹس غلام حسن عباسی نے اس موقع پر بتایا کہ وائس چانسلر کی خصوصی دلچسپی اور کاوشوں کی بدولت اب جامعہ اسلامیہ کے 25 فیصد طلباءوطالبات وظائف کی مختلف سکیموں سے مستفید ہورہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم پاکستان احساس سکالر شپ پروگرام، حکومت پنجاب کے وظائف، ہائر ایجوکیشن کے وظائف اور دیگر اِداروں کے وظائف کے بعد اب ہماری طالبات کے لیے برٹش کونسل کے وظائف انتہائی خوش آئند ہے جو یہاں کی مستحق طالبات کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے میں مدومعاون ثابت ہوں گے۔ تقریب میں سینئر اساتذہ کرام،افسران، سول سوسائٹی کے نمائندوں، ملک حبیب اللہ بھٹہ، سید تابش الوری اور میڈیا کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اس سے قبل وزیر مملکت اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور تشریف لائیں تو وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب نے اُن کا اپنے دفتر میں استقبال کیا۔اس موقع پر انہوں نے اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میں ایک لاکھ درخت لگانے کی وزیر اعظم پاکستان کی شجر کاری مہم کے تحت کاافتتاح کیا۔انہوں نے اس موقع پر وائس چانسلر کے دفتر کے باہر سبزہ زار میں پودا لگایا۔ وزیر مملکت نے اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کے دورے کے دوران کالج آف ارٹ اینڈ ڈیزائن کا بھی دورہ کیا۔ اس موقع پر کالج پرنسپل ماریہ انصاری نے کالج میں جاری تعلیمی سرگرمیوں سے متعلق آگاہی فراہم کی۔ وزیر مملکت محترمہ زرتاج گل نے اس موقع پر کالج آف آرٹ اینڈ ڈائزین میں فن پاروں کا بھی افتتاح کیا۔ تقریب میں کووڈ 19 کے ایس اوپیز کے مطابق ہال میں آدھی نشستیں خالی رکھی گئیں اور دیگر ایس اوپیز پر بھی عملدرآمد کیا گیا۔

احمد پور شرقیہ، یزمان، خیر پور ٹامیوالی اور حاصل پور سے بس سروس کے بعد کیمپسز کا اعلان

احمد پور شرقیہ سے تعلق رکھنے والے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے طلباء و طالبات کے لیے خصوصی بس سروس کے آغاز پر اہلیان شہر کی جانب سے وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کے اعزاز میں تقریب کا انعقاد بھی کیا گیا۔ تقریب میں اسسٹنٹ کمشنر نعیم صادق چیمہ ،ایلومینائی شفقت عباس ملک سینئر پروڈیوسر پاکستان ٹیلی ویژن، باسط خان شیکرانی، حافظ مظفر کریم، پروین عطاملک، نصیر احمد ناصر صدر پریس کلب بہاولپور، اسلام ضمیر، ریاض احمد بلوچ، خالد ضمیر، اطہر لاشاری اور سول سوسائٹی، والدین اور طلباء و طالبات کثیر تعداد میں موجود تھے۔ اس موقع پر پروفیسر ڈاکٹر جواد اقبال، پروفیسر ڈاکٹر حسین طاہر، پروفیسر ڈاکٹر تنویر حسین ترابی، ڈاکٹر عمران منظور، ڈکٹر اظہر حسین، ڈاکٹر مکشوف احمد اور افسران رضوان مجید، عامر منظور، شہزاد احمد خالد، محمد خالد شیخ، عارف رموز اور عارف مسعود بھی موجود تھے۔ وائس چانسلر نے والہانہ استقبال پر منتظمین اور اہلیان احمد پور شرقیہ کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ احمد پور شرقیہ ایک قدیم اور گنجان آباد شہر ہے اور مقامی طالب علم بہت محنتی اور ذہین ہیں۔ جامعہ اسلامیہ میں اس وقت احمد پور سے تعلق رکھنے والے 1150 طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں۔ احمد پور شرقیہ اور اوچ شریف کے لیے یونیورسٹی سب کیمپس کے منصوبے پر بھی غور کیا جائے گا جہاں نرسنگ سمیت جدید علوم کی تعلیم دی جائے گی۔ اسسٹنٹ کمشنر احمد پور نعیم صادق چیمہ ، شفقت عباس ملک، مظفر کریم خان، نصیر احمد ناصر اور پروین عطا ملک کے علاوہ انجمن تاجران اور سول سوسائٹی کے نمائندوں نے بھی اس موقع پر خطاب کیا اور بس سروس کے آغاز پر وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کا شکریہ ادا کیا۔ علاوہ ازیں وفاقی

پارلیمانی سیکرٹری کنول شوذب کی کوششوں سے یونیورسٹی کے احمد پور شرقیہ کیمپس کا اعلان بھی کیا گیا۔احمد پور شرقیہ کے ساتھ ساتھ تحصیل یزمان، تحصیل خیر پور ٹامیوالی، تحصیل حاصل پور میں بھی طلباء کے لیے بس سروسز کا آغاز کر دیا گیا اور سب کیمپس کے قیام کی بھی کوشش کی جا رہی ہے۔ طلباء کے والدین معززین علاقہ خطہ بہاول پور کے لوگ ڈاکٹر اطہر محبوب کی اس علم دوست کاوش کو بھرپور سراہتے ہیں ان کی وجہ سے بہاول پور کی یونیورسٹی کی طلباء وطالبات با آسانی یونیورسٹی سے گھر آ جا سکتی ہیں۔ جن کی وجہ سے وہ تعلیم کا سفر جاری رکھے ہوئے اگر یہ سہولت میسر نہ ہوتی تو اس مہنگائی کے دور میں کتنے بچے بچیاں تعلیم سے محروم ہو جاتے۔ علاقے کے لوگ ڈاکٹر اطہر محبوب کے اس اچھے عمل پر اُن کے لئے ہمیشہ دعا گو رہے گے۔

دو دن بہاولپور میں

جاوید چودھری

ڈاکٹر اطہر محبوب اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور کے وائس چانسلر ہیں‘ یہ پاکستان کی تاریخ کے دوسرے نوجوان ترین وی سی ہیں‘ بہاولپور یونیورسٹی سے پہلے یہ خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی رحیم یار خان کے وائس چانسلر رہے اور دو یونیورسٹیوں کی سربراہی کے باوجود ابھی ان کی عمر صرف 48 سال ہے‘ مجھے چند دن قبل ان کی طرف سے یونیورسٹی کے وزٹ اور طالب علموں سے گفتگو کی دعوت ملی‘ میں یہ پیغام سن کر سکتے میں آ گیا‘ کیوں؟ کیوں کہ میں نے اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور سے ایم اے جرنلزم کیا تھا۔

میں شعبہ صحافت کا پہلا گولڈ میڈلسٹ بھی تھا مگر میری یونیورسٹی نے مجھے کبھی ’’اون‘‘ نہیں کیا تھا‘ مجھے سینکڑوں تعلیمی اداروں نے بلایا‘ میں بیرون ملک بھی یونیورسٹیوں میں گیا اور شاید ہی پاکستان کی کوئی بڑی یونیورسٹی ہو گی مجھے جس کے طالب علموں سے گفتگو کا اعزاز حاصل نہ ہوا ہو مگر میری یونیورسٹی مجھے ہر دور میں ’’اگنور‘‘ کرتی رہی تاہم میں اس میں اپنی کوتاہی سمجھتا تھا‘ میں یونیورسٹی کا باغی طالب علم تھا‘ میرے اساتذہ بھی مجھ سے خوش نہیں تھے اور کلاس فیلوز بھی چناں چہ ایسے شخص کو ’’اون‘‘ کرنے کے لیے اعلیٰ سطح کی اعلیٰ ظرفی چاہیے ہوتی ہے اور یہ شاید ماضی کے وائس چانسلرز میں نہیں تھی چناں چہ جب ڈاکٹر اطہر محبوب کا فون آیا تو میں نے ان سے دو بار پوچھا ’’آپ اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور کی ہی بات کر رہے ہیں‘‘ اور وہ ہنس کر بولے ’’جی سر آپ کی اپنی یونیورسٹی‘‘ بہر حال میں نے 27 دسمبر کو بہاولپور آنے کا وعدہ کر لیا اور میں دھند اور فلائیٹس کی تاخیر کے باوجود 27 دسمبر کو وہاں پہنچ گیا۔ ڈاکٹر صاحب نے مین آڈیٹوریم میں میری گفتگو کا اہتمام کیا تھا‘ میں ہال میں موجود طالب

علموں کو دیکھ کر حیران رہ گیا‘نوجوان سیڑھیوں اور دروازوں تک میں بیٹھے تھے‘ مجھے اس ریسیپشن نے بھی حیران کر دیا‘ میں کھلاڑی ہوں اور نہ ہی اداکار‘ دنیا عموماً یہ ریسیپشن چاکلیٹی اداکاروں اور کھلاڑیوں کو دیتی ہے‘ میرے جیسے عام سے اخباری لکھاری یا ٹیلی ویژن شو ہوسٹ کے لیے نوجوانوں کا آنا اور دیر تک بیٹھے رہنا یہ واقعی اچنبھے کی بات تھی‘ میں نے ڈرتے ڈرتے نوجوانوں سے بات شروع کی اور ان کے جوش نے مجھے حیران کر دیا۔

میں ان کے سوالوں سے بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا‘ مجھے نوجوانوں کے ساتھ گپ لگاتے وقت محسوس ہوا ہماری نوجوان نسل میں سیکھنے کی بے انتہا پیاس ہے‘ شاید یونیورسٹیاں صرف ان کی تعلیمی ضروریات پوری کر رہی ہیں‘ یہ انہیں صرف نمبر حاصل کرنے‘ ڈگریاں لینے اور اسائنمنٹ تیار کرنے کا طریقہ بتا رہی ہیں لیکن سکل کیسے سیکھنی چاہیے‘ پروفیشن کیا ہے اور زندگی میں آگے بڑھنے کا کیا طریقہ ہے ہماری یونیورسٹیاں شاید طالب علموں کو یہ نہیں سکھا پا رہیں۔

چناں چہ طالب علموں کو اگر کسی جگہ میرے جیسے تنکے بھی مل جاتے ہیں تو یہ شہتیر سمجھ کر ان کے ساتھ بھی لپٹ جاتے ہیں اور یہ ان سے پوچھنا شروع کر دیتے ہیں ”ہم کیا کریں اور ہمیں کیا کرنا چاہیے“ مجھے بہاولپور کے طالب علموں میں بھی یہ تھرسٹ محسوس ہوئی‘ یہ تربیت چاہتے تھے‘ میں بات آگے بڑھانے سے پہلے آپ کو یہ بھی بتاتا چلوں ”تربیت کیا ہوتی ہے ؟“۔ ہم انسان اللہ تعالیٰ کی دل چسپ مخلوق ہیں‘ ہم باقی تمام جان داروں سے مختلف ہیں لہٰذا کتے‘ بلیاں اور گیدڑ اپنے بچوں کو پالتے ہیں‘ شیر‘ چیتے اور ریچھ اپنے بچوں کی پرورش کرتے ہیں جب کہ انسان اپنے بچے کی تربیت کرتا ہے۔

یہ انہیں زندگی گزارنے، پروفیشن اڈاپٹ کرنے اور اپنی ذات میں سکون، اطمینان اور سکھ پیدا کرنے کا طریقہ سکھاتا ہے لیکن شاید ہم نے اپنے بچوں کی تربیت بند کر دی ہے اور ہم اب ان کی پرورش کر رہے ہیں یا پھر انہیں پال رہے ہیں چناں چہ ہمارے بچے اپنی ذات میں خلا محسوس کر رہے ہیں، ہم میں سے زیادہ تر والدین اپنے بچوں کو چالاک بنا دیتے ہیں، یہ انہیں زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے، زیادہ سے زیادہ سمیٹنے کا طریقہ بتاتے رہتے ہیں لہٰذا ان کے بچے بڑے ہو کر چالاک بن جاتے ہیں۔

یہ اچھے انسان نہیں رہتے جب کہ زندگی گزارنے کا شان دار طریقہ یہ ہے آپ اچھے ہو جائیں، آپ زندگی میں جتنے اچھے ہوتے جاتے ہیں زندگی آپ کے لیے اتنی ہی مہربان، پرسکون، مطمئن اور شاد ہو جاتی ہے، مجھے اپنے تعلیمی نظام میں ہر دور میں دو چیزیں مسنگ محسوس ہوئیں، تربیت اور تکنیکس، ہمارے تعلیمی ادارے نوجوانوں کو نمبروں کی ریٹ ریس پر لگا دیتے ہیں اور یہ بے چارے چوہوں کی طرح نمبروں کا ڈھیر لگاتے چلے جاتے ہیں، یہ ان کی تربیت نہیں کرتے۔

دوسرا ہمارے نوجوان جب یونیورسٹیوں سے نکلتے ہیں تو ان کے ہاتھ میں کوئی فن، کوئی آرٹ نہیں ہوتا، یہ کاغذ کا ایک ٹکڑا لے کر مارکیٹ میں آ جاتے ہیں اور پھر مدت تک دھکے کھاتے رہتے ہیں، میں نے 1992ء میں صحافت میں ایم اے کیا تھا، میں گولڈ میڈلسٹ بھی تھا لیکن آپ یقین کیجیے مجھے اس وقت تک صحافت کی الف ب بھی معلوم نہیں تھی، میں نے جو کچھ سیکھا وہ میں نے یونیورسٹی کے بعد عملی میدان میں آ کر سیکھا چناں چہ میری شدید خواہش ہے ہم تعلیم و تربیت کی ترتیب بدل کر اسے تربیت و تعلیم کر دیں۔

ہم سکول لیول پر اپنے بچوں کو تربیت زیادہ دیں اور تعلیم کم اور ہم یونیورسٹیوں میں انہیں ڈگریوں کے بجائے سکل دیں تاکہ یونیورسٹی سے نکلنے والا ہر طالب علم اپنے شعبے کا ماہر ہو' یونیورسٹی اسے پالش کر کے مارکیٹ میں اتارے بجائے اس کے کہ طالب علم مارکیٹ میں اپنی پالش تلاش کرتا رہے' دوسرا یونیورسٹیوں کے اندر کیریئر کونسلنگ کا باقاعدہ شعبہ ہونا چاہیے' یہ نوجوانوں کو بتائے ان کے اندر کون کون سا ٹیلنٹ چھپا ہوا ہے اور نوجوان کس شعبے میں کس طرح کام کر کے کہاں تک پہنچ سکتے ہیں' یہ گریٹ سروس ہوگی۔

ہمیں یونیورسٹیوں میں عملی شعبے بھی بڑھا دینے چاہئیں' ہمارے ہر طالب علم کے پاس کوئی نہ کوئی عملی فن بھی ضرور ہونا چاہیے تاکہ یہ جب مارکیٹ میں آئے تو یہ اپنی روزی روٹی کا بندوبست کر لے' ہمارے 85 فیصد طالب علم صرف نوکری کے لیے ڈگری لیتے ہیں اور آج کے زمانے میں نوکری سے بڑی بے وقوفی کوئی نہیں' ہم اگر آج سوشل میڈیا کے ہوتے ہوئے بھی نوکری تلاش کر رہے ہیں تو پھر ہمیں احمق کہنا چاہیے لہٰذا ہماری یونیورسٹیوں کو چاہیے یہ طالب علموں کو بتائے آپ نے ڈگری کے بعد نوکری تلاش نہیں کرنی اپنا کوئی بزنس کرنا ہے' یہ سوچ ملک کو بدل دے گی۔

میں 17 سال بعد یونیورسٹی آیا تھا' 2002ء میں شاید ڈگری یا گولڈ میڈل لینے آیا تھا اور اس کے بعد 2019ء میں آیا' ان 17 برسوں میں بہاولپور اور یونیورسٹی دونوں بدل گئے' کیمپس زیادہ خوب صورت لگا' نیو کیمپس بغداد الجدید کہلاتا ہے' یہ شروع میں صحرا کے قریب تھا' ہم بڑی مشکل سے وہاں پہنچے تھے لیکن اب یہ گل و گل زار ہو چکا ہے' ڈاکٹر اطہر محبوب خود بھی صفائی پسند اور باذوق ہیں' ان کا ذوق اور صفائی پسندی دونوں کیمپس میں دکھائی دیتے ہیں۔

اسلامی یونیورسٹی نے ''سٹڈی پارکس'' کے نام سے ایک دل چسپ تجربہ کیا' خواتین کے ہاسٹلوں کے سامنے ایریا مختص کر دیا گیا ہے' اس ایریا میں جاگنگ ٹریکس بھی ہیں' باسکٹ بال کورٹ بھی' ایک چھوٹی سی جھیل بھی اور بڑے بڑے لانز بھی' یہ علاقہ صرف خواتین کے لیے مختص ہے' طالبات دن کے اوقات میں یہاں بیٹھ کر سٹڈی بھی کر سکتی ہیں' کھیل بھی سکتی ہیں اور واک بھی' کوئی مرد اس ایریا میں داخل نہیں ہو سکتا' یہ ایک اچھی سکیم ہے۔

ہمارے زنانہ ہاسٹلز جیل کی طرح ہوتے ہیں' بچیاں ہاسٹلوں میں محصور ہو کر رہ جاتی ہیں' یہ شہر بھی نہیں جا سکتیں اور گھوم پھر بھی نہیں سکتیں لہٰذا سٹڈی پارکس کی وجہ سے انہیں سانس لینے کا موقع مل جاتا ہے' یہ کھلی فضا میں بیٹھ اور چل پھر لیتی ہیں' کیمپس میں بے تحاشا پھول اور درخت بھی لگ چکے ہیں' ہمارے دور میں یہاں ریت کے ٹیلے ہوتے تھے لیکن اب کسی جگہ ریت نظر نہیں آتی' بہاولپور کے آخری نواب سر صادق محمد خان عباسی ایک روشن خیال اور انقلابی شخصیت تھے۔

نواب صاحب نے انگریزوں کے دور میں انگریزی سکول اور کالجز بنوانا شروع کر دیے تھے' یونیورسٹی کی بنیاد بھی نواب صاحب نے رکھی تھی' اولڈ کیمپس کی چھتیں' برآمدے اور گنبد آج بھی نواب صاحب کے وژن کی داد دیتے ہیں' یہ زراعت میں بھی خصوصی دل چسپی لیتے تھے' فرانس، بیلجیئم اور جرمنی سے ماہرین منگوائے اور جھیلیں اور نہریں کھود کر علاقے کو ہرا بھرا کر دیا' تقسیم سے پہلے دہلی سے کراچی کا مختصر ترین ریلوے روٹ بہاولپور سے ہو کر گزرتا تھا۔

یہ ٹریک آج بھی موجود ہے لیکن اس پر ٹرین نہیں چلتی' ڈیڑھ سو سال پرانے سٹیشن اپنی کسمپرسی اور ہماری نالائقی کا نوحہ پڑھتے نظر آتے ہیں' لوگ ان کی اینٹیں تک اکھاڑ کر لے جا رہے ہیں' حکومت اگر توجہ دے تو یہ اس ٹریک پر سفاری ٹرین چلا کر علاقے میں سیاحت بھی پروموٹ کر سکتی ہے اور کروڑوں روپے کا ریونیو بھی حاصل کر سکتی ہے' یہ ٹریک بھارت کی سرحد تک جاتا ہے' درمیان میں لال سوہانرا کا نیشنل پارک بھی آتا ہے' یہ پارک جنگلی حیات کا بہت بڑا ڈپو ہے۔

آپ کو یہاں نیل گائے بھی نظر آتی ہیں' مور بھی' سانپ بھی اور ہرن بھی' یہ علاقہ ونٹر ٹورازم کے لیے آئیڈیل ہے' بہاولپور میں نواب صاحب کے بے شمار محلات موجود ہیں' یہ محل اگر ہوٹلوں میں تبدیل کر دیے جائیں' سفاری ٹرین چلا دی جائے اور اگر تھوڑی سی سیاحتی سہولتیں دے دی جائیں تو میرا خیال ہے دریائے ہاکڑا کی سولائزیشن پوری دنیا کے لیے کھل جائے گی' عوام کو روزگار بھی ملے گا اور پاکستان میں سیاحت بھی فروغ پائے گی۔

حکومت یہ ذمہ داری اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور کو بھی سونپ سکتی ہے' ٹرین بھی یونیورسٹی کو دے دی جائے اور سفاری پارک بھی' یونیورسٹی یہ کام ٹھیک ٹھاک سرانجام دے دے گی' میری جوان اور متحرک وائس چانسلر ڈاکٹر اطہر محبوب سے درخواست ہے یہ یونیورسٹی میں سیاحت کا شعبہ بھی کھول دیں' یہ ٹورازم میں طالب علموں کو ڈگری کروائیں۔

ڈاکٹر اطہر محبوب صاحب نے دوسرے دن لال سوہانرا ریسٹ ہاؤس میں لنچ کا اہتمام کر رکھا تھا' یہ ریسٹ ہاؤس میاں نواز شریف نے بنوایا تھا' ان کا بیڈروم بھی آج تک یہاں موجود ہے' ریسٹ ہاؤس کے ساتھ ایک طویل واکنگ ٹریک اور چھوٹی سی جھیل ہے' جھیل میں

وینس کے کنڈولے جیسی چھوٹی سی کشتی تیرتی رہتی ہے‘ میاں نواز شریف اس کشتی میں بیٹھ کر شام کو رات میں تبدیل ہوتے دیکھتے تھے‘ یہ جگہ انھیں بے تحاشا پسند تھی۔

میں نے یہ ریسٹ ہاؤس اور کشتی دیکھی تو میں میاں نواز شریف کے ذوق کی داد دیے بغیر نہ رہ سکا‘ یہ مقام ہر زاویے سے یورپ محسوس ہوتا تھا‘ گھنا جنگل‘ چھوٹی سی جھیل‘ صحرا کی خوشبو دار ہوائیں اور اوپر سے دسمبر کی دھند یہ تمام چیزیں مل کر حقیقت کو خواب بنا رہی تھیں‘ ماحول وین گو کی پینٹنگز‘ گوگول کی نظموں اور بانسری کی کوک کی طرح خواب ناک تھا۔

مجھے لال سوہانرا میں اپنے پرانے استاد شیراز پراچہ صاحب سے ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا‘ یہ میرے ایام جہالت میں مجھے پڑھانے کی ناکام کوشش کرتے رہے تھے‘ میں ڈھیٹ مٹی کا بنا ہوا انسان ہوں لہٰذا یہ بری طرح ناکام رہے‘ ایک شرمیلی سی مسکراہٹ ان کے چہرے کا طرہ امتیاز ہوتا تھا‘ یہ بزرگ ہو چکے ہیں لیکن ان کی شرمیلی مسکراہٹ آج بھی جوان ہے‘ میں دل سے ان کی قدر کرتا ہوں‘ ڈاکٹر شہزاد رانا میرے بہاولپور کے زمانے کے دوست ہیں‘ ہم جس زمانے میں یونیورسٹی میں پڑھتے تھے یہ اس وقت پنجاب ہائی وے میں ملازم تھے۔

یہ یونیورسٹی میں ہمارے ساتھ اٹھنے بیٹھنے لگے تو تعلیم کا شوق واپس آ گیا‘ بی اے کیا‘ پھر ایم اے کیا‘ یونیورسٹی میں لیکچرار ہوئے اور پھر پی ایچ ڈی کر کے اسسٹنٹ پروفیسر بن گئے‘ یہ جوانی کی پرانی یاد کی طرح میرے ساتھ ساتھ چل رہے ہیں‘ یہ دو دن میرے ساتھ رہے‘ ہم رات کے سناٹے میں پرانے شہر کی پرانی گلیوں میں پرانی یادیں بھی تلاش کرتے رہے اور ہم دن میں بھی اکٹھے رہے‘ شہزاد صاحب نے مہربانی فرمائی‘ یہ مجھے لینے اور واپس چھوڑنے کے لیے ملتان آئے۔ بہاولپور میری اصلیت ہے‘ میں ذاتی زندگی میں بور‘ چڑچڑا اور نالائق ہوں‘ میری یہ تینوں ’’خوبیاں‘‘ بہاولپور کے زمانے میں جوبن پر تھیں۔

میں اس قدر نالائق تھا کہ یونیورسٹی کے تمام درخت اور اینٹیں تک میری نالائقی کی گواہی دیتی تھیں، میں کسی بھی وقت کوئی بھی بات محسوس کر کے کسی کے ساتھ بھی ناراض ہو سکتا تھا اور میں اس قدر بور تھا کہ لوگ سارا سارا دن میرے ساتھ بیٹھے رہتے تھے مگر مجال تھی جو میں مسکراتا یا ہنستا تھا' میرا سارا دن تین محوروں کے گرد گھومتا تھا' میں لائبریری میں بیٹھ کر کتابیں پڑھتا رہتا تھا' اندھا دھند واک کرتا تھا اور شام کو چڑیا گھر چلا جاتا تھا اور بندروں کے ساتھ مکالمہ شروع کر دیتا تھا' میں نے اس زمانے میں محسوس کیا تھا میں بندروں اور بندر مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوتے ہیں، ہم میں کوئی ٹوٹی پھوٹی کڑی موجود تھی چناں چہ میں نے زیادہ تر وقت بندروں کی صحبت میں گزارہ' میں نے زندگی کے تمام بنیادی گر بھی بہاولپور سے سیکھے مثلاً میرے جیسے کھوٹے سکے نے ایک دن سوچا دنیا میں ایسی بے شمار دھاتیں موجود ہیں جن کو اگر مسلسل رگڑا جائے تو یہ سونے کی طرح چمکنا شروع کر دیتی ہیں۔

مجھے خود کو بھی ایک بار رگڑ کر دیکھ لینا چاہیے شاید میں بھی چمکنا شروع کر دوں چناں چہ میں نے اپنے آپ کو رگڑنا شروع کر دیا' میرا پہلا ہدف کلاس میں پہلی پوزیشن حاصل کرنا تھا' پنجاب یونیورسٹی میں صحافت کے ایک استاد ہوتے تھے' شفیق جالندھری' مجھے ان سے گیدڑ سنگھی مل گئی' جالندھری صاحب نے بتایا آپ اگر آدھ گھنٹے میں 26 صفحے لکھ لو تو آپ بیس میں سے انیس نمبر حاصل کر سکتے ہو' میں پیدائشی رٹے باز تھا' میں نے اپنے نوٹس بنائے' انھیں رٹا لگایا اور تیزی سے لکھنے کی پریکٹس شروع کر دی' میں تین ماہ تیزی سے لکھنے کی پریکٹس کرتا رہا یہاں تک کہ میری شہادت کی انگلی ٹیڑھی ہو گئی۔

میرے ہاتھ میں آج بھی درد ہوتا ہے لیکن میں نالائق ترین ہونے کے باوجود اپنے ڈیپارٹمنٹ میں ٹاپ کر گیا' یہ میری زندگی کی پہلی کامیابی تھی اور یہ کامیابی مجھے بتا گئی دنیا میں

محنت کا کوئی متبادل نہیں‘ محنت دنیا کا سب سے بڑا مذہب‘ سب سے بڑی شہریت‘ سب سے بڑا استاد‘ سب سے بڑا نوٹ اور سب سے بڑا اعزاز ہے‘ آپ بس آنکھیں بند کر کے پہاڑ کاٹنا شروع کر دیں‘ دودھ نکلے یا نہ نکلے لیکن آپ فرہاد بن کر ہمیشہ کے لیے زندہ ہو جائیں گے‘ میں نے دنیا جہاں کے کام یاب لوگوں کی داستانیں پڑھیں‘ مجھے ہر کام یاب شخص کے پیچھے دو ہاتھ ملے‘ ایک اللہ کا ہاتھ اور دوسرا اس کا اپنا ہاتھ‘ مجھے اس کام یابی نے بتایا دعائیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔

زبان کی دعا اور جوڑوں کی دعا‘ اللہ زبانوں کی دعائیں سنے یا نہ سنے لیکن یہ انسانی جوڑوں کے اندر سے کراہتی‘ چیختی اور چلاتی دعائیں ضرور سنتا ہے چناں چہ ہم اگر اللہ کی مشیت تک پہنچنا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں اتنی محنت‘ اتنی مشقت کرنی چاہیے کہ ہمارے جسم کا ایک ایک جوڑ دعا بن جائے‘ یہ اللہ سے کہے یا پروردگار اس کی سن لے نہیں تو یہ مجھے کہنے سننے کے قابل نہیں چھوڑے گا‘ محنت دنیا کی سب سے بڑی تکنیک ہے اور یہ تکنیک مجھے بہاولپور سے ملی‘ میں یہ ساتھ لے کر لاہور گیا اور پھر میں نے پیچھے مڑ کر نہ دیکھا‘ میں آج بھی جو دروازہ کھولنا چاہتا ہوں میں اس پر دستک دیتا چلا جاتا ہوں یہاں تک کہ وہ دروازہ کھلتا ہے یا پھر ٹوٹتا ہے۔

میں نے اس تکنیک کے ذریعے اپنی خامیوں تک کو شکست دی مثلاً شاید آپ کو یہ جان کر حیرت ہو اللہ تعالیٰ نے مجھے عام انسانوں کے مقابلے میں زبان سیکھنے کی کم صلاحیت دے رکھی ہے‘ مجھ میں تحریری اور زبانی دونوں زبانیں سیکھنے کی اہلیت نہیں‘ میں اس وقت بھی اہلیت کے ہجے بھول گیا تھا‘ میں ایک زبان میں دوسری زبان کا لفظ بھی نہیں ملا سکتا‘ اردو بولتے وقت انگریزی کا لفظ آ جائے تو میں پہلے اسے غلط بولتا ہوں اور پھر رک کر اسے ٹھیک کرتا ہوں‘ یہ صرف اور صرف اللہ کا کرم اور محنت جیسے استاد کی مہربانی ہے میں 27 سال سے لکھ رہا ہوں۔

12 سال سے ٹیلی ویژن شو کر رہا ہوں اور میں اب سیلف ڈویلپمنٹ اور موٹی ویشن کے سیشن بھی لیتا ہوں، میں کیمرہ کانسیش بھی ہوں، میں کیمرے کی طرف دیکھ کر بول نہیں سکتا لیکن آپ محنت اور پاگل پن کی انتہا دیکھیے، میں اس کے باوجود ٹیلی ویژن شو کر رہا ہوں اور مسلسل کر رہا ہوں، میں ذاتی زندگی میں بھی اجڈ، لاپرواہ، غیر منظم اور غیر تہذیب یافتہ تھا مگر یہ ان تھک محنت اور اللہ کا کرم ہے میں چھوٹے چھوٹے کورسز کر کے ان خامیوں پر بھی قابو پاتا چلا جا رہا ہوں اور تبدیلی کا یہ سلسلہ بہاولپور سے اسٹارٹ ہوا تھا، یہ شہر میرا محسن، میرا استاد ہے، یہ نہ ہوتا تو شاید میں بھی نہ ہوتا اور اگر ہوتا تو شاید میں ویسا نہ ہوتا جیسا میں آج ہوں۔

مجھے اگر زندگی میں کبھی موقع ملا تو میں پاکستان کی کسی یونیورسٹی میں محنت کا ڈیپارٹمنٹ بناؤں گا اور اس ڈیپارٹمنٹ میں صرف اور صرف ان لوگوں کو داخلہ دوں گا جنھیں لوگ نالائق اور ناکام سمجھتے ہیں، دنیا میں ذہین اور چالاک لوگ اپنا راستہ خود بنا لیتے ہیں، معاشروں اور ملکوں کو انھیں بنانے کے لیے محنت نہیں کرنی پڑتی، اصل کمال نالائقوں اور ادھورے لوگوں کو بنانا اور چلانا ہوتا ہے، آپ کتنے بڑے استاد، کتنے بڑے سائنس دان ہیں اس کا جواب یہ سوال دے گا آپ نے کتنے ناکام لوگوں کو اپنے قدموں پر کھڑا کیا اور آپ نے کتنے نالائقوں کو میزائل کی طرح لانچ کیا۔

ہمارے استاد ہمیشہ ٹاپ کرنے والے طالب علموں پر ناز کرتے ہیں جب کہ اس میں ناز کرنے والی کوئی بات نہیں ہوتی، یہ ٹاپ کرنے والے لوگ ہوتے ہی لائق اور ذہین ہیں، آپ اگر ان کے استاد نہ بھی ہوں تو بھی یہ ٹاپ کر جاتے، یہ پھر بھی زندگی میں کام یاب ہو جاتے، آپ صرف یہ بتائیں آپ نے زندگی میں کتنے نالائق، کند ذہن اور معذوروں کو کام یاب بنایا، آپ نے پتھروں میں کتنے پھول، بوٹے اور پودے لگائے، آپ کا اصل کمال تو یہ ہونا

چاہیے لٰہذا میں چاہتا ہوں ہم یونیورسٹی میں محنت کا ڈیپارٹمنٹ بنائیں اور اس ڈیپارٹمنٹ میں صرف نالائق طالب علموں کو محنت کرنے اور کچھوؤں کی طرح خرگوشوں کو شکست دینے کی ٹریننگ دیں، ہم انھیں بتائیں آپ کس طرح کیا کریں اور آپ اپنی زندگی کے تمام بقراطوں کو خاک چٹوادیں گے' یہ خواب بظاہر دیوانے کی بڑ لگتی ہے لیکن مجھے محسوس ہوتا ہے ڈاکٹر اطہر محبوب میں اس اینی شیٹو کی جان ہے' یہ ایسا ڈیپارٹمنٹ ضرور بنا سکتے ہیں۔

یہ ڈیپارٹمنٹ بنائیں' دنیا کے ہزار کام یاب لوگوں کی کہانیاں لیں' ان کی تکنیکس کی سلائیڈز بنائیں' ان کے اسٹائل' ان کے فارمولوں کو ڈیجیٹل فارم میں لے کر آئیں اور ہر وہ نوجوان جسے ہم نالائق سمجھ کر پیس کر رکھ دیتے ہیں' یہ اسے اس ڈیپارٹمنٹ میں لے آئیں' اسے ہزار کام یاب لوگوں میں سے اپنی مرضی کے لوگ منتخب کرنے کا موقع دیں اور پھر اس سے کہیں بیٹا جاؤ اس شخص جیسے بن جاؤ اور وہ نالائق کمال کر دے گا' ہم اگر یونیورسٹیوں میں آئن سٹائن' نیوٹن' شیکسپیئر' والٹیئر' ایڈیسن اور برنارڈ شا پڑھا سکتے ہیں تو ہم بچوں کو کام یابی کا گر کیوں نہیں سکھا سکتے' ہم کام یابی کو ڈیپارٹمنٹ' کام یابی کو شعبہ کیوں نہیں بنا سکتے؟ ہم لوگوں کو کیوں نہیں بتاتے آپ سبزیاں اگا اور جانور پال کر بھی پوری دنیا کو حیران کر سکتے ہیں' آخر اس میں کیا حرج ہے۔

میں آخر میں ایک بار پھر پروفیسر اطہر محبوب کا مشکور ہوں' ان کا میری ذات پر احسان ہے' انھوں نے مجھے میرے بچھڑے ہوئے بہاولپور سے دوبارہ جوڑ دیا' میرے ٹوٹے ہوئے دھاگوں کو دوبارہ گرہ لگا دی' یہ نہ ہوتے تو شاید میں اپنے ماضی کے ساتھ نہ جڑ پاتا' میں اسی طرح جڑوں کے بغیر رہ جاتا۔

ای لرننگ اور جامعات کے طلباء کی تربیت

گزشتہ دنوں اعلیٰ تعلیم کو درپیش چیلنجز ای لرننگ اور جامعات کے طلباء کی تربیت کے موضوعات پر لاہور گریژن یونیورسٹی میں سماء ٹی کے پروگرام قطب ان لائن کی ریکارڈنگ کی گئی جس میں پاکستان کی 3 بڑی یونیورسٹیز کے وائس چانسلرز نے بطور اعلیٰ تعلیمی ایکسپرٹس کے حصہ لیا۔ ریکارڈنگ کے دوران گفتگو کرتے ہوئے وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب نے کہا کہ کرونا کے دوران حاصل کی گئی طلبا کی ڈگریاں زیادہ اہمیت کی حامل ہونگی کیونکہ موجودہ طلباء چیلنجنگ ماحول میں تعلیم حاصل کر کے امتحانات دے رہے ہیں۔ جہاں وسائل اور سہولیات کے فقدان کے باوجود سٹوڈنٹس کے نتائج بہت حوصلہ افزاء ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ای لرننگ نے طلباء کیلئے روشن مستقبل کے دروازے کھول دیے ہیں۔ وائس چانسلر لاہور گریزن یونیورسٹی میجر جنرل (ر) شہزاد سکندر نے کہا کہ اب جبکہ یونیورسٹیاں کھل چکی ہیں طلباء کی طرف سے آن لائن امتحانات کا مطالبہ جائز نہیں۔ جبکہ پروفیسر ڈاکٹر اصغر زیدی وائس چانسلر گورنمنٹ کالج لاہور یونیورسٹی لاہور نے کہا کہ امتحان فزیکل ہو یا آن لائن اصل مقصد طلباء کے علم اور مہارت کو جانچنا ہے کہ وہ انڈسٹری میں جا کر پرفارم کرنے کے قابل ہے یا نہیں۔ ریکارڈنگ کے دوران شرکاء اور حاضرین کی طرف سے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے بروقت آن لائن ایجوکیشن شروع کرنے اور سب سے پہلے امتحانات کی پالیسی وضع کرنے پر وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے ویژن کی تعریف کی گئی اور کہا گیا کہ باقی تمام جامعات کو بھی اس قسم کے فیصلے کرنے چاہئیں تھے۔ گفتگو کرتے ہوئے میجر جنرل (ر) شہزاد سکندر نے کہا کہ گریزن یونیورسٹی تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ سوشل ورک بھی کرتی ہے اور ہر سال شہداء کے بچوں کو مفت تعلیم کے ساتھ لاکھوں روپے کی

چیرٹی بھی کی جاتی ہے۔ڈاکٹر اصغر زیدی نے غیر نصابی سر گرمیوں کی اہمیت کو اجا گر کرتے ہوئے بتایا کہ گورنمنٹ کالج میں طلباء کے ٹیلنٹ کو پالش کرنے کیلئے خاص محنت کی جاتی ہے تاکہ پریکٹیکل لائف میں ہمارے گریجوایٹس نمایاں نظر آئیں۔پروگرام اینکر بلال قطب نے کہا کہ ان کو اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور جانے کا کئی بار موقع ملا ہے وہاں کا ڈرامیٹک کلب طلباء کو نہ صرف اپنے پروگرامات میں شامل کرتا ہے بلکہ انکو تھیٹر اور ڈرامے کی ٹریننگ بھی دی جاتی ہے اور اسلامیہ یونیورسٹی کے طلباء ٹیلنٹ میں بہت آگے ہیں۔ پاکستان اور انٹر نیشنل میڈیا میں اسلامیہ یونیورسٹی کے سابق طلباء کی موجودگی پر بات کرتے ہوئے پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب نے کہا کہ ہم نے پالیسی بنائی ہے کہ ہمارے اساتذہ انڈسٹری کے ساتھ مل کر کام کریں تاکہ ہمارے گریجوایٹس کو انٹرن شپس اور جاب کے حصول میں دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے اور دور حاضر کی ٹیکنالوجی سے متعارف رہیں۔انہوں نے کہا کہ باقی یونیورسٹیز کو بھی یہ پالیسی اپنانی چاہیے کیونکہ انٹر نیشنلی پاکستان سے باہر بہت سے ترقیاتی ملکوں میں جامعات یہی کر رہی ہیں۔پروگرام کے دوران ایچ ای سی کے کردار کو سراہا گیا اور پی ایچ ڈی کیلئے نئی متعارف کروائی گئی پالیسی کو صحیح سمت میں ایک مثبت قدم قرار دیا گیا۔ سماء ٹی کا یہ پروگرام لاہور گریزن یونیورسٹی لاہور میں ریکارڈ کیا گیا جو بدھ 10 فروری کی صبح 11 بج کے 5 منٹ پر سماء ٹی وی سے آن ایئر کیا گیا۔ پروگرام سماء ٹی وی کی ویب سائٹ پر بھی لائیو دیکھا جا سکے گا۔ اور بعد میں یوٹیوب پر موجود قطب آن لائن کے لنک کے ذریعے ریکارڈنگ دیکھی جاسکے گی۔

انسٹی ٹیوٹ آف فزکس کے زیر اہتمام پہلا فزکس کانکلیو

محمد عمران سولنگی

شعبہ فزکس کو اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے قدیم ترین شعبہ میں سے ایک ہونے کا اعزاز حاصل ہے جو کہ 1977 میں قائم ہوا تھا۔ شعبہ فزکس کو جولائی 2020 میں انسٹی ٹیوٹ آف فزکس میں اپ گریڈ کر دیا گیا ہے۔ بنیادی توجہ انٹرایکٹو تدریس اور اعلیٰ معیار کی تحقیقی سرگرمیوں کے ذریعے معیاری تعلیم فراہم کرنا ہے۔ اس سلسلے میں انسٹی ٹیوٹ آف فزکس باقاعدگی سے نصاب کو اپ ڈیٹ کرتا ہے اور ملک کی ضرورت کے مطابق نئے تحقیقی پراجیکٹس شامل کرتا ہے اور فیکلٹی اور طلباء کو سائنس اور ٹیکنالوجی کی جدید ترین ترقیوں سے جڑے رہنے کی ترغیب دیتا ہے۔ وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کے وژن کے مطابق انسٹی ٹیوٹ آف فزکس کے زیر اہتمام پہلا فزکس کانکلیو اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے خواجہ غلام فرید آڈیٹوریم میں منعقد ہوا۔ بی ایس، ایم ایس سی، ایم فل اور پی ایچ ڈی کے تمام طلباء نے اس میگا ایونٹ میں شرکت کی جس کی نگرانی ادارے کے فیکلٹی اور انتظامی عملے نے کی۔ پروفیسر ڈاکٹر سعید احمد بزدار، ڈائریکٹر، انسٹی ٹیوٹ آف فزکس، اور ڈین، فیکلٹی آف فزیکل اینڈ میتھمیٹیکل سائنسز نے تقریب کی صدارت کی۔ انہوں نے وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کا پیغام انسٹی ٹیوٹ آف فزکس کے طلباء اور عملے کے لیے بھی پہنچایا ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر سعید احمد بزدار نے تمام منتظمین کی کاوشوں کو سراہا۔ انہوں نے فیکلٹی کی انسٹی ٹیوٹ کی مختلف سرگرمیوں کے لیے مسلسل اور بھرپور کوششوں کے ساتھ ساتھ اجتماعی عزم کی تعریف کی جس کی وجہ سے شعبہ فزکس کو انسٹی ٹیوٹ آف فزکس میں اپ گریڈ کیا

گیا۔ انسٹی ٹیوٹ آف فزکس کے طلباء نے اس تقریب پر اپنے انتہائی اطمینان اور مسرت کا اظہار کیا۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور تدریسی معیار کو بین الاقوامی سطح پر لانے کیلئے وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کی قیادت میں اقدامات کا آغاز

بہار سمسٹر 2023 کے آغاز پر مشاورتی اور منصوبہ بندی ہفتے ایڈوائزنگ اور پلاننگ ویک کا اہتمام زیر نگرانی ڈاکٹر مقشوف احمد ڈائریکٹر اکیڈمکس اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کی قیادت میں محض ساڑھے تین برس میں ایک علاقائی یونیورسٹی سے عالمی یونیورسٹی بن گئی ہے۔ چند برس پہلے جامعہ اسلامیہ جامعات کی عالمی درجہ بندی میں کہیں کھڑی نظر نہیں آتی تھی جو آج صف اول کی پہلی 800 جامعات میں شامل ہو گ ء ہے۔ 5000 سے زائد اساتذہ اور ملازمین و 65,000 طلباء وطالبات کے ساتھ یہ یونیورسٹی ملک کی سب سے بڑی یونیورسٹی بھی بن چکی ہے جہاں دنیا کے رائج علوم میں سے نوے فیصد علوم پڑھائے جا رہے ہیں۔ وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب تدریسی و تحقیقی معیار میں اضافے کے لئے بھی ذاتی طور پر متحرک رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ملکی جامعات کی تاریخ میں اساتذہ کیلئے اپنی نوعیت کی پہلی پیڈاگوجیکل ٹریننگ کا اہتمام کیا گیا جس میں 3000 سے زائد اساتذہ مستفید ہو چکے ہیں۔ اس ٹریننگ کی بدولت اساتذہ کو دنیا میں جدید تدریسی رجحانات سے آگاہ کیا گیا۔ دوسری جانب تحقیقی میدان میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور فورتھ جنریشن یونیورسٹی بن چکی ہے یعنی ایسی یونیورسٹی جو تدریس، تحقیق اور اپنی مصنوعات اور خدمات کے ساتھ ساتھ انکی مارکیٹنگ بھی کامیابی سے کر رہی ہے۔

یونیورسٹی کی تیار کردہ کپاس کی اقسام ایک مثال ہیں جو اس وقت پنجاب کے چالیس فیصد رقبے پر کاشت ہو رہی ہیں اور کسانوں میں مقامی موسمی حالات میں زیادہ پیداوار کی حامل ہیں۔

وائس چانسلر کے ویژن کے مطابق اکیڈمک ڈائریکٹوریٹ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے بہار سمسٹر کے آغاز پر مشاورتی اور منصوبہ بندی ہفتے (ایڈوائنگ اور پلاننگ ویک) کا اہتمام کیا۔ اس ہفتے کا مقصد اساتذہ کرام کو تدریسی ذمہ داریوں اور رہنمائی نکات سے متعلق آگاہی فراہم کرنا تھا۔ اس مقصد کے لیے وائس چانسلر کے دفتر سے اس موضوع پر خصوصی دستاویز (IUB/VC/83 بتاریخ 13 جنوری 2023) رئیس جامعہ کے دستخط سے جاری کی گ ء۔ اس موقع پر 16 جنوری 2023 کو خواجہ غلام فرید آڈیٹوریم میں اکیڈمک ڈائریکٹوریٹ کے زیر اہتمام تمام اساتذہ کیلئے خصوصی نشست کا اہتمام کیا گیا جہاں وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب نے ڈینز، تدریسی و انتظامی شعبہ جات کے سربراہان اور فیکلٹی ممبران سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ بہار سیمسٹر 2023 کے دوران یونیورسٹی نے تعلیمی معیار اور سمسٹر میں باقاعدگی لانے کے لیے عالمی معیارات پر عمل کرتے ہوئے پلاننگ اینڈ ایڈوائزنگ ویک کا انعقاد کیا ہے۔ تمام انڈر گریجویٹ طلباء کے لیے ایڈوائزری مہم کا تصور متعارف کرایا گیا ہے۔ تمام طلباء کو ایک خصوصی سیشن سے گزرنا پڑے گا جہاں ان کی ماضی کی تعلیمی کارکردگی کا ان کے اساتذہ کے ذریعے جائزہ لیا جائے گا اور ان کے مستقبل کے سیمسٹر کی پلاننگ کی جائے گی تاکہ وہ بروقت فارغ التحصیل ہو کر عملی زندگی میں قدم رکھ سکیں۔ اس کے علاوہ، اکیڈمک پلاننگ کا نظام نافذ کیا گیا ہے، جہاں کل وقتی اور جزوقتی فیکلٹی ممبران کا صدر شعبہ کے ساتھ خصوصی سیشن ہوگا۔ گزشتہ سمسٹر کی کارکردگی اور نئے سمسٹر کے لیے نصاب اور متعلقہ مواد پر مشاورت کی جائے گی۔ تدریسی معیار کی پالیسیوں پر ہر فیکلٹی ممبر کے ساتھ تبادلہ خیال کیا جائے

گا۔ یہ اقدامات اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں تعلیم اور تدریس اور سیکھنے کے معیار میں بہتری پیدا کریں گے۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں حال ہی میں اکیڈمک کونسل کا اجلاس منعقد ہوا جس میں 50 سے زائد ایجنڈا آئٹمز پر غور کیا گیا۔ ان ایجنڈا آئٹمز میں نصاب میں بہتری، نئے شعبہ جات و پروگراموں کا آغاز اور طلباؤطالبات کے فائدے کے لیے آسان اصول و ضوابط شامل ہیں۔ اکیڈمک کونسل کی سطح پر فیکلٹی اور یونیورسٹی کے عملے کے ارکان کے لیے ضابطہ اخلاق کی منظوری یا توثیق کی گئی ہے۔ اس سے ہمارے نوجوان اور آنے والے فیکلٹی ممبران اور سینئر فیکلٹی ممبران کو بھی اس بات کو یقینی بنانے میں مدد ملے گی کہ طلباء کے ساتھ منصفانہ اور شفاف طریقے سے پیش آئیں اور بطور فیکلٹی اور یونیورسٹی معاشرے کے لیے ایک رول ماڈل بنیں۔ ان اقدمات سے اساتذہ تدریس و تحقیق کو اعلیٰ معیار کے مطابق چلا سکیں گے جس سے مستفید ہو کر طلباء وطالبات پبلک اور پرائیوٹ سیکٹر میں فعال کردار ادا کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ مزید برآں، یونیورسٹی نے سابق طلباء (ایلومینائی) کیساتھ تعلقات پر بہت زیادہ زور دیا ہے، جہاں ہمارے سابق طلباء کے نیٹ ورک نے اب ایک رکنیت کی مہم چلائی ہے اور سابق طلباء کے نیٹ ورک کے آن لائن پورٹل میں اب تک 19,000 سے زائد اراکین رجسٹر ہوئے ہیں۔ ایلومینائی ڈائریکٹوریٹ سابق طلباء کی پیشہ ورانہ زندگی میں ان کی کامیابیوں، ان کی تنخواہ کی سطح اور ان کے کیریئر میں ان کی پیشرفت کے حوالے سے ایک پروفائل بنانے کے لیے مختصر سروے بھی کر رہا ہیں۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے عالمی سطح پر اپنا مقام بنا لیا ہے اور مختلف رینکنگ میں حصہ لے رہی ہے۔ ہائر ایجوکیشن رینکنگ 2023 نے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کو دنیا کی ٹاپ 800 یونیورسٹیوں میں شامل کیا اور جنوبی پنجاب کی اعلیٰ ترین یونیورسٹی کے طور پر اور پاکستان میں اعلیٰ درجے کی جنرل پبلک یونیورسٹیوں میں شامل کیا ہے۔ اس موقع

پر ڈائریکٹر انٹر نیشنل لنکیجز پروفیسر ڈاکٹر عابد حسین شہزاد، ڈائریکٹر اکیڈیمکس ڈاکٹر مقشوف احمد، ایڈیشنل ڈائریکٹر ڈاکٹر اظہر حسین نے بھی خطاب کیا۔ اب آتے ہیں پلاننگ اینڈ ایڈوائزنگ ویک کی دستاویز کی تفصیلات پر۔ دستاویز کے آغاز میں کہا گیا ہے کہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کے اساتذہ کرام انتہائی قابل اور تجربہ کار ہیں جنکی تعیناتی میرٹ پر مبنی شفاف عمل سے کی گئی ہے اور یہ اساتذہ بہترین تدریس اور عملی و صنعتی تجربہ رکھتے ہیں۔ تمام فیکلٹی ممبران اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کی متنوع کمیونٹی کا حصہ ہیں اور یونیورسٹی کی ترقی اور بہتری میں بھرپور کردار ادا کر رہے ہیں۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور مختصر عرصے میں دنیا کی بہترین یونیورسٹی بننے جا رہی ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے تدریس اور جانچکاری کا مثالی نظام وضع کیا جا رہا ہے۔ تمام اسٹیک ہولڈرز کو ایک متفقہ اور یکساں تدریسی نظام سے روشناس کروانے کے لیئے فیکلٹی کی ذمہ داریاں اور گائیڈ لائنز نافذ کی جا رہی ہیں۔ یہ دستاویزات پہلے سے موجود قواعد و ضوابط کی نفی نہیں کرتیں اور خالصتا مشاورتی اور آسان طور پر بیان کی گئی ہیں۔ انکا مقصد واضح طور پر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے تدریسی قوانین کی اصل روح کے مطابق عملداری ہے۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے ایکٹ 1975 کے مطابق وائس چانسلر کی جانب سے تمام کل وقتی اور جز وقتی اساتذہ کرام کیلیئے ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ یونیورسٹی میں پلاننگ اور ایڈوائزنگ ویک کی جزیات پر عمل کریں جن پر فیکلٹی کی رہنمائی اور ہدایات شامل ہیں۔ یہ رہنمائی شامل ہے کہ کسطرح طلباء و طالبات کی کارکردگی کی جانچ کا عمل سرانجام دیا جائے اور فائنل امتحانات اور کورس کے نتائج مرتب کئے جائیں۔ اساتذہ اور طلباء کے باہمی تعلق کو مضبوط بنایا جائے۔ اگر ایک استاد شیڈول کے مطابق کلاس نہیں لے سکتا تو متبادل کلاس کے انتظام کا کیا طریقہ کار ہوگا۔ اسی طرح کلاس میں طلباء و طالبات کی حاضری کی پالیسی بھی واضح کر

دی گئی ہے۔ فیکلٹی ممبران سے توقع کی گئی ہے کہ وہ ان ہدایات اور گائیڈ لائنز کو ہر پہلو سے مطالعے کے بعد عملدرآمد یقینی بنائیں۔اس سلسلے میں تمام شعبوں کے سربراہان اور معزز ڈینز سے رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے۔اس سلسلے میں ڈائریکٹر اکیڈمکس ہر سطح پر مکمل کوآرڈینیشن کے بعد ان ہدایات پر عملدرآمد کو یقینی بنائیں گے۔

طلباءوطالبات سے متعلقہ سرگرمیاں

پلاننگ اینڈ ایڈوائزنگ ویک کا اصل مقصد بہار اور خزاں سمسٹر کے آغاز پر سمسٹر کے کامیاب انعقاد کو یقینی بنانے کیلئے ہدایات نامے پر عملدرآمد کرانا ہے۔

ہر طالب علم کو متعلقہ فیکلٹی ممبر کے ساتھ ایک مشاورتی اجلاس(ایڈوائزنگ سیشن) میں شرکت ضروری ہے۔اس اجلاس یا سیشن کو ماءآئی یو بی(MyIUB) پورٹل پر باقاعدہ ریکارڈ میں رکھا جائے گا۔اس سیشن میں طلباء وطالبات کی تعلیمی کارکردگی کا گزشتہ سمسٹر سے موازنہ اور مجموعی تعلیمی کارکردگی، طالب علم کی ڈگری پلان اور تعلیمی مطالعے کے حوالے سے کارکردگی کا جائزہ، طالب علم کے معاشی مسائل سے آگاہی اور فیس کی عدم ادائیگی کی صورت میں ڈیفالٹ کی روک تھام اور مدد، طالب علم کی صحت سے متعلق ریکارڈ رکھنا اور ہیپاٹائٹس ویکسینیشن ودیگر امور پر عملدرآمد، طالب علم کی ہم نصابی اور کھیلوں کی سرگرمیوں کا جائزہ اور طلباء سوسائٹیز میں حصہ داری، طالب علم کے ہوسٹل اور رہائشی معاملات اور ٹرانسپورٹ کی ضروریات کا جائزہ شامل ہیں۔

فیکلٹی ممبران کے حوالے سے سرگرمیاں

تمام کل وقتی اور جزو وقتی اساتذہ کرام اپنے شعبہ جات کے سربراہان کے ساتھ سمسٹر پلاننگ میٹنگ کا انعقاد کریں گے۔اس اجلاس میں جن امور کا احاطہ کیا جائے گا ان میں گزشتہ

سمسٹر کے ورک لوڈ کا جائزہ، طالب علم کی جانب سے کورس فیڈ بیک، اساتذہ کی جانب سے گریڈ ایوارڈز اور وقت پر نتائج کی تیاری جیسے معاملات شامل ہیں۔ موجودہ سمسٹر میں تدریسی ورک لوڈ، کورس ٹیچنگ لرننگ میٹریل کی تیاری اور مواد سے بھرپور لرننگ مینجمنٹ سسٹم کی ویب سائٹ شامل ہے۔ کورس آوٹ لائن ڈاکومنٹس جو پی ڈی ایف کی شکل میں ہو، کورس کی مکمل تفصیل، کورس لرننگ کے نتائج، ہفتہ وار لیکچرز کے موضوعات کا پلان، جانچکاری کی تفصیل، گریڈز کی تفصیل سے وضاحت اور متعلقہ معاملات بشمول طلباء وطالبات کی توقعات کو مد نظر رکھتے ہوئے لائحہ عمل کی تیاری شامل ہے۔ کورس ٹیکسٹ بک پی ڈی ایف فارمیٹ میں ہو، لیکچر سلائیڈز اور نوٹس پی ڈی ایف فارمیٹ میں، طالب علم کی آسانی کیلئے کورس سے متعلقہ دس ویڈیو اور دس ہی متعلقہ ویب لنکس جن میں تدریسی مواد دستیاب ہو، شامل ہیں۔

تدریسی شعبہ جات کے سربراہان کی ذمہ داریاں

تدریسی شعبہ جات کے سربراہان اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ تمام طلباء وطالبات کیساتھ تفصیلی اساتذہ ایڈوائزنگ سیشن مکمل کریں۔ تمام اساتذہ کل وقتی اور جز وقتی کیساتھ سمسٹر پلاننگ کی جاے۔ موجودہ سمسٹر کا تمام نصاب اور کورس مائی آئی یو بی پورٹل پر موجود ہو۔ ٹیچنگ ورک لوڈ یونیورسٹی قوانین اور پالیسی کے مطابق اساتذہ کو سونپا جائے اور ویب سائٹ پر موجود ہو۔ تمام طلباء کا پورٹل پر اندراج ہو۔ ڈائریکٹوریٹ آف اکیڈمکس تمام تھیوری اور لیب ورک کا شیڈول مرکزی ٹائم ٹیبل کے مطابق جاری کرے گا۔ اس مقصد کیلئے تمام کلاس رومز اور لیبارٹریوں کو تدریسی اور عملی کاموں کے لئے تیار رکھا جائے گا۔

ڈینز کی ذمہ داریاں

سٹوڈنٹس ایڈوائزنگ سسٹم کو تسلی سے تمام شعبوں کے چیئر مین نافذ کریں۔ سمسٹر پلاننگ میٹنگ کو تمام چیئر مین اپنے شعبہ جات کے اساتذہ کیساتھ مکمل کریں۔

فیکلٹی کی ذمہ داریاں اور اور ٹیچنگ کی گائیڈ لائنز

تمام فیکلٹی ممبران کلاس رومز اور لیبارٹریوں کو متعلقہ کورسز اور منظور شدہ نصاب، تربیتی پروگرام اور کورس پلان کے مطابق تیار کریں گے۔ کوئز، مڈ سمسٹر ٹیسٹ، فائنل سمسٹر امتحانات کے پرچے، انکی تیاری میں سیکیورٹی کو یونیورسٹی کی پالیسی کے مطابق یقینی بنانا۔ متعلقہ کورسز میں ہوم ورک، اسائنمنٹس، کوئزز، پراجیکٹس، مڈ سمسٹر ٹیسٹس، فائنل امتحانات کا انعقاد۔ طلباء وطالبات کی گریڈنگ اکیڈمک کارکردگی کے مطابق، گریڈ شیٹ اور اس کی منظوری عین پالیسی کے مطابق یقینی بنانا۔ تین ہفتے کے اندر اندر کوئز، گریڈنگ اور پھر طلباء وطالبات کو واپسی۔ تدریسی شعبہ جات کے سربراہان کی منظوری سے فائنل گریڈنگ، گریڈ شیٹ کی تیاری، اور امتحانات کے چھ دنوں کے اندر کنٹرولر امتحانات کے حوالے کرنا۔ کلاس میں نظم وضبط اور طلباء وطالبات کی حاضری کو یقینی بنانا اور کسی بھی خلاف ورزی کو شعبہ کے سربراہ تک پہنچانا۔ جب ضرورت ہو ٹیوٹوریل کورسز کا سربراہ کی اجازت سے انعقاد۔ کمزور کارکردگی کے حامل طلبہ کی کوچنگ اور اضافی کلاسز کا اجراء، انڈر گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ طلبہ کے تھیسز اور ریسرچ سپروائزر کا کردار ادا کرنا۔ نصاب کی قومی ترجیحات اور ضروریات و عالمی معیار کے مطابق تیاری۔ سربراہ شعبہ کی جانب سے دیئے گئے پراجیکٹ اور ٹاسک کی انجام دہی۔ شعبہ جاتی، فیکلٹی اور یونیورسٹی سطح کی کمیٹیوں میں کام کرنا، تحقیقی مقاصد کیلئے ریسرچ پراجیکٹس کی تیاری اور متعلقہ یونیورسٹی حکام کو فراہم کرنا تاکہ متعلقہ اداروں کو بھیجے جا سکیں۔

ریسرچ پراجیکٹس کو مکمل دیانت داری اور اخلاقی ذمہ داری کے مطابق سرانجام دینا۔ تحقیقی کام کی طباعت اور متعلقہ مجلوں میں چھپاء متعلقہ معیار خاص طور پر ہائرایجوکیشن کمیشن کے اسٹینڈرڈز کے مطابق۔

طلباء وطالبات کی جانچکاری کے لیے رہنمائی

سمسٹر کے 16 ہفتوں کے دوران مڈٹرم مجموعی گریڈ کا 30 فیصدی ہوگا۔ 10 فیصد کوئزز پر مشتمل ہوگا۔ 10 فیصدی گریڈنگ ہوم اسائنمنٹس پر دی جائیں گی۔ فائنل امتحانات ڈائریکٹر اکیڈمکس کی جانب سے دیئے گئے شیڈول کے مطابق منعقد ہوگا جو 50 فیصدی گریڈ پر مشتمل ہوگا۔ لرننگ مینجمنٹ سسٹم کا مکمل استعمال ہوگا۔ حاضری، ٹائم ٹیبل، لیب ورک، کلاسز اسی کے ذریعے ہونگی۔ لیب کورسز بالکل الگ تصور ہوں گے اور علیحدہ ریکارڈ بذریعہ لرننگ مینجمنٹ سسٹم رکھا جائے گا۔

اساتذہ کرام طلباء وطالبات کے ٹیچر، ایڈوائزر، مینٹور، کونسلر، گائیڈ اور سپروائزر ہوں گے جو تدریس، سمسٹر پلاننگ، نصابی اور ہم نصابی سرگرمیوں، کیریئر پلاننگ، انٹرنشپ اور جاب پلیسمنٹ اور تحقیقی سرگرمیوں کے نگران ہوں گے۔ اساتذہ بیک وقت سہولت کار، ممتحن، منصوبہ ساز، وسائل فراہم کرنے والے، معلومات مہیا کرنے والے اور رول ماڈل ہوں گے۔

فائنل امتحانات اور کورس رزلٹ کے حوالے سے ہدایات

فائنل پیپر یونیورسٹی قوانین کے مطابق تیار ہوگا۔ جوابی کاپی پر مارکنگ دی گئی ہدایات کے مطابق اور ہر سوال پر الگ الگ کرکے مجموعی مارکس دیئے جائیں گے۔ مارکنگ کے بعد طلبہ کو جوابی کاپی دکھائی جائے گی۔ رزلٹ ایوارڈ شیٹ کو ویب پورٹل ماء آئی یو بی پر مڈ فائنل

کوئزاسائنمنٹ اور سیشنل مارکس کی وضاحت سے آویزاں کیا جائے گا۔اور فیکلٹی ممبر کسی بھی قسم کی غلطی کا ذمہ دار ہوگا۔ سیشنل مارکس بھی معیارات کے مطابق کنٹرولرامتحانات کو تفصیل سے فراہم کئے جائیں گے متعلقہ شعبوں کے سربراہان کورس رزلٹ کا جائزہ لیکر منظور کریں گے۔ فیکلٹی ممبران اس بات کے پابند ہونگے کہ وہ چھ دن کے اندر اندر رزلٹ کنٹرولرامتحانات کو جمع کرادیں۔اس سلسلے میں سربراہ شعبہ،ڈائریکٹراورڈین مکمل رہنمائی فراہم کریں گے۔

اسکے علاوہ یہ اہم نکتہ بھی واضح طورپراس دستاویز میں بتایا گیااور باقاعدہ پر فارما کیساتھ کہ اگرکوئی استاد کلاس نہیں لے سکتا تو متبادل کا انتظام کیسے ہوگا۔ فیکلٹی ممبران کے لئے مختلف ریسورسز بھی بتائے گئے جو تدریسی عمل میں معاون ہو سکتے ہیں۔ان میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کی ویب سائٹ www.iub.edu.pk، آئی یو بی پبلک پورٹل eportal.iun.edu.pk ،مائی آئی یو بی my.iub.edu.pk،اوپن لائبریری اور انٹرنیٹ آرکائیو. https://archive. org، لرننگ مینجمنٹ سسٹم lms.edu.pk، یونیورسٹی ای میل سسٹم، کیمپس بیسڈ انفارمیشن ذرائع وی پی این رسائی، سٹوڈنٹس ایڈوائزنگ مائی آئی یو بی، اوپن ایجوکیشن ذرائع. https:// www.oercommons.org، اوپن ٹیکسٹ بک لائبریری. https://open.umn edu/opentextbooks/، ہپو کیمپس. http://hippocampus.org،خان اکیڈمی وغیرہ شامل ہیں۔

طلبہ کی کلاس میں حاضری پالیسی

ہائرایجوکیشن کمیشن کی پالیسی کے مطابق کلاس میں 80 فیصد حاضری ضروری ہیجو فائنل امتحانات میں بیٹھنے کیلیئے بنیادی شرط ہے۔ تمام فیکلٹی ممبران کے لیے ضروری ہے کہ طلباء

وطالبات کو واضح طور پر حاضری پالیسی سے آگاہ رکھیں۔ دستاویز کے آخر میں عمومی طور پر پوچھنے والے سوالات کے جوابات بھی دیئے گئے ہیں۔

کالج آف آرٹ اینڈ ڈیزائن اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میوزیم کے اشتراک سے دوسری بین الاقوامی واٹر کلر نمائش

محمد اقبال

ریاست بہاولپور کے حکمرانوں نے بہاولپور میں مصر کی جامعہ الازہر کی طرز پر ایک یونیورسٹی کی بنیاد رکھی جس کا مقصد پوری دنیا میں علم کی روشنی پھیلانا تھا۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کی ابتدائی شکل مدرسہ صدر العلوم کی شکل میں سامنے آئی جو 1925 میں جامعہ عباسیہ کی صورت میں سامنے آئی۔ 1950ء میں محترم جناب صادق محمد خان عباسی پنجم کے حکم پر صادق ایجرٹن کالج سے متصل ایک عظیم الشان عمارت تعمیر کی گئی اور اس طرح جامعہ عباسیہ کا مرکزی کیمپس وجود میں آیا جو آج اس یونیورسٹی کی پہچان ہے اور پرانی یونیورسٹی کے نام سے مشہور ہے۔ کیمپس اور عباسیہ کیمپس۔ جامعہ عباسیہ کی اسلامی شناخت کے تناظر میں جامعہ عباسیہ کا نام بدل کر جامعہ اسلامیہ رکھ دیا گیا۔ نواب آف بہاولپور کے ذریعہ قائم کردہ جامعہ عباسیہ کو بعد میں پنجاب اسمبلی نے 1975 میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے طور پر چارٹر کیا تھا۔ یونیورسٹی کے سات کیمپس ہیں۔ اس وقت یونیورسٹی کے بہاولپور میں تین کیمپس ہیں، بہاولنگر اور رحیم یار خان میں ایک ایک کیمپس مقامی طلباء کو ان کے دروازے پر معیاری اعلیٰ تعلیم فراہم کر رہے ہیں۔ اس وقت 2000 سے زیادہ فیکلٹی ممبران اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میں خدمات انجام دے رہے ہیں، جس میں 700 سے زائد پی ایچ ڈی شامل ہیں۔ جدید ترین تعلیمی سہولیات فراہم کرنے کے لیے 300 سے زائد شعبوں کے لیے 142 تدریسی شعبے ہیں اور 65,000 سے زائد طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں۔ یونیورسٹی کالج آف آرٹ اینڈ ڈیزائن اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور فنون لطیفہ اور ڈیزائنگ سے منسلک ڈگری پروگرام کروا رہا ہے تاکہ طلباء و طالبات کی

تخلیقی صلاحیتوں اور مہارتوں کو بہتر بنایا جاسکے۔ ٹیکسٹائل انڈسٹری کے وابستہ تمام کورسز پڑھائے جاتے ہیں جو ہائر ایجوکیشن کمیشن کے معیار کے مطابق نصاب میں شامل کیے گئے ہیں۔ فنون لطیفہ کا شعبہ پینٹنگ، پرنٹ میکنگ، منی ایچر اور مجسمہ سازی میں 4 سالہ BFA اور 2 سالہ MA فائن آرٹس کے پروگراموں کے ذریعے سیکھائے جاتے ہیں۔ ڈیزائن کا شعبہ مقامی کمیونٹی، متعلقہ پیشہ ور کمپنیوں یا دیگر اداروں اور کاروباری تنظیموں کے ساتھ رابطے کے ذریعے طلباء کے لیے تعلیم اور کام کے تجربے کے مواقع تلاش کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ طلباء انتہائی پیچیدہ اور اختراعی خیالات کو ٹھوس شکلوں، پینٹنگز، مجسمے، پرنٹس، مائنیچرز، کمیونٹی پروجیکٹس، ٹیکسٹائل کے آؤٹ ڈور ڈیکورس، عکاسیوں وغیرہ میں پیش کرتے ہیں۔ بہاولپور میوزیم آثار قدیمہ، فن پارے، ورثے، جدید تاریخ اور مذہب کا ایک میوزیم ہے۔ بہاولپور میوزیم 1974 میں قائم کیا گیا تھا۔ اس میں آٹھ گیلریاں ہیں جس میں پاکستان مووومنٹ گیلری، جو پاکستان کی جدید تاریخ پر مشتمل ہے، آثار قدیمہ کی گیلری جو خطے کی آثار قدیمہ کی تاریخ کی نمائندگی کرتی ہے، اسلامی گیلری جس میں مخطوطات، نوشتہ جات اور قرآنی دستاویزات کی نمائش ہوتی ہے، بہاولپور خطے کا ثقافتی ورثہ، آرٹ اور سکے گیلری اور چولستان کا فن اور ورثہ شامل ہیں۔ یونیورسٹی کالج آف آرٹ اینڈ ڈیزائن اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور اور بہاول پور میوزیم کے اشتراک سے دوسری بین الاقوامی واٹر کلر نمائش منعقد ہوئی۔ کمشنر بہاولپور راجہ جہانگیر انور نے وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب اور صدر بہاول پور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری چوہدری ذوالفقار علی مان کے ہمراہ ہاکڑہ آرٹ گیلری اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں دوسری بین الاقوامی واٹر کلر نمائش کا افتتاح کیا۔ بہاولپور میوزیم، سر صادق آرٹ کلب اور کالج آف آرٹ اینڈ ڈیزائن اسلامیہ یونیورسٹی

بہاولپور کے اشتراک سے ہونے والی اس نمائش میں 42 ممالک سے 186 آرٹسٹوں نے اپنا کام نمائش کے لیے پیش کیا۔اس موقع پر کمشنر بہاولپور راجہ جہانگیر انور نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ دنیا بھر کے بڑے مصوروں کے فن پاروں کی بہاولپور میں نمائش ایک بڑاایونٹ ہے اور آرٹ دلدادلوگوں کے لیے بڑا تحفہ ہے۔انہوں نے اتنے بڑے پیمانے پر بین الاقوامی نمائش کے انعقاد پر وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب، ڈائریکٹر میوزیم زبیر ربانی اور پرنسپل کالج آف آرٹ اینڈ ڈیزائن ماریہ انصاری کی کوششوں کو سراہا۔اس موقع پر وائس چانسلر پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ڈویلپمنٹ اکنامکس ڈاکٹر ندیم الحق، ڈین فیکلٹی آف آرٹس اینڈ لینگویجز پروفیسر ڈاکٹر جاوید حسان چانڈیو، ڈین فیکلٹی آف مینجمنٹ اینڈ کامرس پروفیسر ڈاکٹر جواد اقبال، ڈین فیکلٹی آف سوشل سائنسز پروفیسر ڈاکٹر روبینہ بھٹی بھی موجود تھے۔ نمائش میں پاکستان کی مختلف جامعات سے آئے ہوئے بڑے آرٹسٹوں میں اتنز دوگن ترکیہ، اکبر اکبری ایران، امیر حسن عراق، انجیلا بربی مصر، اتل پناس متحدہ عرب امارات، آفتاب ظفر، اکرم دوست، علی عباس سید، علی اسد خان، عبدالرحمن بابا، عبداللہ عزیز، ایمن، علی افضل، عبرین ظفر، عامر حسین، عامر رضا، آمنہ جیلانی، بشریٰ رحمن، محمد تابش سلوی، محمد امیر حمزااور دیگر نامور آرٹسٹ شریک ہیں۔ نمائش کے انعقاد میں محمد رمضان بھٹی، فاطمہ علی اور فرجاد فیض کی کاوشوں کو بھی سراہا۔کمشنر بہاولپور نے وائس چانسلر کے ہمراہ مختلف جامعات سے آئے ہوئے آرٹسٹوں سے تبادلہ خیال کیااور طلباء و طالبات کو واٹر کلر پینٹنگ کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے دیکھااور ان کی تعریف کی۔ بین الاقوامی واٹر کلر نمائش کیموقع پر کیک بھی کاٹا گیا۔

صحافیوں کے لیے دو روزہ ڈیزاسٹر رپورٹنگ کی تربیت کا انعقاد

سنٹر فار میڈیا سوسائٹی اینڈ ڈیموکریسی اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کے تعاون سے پریس انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ حکومت پاکستان کے زیر اہتمام جنوبی پنجاب میں صحافیوں کے لیے دو روزہ ڈیزاسٹر رپورٹنگ کی تربیت کا انعقاد کیا گیا۔ اس تربیتی ورکشاپ میں 40 سے زائد پرنٹ الیکٹرک اور سوشل میڈیا سے وابستہ صحافیوں کو سیلاب زدہ علاقوں میں ڈیزاسٹر مینجمنٹ رپورٹنگ کی تربیت فراہم کی گئی۔ تربیتی ورکشاپ میں وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب اور ڈائریکٹر جنرل پریس انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ لاہور شفقت عباس نے خصوصی شرکت کی۔ اپنے خطاب میں وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب نے کہا کہ پریس انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ حکومت پاکستان صحافیوں کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرتا ہے۔ وائس چانسلر نے تربیتی ورکشاپ کے انعقاد پر پریس انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس حوالے سے اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور ایک معاون اور سہولت کار کا کردار ادا کر رہی ہے۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور نے ہر دور میں صحافیوں کی ٹریننگ کا اہتمام کیا گیا ہے جس میں 3 دن کی ٹریننگ ورکشاپس بہاول پور، رحیم یار خان، لودھراں اور بہاول نگر میں منعقد کی گئی تھیں جس میں مختلف موضوعات پر جدید ترین ٹریننگ دی گئی۔ ساؤتھ پنجاب میں مختلف پریس کلب کے ساتھ تعلقات قائم کیے گئے ہیں جس کے بعد مختلف پریس کلب میں صادق کارنر لائبریری قائم کی گئیں ہیں۔ بہاول پور پریس کلب کے ساتھ مفاہمتی یادداشت کر کے ان کے بچوں کو وظائف فراہم کیے گئے۔ جو اس شعبے سے وابستہ افراد کے لیے بہت اہمیت ضروری ہے۔ میڈیا کا اہم کردار ہے کہ عوام تک سچائی پر مبنی خبریں پہنچائیں تاکہ لوگوں کو آگاہی ہو جہاں مثبت رپورٹنگ سے قوم کو یکجاں کرنا ہے۔ ملک کو بے پناہ خطرات لاحق ہیں جن سے

آگاہی دینا میڈیا کی ذمہ داری ہے۔ ہر ملک کو اپنے مفادات کا تحفظ کرنا ہوتا ہے۔ اس حوالے سے ہمارے میڈیا ڈیپارٹمنٹ نے اہم قدم اٹھایا اور میڈیا سٹڈیز ڈیپارٹمنٹ میں سینڈیکیٹ کی منظوری کے بعد سنٹر فار میڈیا سوسائٹی اینڈ ڈیموکریسی کا قیام عمل میں لایا گیا جس کا مقصد فیک نیوز کی روک تھام کے لیے کام کرنا ہے۔ میڈیا ہر دور میں انسان کی ضرورت رہی ہے۔ ڈائریکٹر جنرل پریس انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ شفقت عباس نے کہا کہ میڈیا کسی بھی ریاست کا چوتھا ستون ہوتا ہے نوجوان صحافیوں کو دور جدید کے مطابق رپورٹنگ اصول اپنانے کی ضرورت ہے تاکہ ملک وطن عزیز دوسری اقوام کا مقابلہ کر سکے۔ انہوں نے کہا کہ مثبت صحافت کسی بھی قوم کی ترقی میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ صحافی کسی بھی جمہوری معاشرے میں آنکھ اور کان کا کردار ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے حالیہ سیلاب کے دوران میڈیا کے مثبت کردار کو سراہا۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالواجد خان چیئرمین شعبہ میڈیا سٹڈیز نے کہا کہ جدید ٹیکنالوجی کا استعمال اور دور حاضر میں نوجوان صحافی ٹیکنالوجی سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے ملک کی خدمت کر سکتے ہیں۔ پریس انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی جانب سے کوآرڈینیٹر محمد اویس، محمد ہاشم اور محمد حسین نے بھی شرکت کی۔ تربیتی ورکشاپ کے اختتام پر شرکاء میں سرٹیفکیٹ تقسیم کیے گئے۔ ورکشاپ میں شریک صحافیوں نے ٹریننگ کے انعقاد پر وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب اور ڈائریکٹر جنرل پریس ڈیپارٹمنٹ شفقت عباس کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔

شعبہ جغرافیہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کا بائیوڈائیورسٹی پارک اور قلعہ دراوڑ کا جغرافیائی انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ذریعے سروے

رپورٹ محمد اقبال شعبہ تعلقات عامہ

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور عظیم صحرائے چولستان کے کنارے آباد ایک بڑی یونیورسٹی ہے جہاں 140 سے زائد تدریسی شعبہ جات میں 2000 سے زیادہ اساتذہ اور قریباً 65000 طلباء وطالبات مصروف عمل ہیں۔ یونیورسٹی میں قائم شعبہ نباتیات اور حیوانیات کیساتھ چولستان انسٹیٹیوٹ آف ڈیزرٹ اسٹڈیز چولستان کے فلورا اور فانا پر تحقیق کر رہے ہیں۔ صحرائے چولستان میں قلعہ دراوڑ کے نزدیک اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کا بائیوڈائیورسٹی پارک بھی قائم ہے۔ 85 ایکڑ رقبے پر پھیلا ہوا یہ پارک چولستان کے مقامی پودوں، درختوں اور جڑی بوٹیوں کے علاوہ جانوروں اور پرندوں کی آماجگاہ ہے۔ بائیوڈائیورسٹی پارک کے ڈائریکٹر ڈاکٹر محمد عبداللہ جو چولستانی حیات اور قدرتی ماحول کے تحفظ کے داعی ہیں، بڑی مہارت اور کامیابی سے اس پارک میں نایاب پودوں اور جانوروں کو محفوظ کئے ہوئے ہیں۔ شعبہ جغرافیہ کے طلباء وطالبات چیئرمین ڈاکٹر شیر محمد ملک کی نگرانی میں باءؤڈائیورسٹی پارک کے دورے پر پہنچے۔ اس موقع پر ڈاکٹر قرات العین صفدر، ثنا ارشد، محمد حسن نے جغرافیائی انفارمیشن سسٹم کے تحت بائیوڈائیورسٹی پارک کا سروے کیا تاکہ یہاں کی زمین کی ٹوپوگرافی اور فزیوگرافی ساخت سے متعلق آگاہی حاصل کی جائے۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے محققین نے بعدازاں قلعہ دراوڑ کا بھی ڈرون کیمرے سے فضائی جائزہ لیا اور جی آئی ایس سروے کیا جسے شعبہ جغرافیہ میں تحقیقی مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

دورہ بہاول پور

ستار چوہدری

معاشرے میں کچھ ایسے انسان ہوتے ہیں جو دوسروں کی ٹانگیں کھینچنے کی بجائے ہاتھ تھامتے ہیں، میں اُنہیں لیڈر کہتا ہوں۔ ڈسپلن، مثبت سوچ، مثبت عمل، بصیرت، اپنے آپ پر اعتماد، علم، انصاف پسندی، راست بازی، جانچ اور پرکھ، وفاداری، بے غرضی، ہمت وحوصلہ، بھروسہ مندی، قوتِ فیصلہ و برداشت، جوش وولولہ اور اصول وضوابط کسی بھی لیڈر کی پہچان ہوتے ہین چاہے وہ لیڈر گھر کا سربراہ ہو یا کسی شعبہ، ادارے یا ملک وقوم کا۔ بہاول پور جانے کا اتفاق ہوا، سیاحت کا شوق ای عرصے سے دم توڑ چکا، بہت ساری وجوہات، خاص کر نیوز روم کی نوکری، رات کو جانگا، دن کو سونا، اس بات ساتھ جانے کے لئے سخت الٹی میٹم تھا۔ خوب سیر سپاٹے کئے، بہت کچھ سیکھا، بہت کچھ دیکھا۔ ایک شخص ہاتھ تھام کر ساتھ لئے پھرتا رہا۔ 1988 کی بات ہے ایک مشن کے لئے سنگاپور جانے کا اتفاق ہوا۔ براڈوے ہوٹل میں ٹھہرا۔ تیسرا دن تھا، کمرے سے باہر آیا تو استقبالیہ پر بیٹھا ایک نوجوان مجھے کہنے لگا۔ سر جی!! آپ یہاں سونے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ میرا ہاسا نکل گیا، وہ دوبارہ مخاطب ہوا۔ کہنے لگا سر جی!! باہر گھومیں، پھریں، موج مستی کریں، وہ دیکھو باہر کیسے میلہ لگا ہوا ہے۔ سنگاپور میں ویک اینڈ پر تمام دوست ایک دوسرے کو ملتے ہیں، کسی گراؤنڈ یا پارک میں جمع ہوتے ہیں اور خوب ہلہ گلہ ہوتا ہے۔ ہوٹل کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا پارک تھا، اس دن وہاں تمام دوست اکھٹے ہوئے تھے۔ آپ سوچیں گے، 24 سال پرانی یاد کیسے آگئی؟ سوچ رہا تھا وہ بہاول پور والے دوست اگر 1998 میں بھی میرے ساتھ ہوتے تو سنگاپور کا چپہ چپہ دیکھ لیتا، استقبالیہ والے کو کہنا نہ پڑتا کہ سر آپ یہاں سونے کیلئے آئے ہوئے ہیں۔ صاف ستھرا شہر۔ میرے اندازے کے مطابق

پاکستان میں صفائی کے حوالے سے اسلام آباد کے بعد بہاولپور ہے۔ پورے شہر میں کہیں کوڑا پڑا نظر نہیں آیا نہ ہی کسی سڑک پر کھڑا۔ اہم بات، چار دن میں وہاں کسی کو لڑتے ہوئے نہیں دیکھا۔ خواتین کم ہی نظر آتی ہیں، جو آتی ہیں زیادہ تر نقاب میں کھانے لاہور سے کم مزیدار نہیں۔ بہت سارے تعلیمی ادارے دیکھے ہیں لیکن اسلامیہ یونیورسٹی نے متاثر کیا۔ یہ پہلی یونیورسٹی ہے جہاں دل چاہا اپنے بچوں کو یہاں داخل کرانا چاہیے۔ تعلیم دوست وائس چانسلر اطہر محبوب صاحب اور انکی ٹیم کو خراج تحسین۔ صرف امید نہیں یقین ہے، اسلامیہ یونیورسٹی کا نہ صرف پاکستان بلکہ بیرون ممالک کی بہترین یونیورسٹیوں میں شمار ہو گا۔ پنجاب یونیورسٹی دوسروں سے موازنہ کریں۔ اسلامیہ یونیورسٹی میں طلبہ کی تعداد پنجاب یونیورسٹی سے دو گنا لیکن بجٹ پنجاب یونیورسٹی کا دو گنا۔ حکومت کو کچھ خیال کرنا چاہیے۔ پنجاب یونیورسٹی میں آئے روز ہنگامے، لڑائی، سڑکیں بند، پولیس کے چھاپے۔ دوسری طرف اسلامیہ یونیورسٹی کے بارے میں ایسا سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ شعبہ جات کو دیکھا جائے تو اسلامیہ یونیورسٹی نے سب کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ حتی کہ وہاں نرسنگ کا شعبہ بھی ہے، جو منفرد ہے۔ سوار پارک، 2 پوائنٹ 5 میگا واٹ بجلی پیدا ہو رہی۔ شہر کے دیگر مقامات کی طرف آئیں، زبردست میوزیم، بہترین چڑیا گھر۔ روہی میلے کی طرف آئیں۔ عوام کا جم غفیر۔ عالمی ایونٹ بنتا جا رہا، حکومت کچھ خصوصی توجہ دے تو چولستان دنیا بھر کے سیاحوں کی توجہ کا مرکز بن سکتا ہے۔ کروڑوں ڈالر کمائے جا سکتے۔ آخر میں ہمیں بہاولپور پریس کلب کے نوجوان سیکرٹری راحیل صاحب تھیٹر لے گئے۔ شاید زندگی میں کبھی اتنا نہیں ہنسے۔ معاشرے میں کچھ ایسے انسان ہوتے ہیں جو کسی کی ٹانگیں کھینچنے کی بجائے ہاتھ تھامتے ہیں، میں انہیں لیڈر کہتا ہوں۔ چاہے وہ لیڈر گھر کا سربراہ ہو یا کسی شعبہ، ادارے یا ملک و قوم کا۔ وہ تھے ڈاکٹر جام سجاد حسین صاحب۔ رانا خالد قمر

صاحب آپ لیڈر ہیں اور ہمارے دوست ہیں، آپ کا شکریہ آپ نے ایک اور لیڈر کو ہمارا دوست بنادیا۔

IUB بہاول پور کا معاشی حب

راجہ شفقت محمود

موٹر وے کی اہمیت اور شہروں کے سات اس کی گزرگاہ کی اہمیت سے سبھی واقف ہیں۔ سابق وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی نے جب موٹر وے کا مجوزہ ڈیزائن تبدیل کر کے بہاول پور کو دیوار سے لگانے کی منصوبہ بندی کی تو یہاں کے عوام نے اپنے سیاسی نمائندوں کو جگانے موٹر وے سے لنک لینے کے لیے کافی شور مچایا لیکن بہاولپور دشمن عناصر نے موٹر وے کے روٹ کو بہاولپور سے دور ہی رکھا، جس کا نقصان براہ راست بہاولپور کی معیشت اور عوام کو ہوا۔ لیاقت پور، خان پور کٹورہ، رحیم یار خان اور صادق آباد کا کاروباری طبقہ اور اسلامیہ یو نیورسٹی میں داخلہ لینے والے طلباء کو بذریعہ موٹر وے ملتان اور لاہور جانا آسان ہو گیا، جس کی بدولت بہاولپور کی ڈویژین سطح کی مرکزی حیثیت کم ہو گئی۔ اس پس منظر کو سامنے رکھتے۔ یہاں کے باشعور عوام نے موٹر وے لنک کے حصول کے لیے جدوجہد تیز کر دی، جس کے نتیجے میں غیر فطری موٹر وے لنک جھاکڑا انٹر چینج دیا گیا، جو ابھی تک فعال نہیں ہو سکا۔ اس مایوسی کے دور میں جب بہاولپور کے تعلیمی اداروں میں طلباء کی تعداد کم ہونے لگی اور معاشی حوالے سے کاروباری طبقہ بھی پریشان رہنے لگا تو موجودہ وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب نے یونیورسٹی کو جدید خطوط پر استوار کرتے ہوئے یہاں نئے شعبہ جات اور فیکلٹیز کا آغاز کیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے پورے ملک سے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں بیرون شہر سے آنے والے طلباء کی لائنیں لگ گئی۔ یونیورسٹی میں طلباء و طالبات کی تعداد جو بیس ہزار کے قریب تھی، بڑھ کر 70 ہزار تک پہنچ گئی۔ اتنی بڑی تعداد میں طلباء کی آمد سے بہاولپور میں ہوٹل انڈسٹری، ریسٹورانٹ اور دیگر بنیادی ضروریات زندگی یونیفارم سٹیشنری،

اشیائے خورد و نوش کی مانگ میں خاطر اضافہ ہوا ہے۔اس وقت ہر کالونی اور آبادی میں ہاسٹلز بن چکے ہیں۔ بے تحاشا چائے خانے اور ہوٹل وجود میں آچکے ہیں۔ یوں بہاولپور شہر کی معاشی حالت سنبھلنے لگی۔ بجا طور پر کہا جائے تو اس وقت اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کی وجہ سے یہاں کے لوگوں کے کاروبار بہتر ہوئے ہیں۔ وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کو اس بات کا کریڈٹ تو ضرور دینا بنتا ہے کہ بہاولپور کو معاشی بحران سے نکالنے اور تعلیمی ادارے کو وسعت دینے کے عمل کی وجہ سے بہاولپور شہر کی معیشت پر خوشگوار اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ تاہم ابھی بھی ارباب اختیار کو چاہیے کہ بہاولپور کی صوبائی حیثیت کو بحال کر کے این ایف سی ایوارڈ جاری کیا جائے تاکہ اس خطے کے لوگوں کو ان کا جائز معاشی سیاسی اور معاشرتی حق مل سکے۔

نامور اعلیٰ تعلیمی، ادبی و سیاسی شخصیات کے دورے

جب سے ڈاکٹر اطہر محبوب نے جامعہ اسلامیہ کا چارج سنبھالا ہے تب سے ملک کی نامور اعلیٰ تعلیمی، ادبی و سیاسی شخصیات نے یونیورسٹی کے متعدد بار دورے کیے۔ اور اپنی خصوصی دلچسپی کا برملا اظہار کیا اور یونیورسٹی کے معیار کو خوب سراہا۔ پچھلے چار سال کے دوران میں اتنی تعداد میں اعلیٰ پائے کی حکومتی شخصیات کا یونیورسٹی میں آنا بھی ایک ریکارڈ ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی مثال آپ ہے۔ بالفاظ دیگر گزشتہ چار سال جامعہ ان قابل صد احترام شخصیات کی نگاہوں کا مرکز بنی رہی۔ ان قابل ذکر شخصیات میں جناب سابق گورنر پنجاب چوہدری محمد سرور جو دو مرتبہ جامعہ کا دورہ کر چکے ہیں پہلی مرتبہ 2019 اور دوسری مرتبہ 2022 میں سالانہ کانووکیشن میں تشریف لائے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ سابق صوبائی وزیر پر برائے خوراک جناب سمیع اللہ چوہدری پانچ مرتبہ جامعہ اسلامیہ میں اس دوران میں تشریف لائے اور یونیورسٹی سرگرمیوں کی سربراہی کے فراہمی کا حقہ ادا کرتے رہے۔

سید عون عباس بپی صاحب جنوبی پنجاب کی ہر دل عزیز اور ملنسار شخصیت کے عہدہ پر فائز ہیں نے بھی 2020 میں اسلامیہ یونیورسٹی کا خصوصی دورہ کیا اور یونیورسٹی میں ہونے والے تحقیقی کام کی تعریف کیے بغیر نہ رہ سکے۔ صوبائی وزیر جناب فیاض الحسن چوہان نے بھی اسلامیہ یونیورسٹی کا 2021 میں دورہ کیا یونیورسٹی ہذا میں جاری ترقیاتی کاموں کا قابل تحسین قرار دیا اور ڈاکٹر اطہر محبوب وائس چانسلر کی کارکردگی کو خوب سراہا۔ فیاض الحسن چوہان اپنے انداز بیان کے حوالے سے اپنی ایک الگ پہچان رکھتے ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو موسمی تبدیلیاں پوری دنیا میں رونما ہو رہی ہیں اور یہ تبدیلیاں کرہ ارض کو آہستہ آہستہ اپنی جکڑ میں لے رہی ہیں۔ موسمی تبدیلیاں کی وفاقی وزیر زرتاج گل صاحبہ نے بھی اسلامیہ یونیورسٹی کا دورہ کیا۔

یونیورسٹی میں جاری ترقیاتی کاموں میں خصوصی دلچسپی کا اظہار کیا اور طلباء وطالبات میں سکالرشپ تقسیم کیے۔اسی طرح سید فخر امام وفاقی وزیر نے دو مرتبہ 2020اور 2021 میں یونیورسٹی کا دورہ کیا۔یونیورسٹی کے تحقیقی پروگراموں کا جائزہ لیا۔اور کسانوں کے پہلے باقاعدہ کانووکیشن میں بحیثیت مہمان خاص شرکت کی۔ جناب راجہ یاسر ہمایوں سرفراز منسٹر ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے جامعہ کا دو مرتبہ دورہ کیا۔ 2021اور 2022 کو یونیورسٹی ہذا تشریف لائے۔جناب عثمان بزدار بھی 2021 میں دو مرتبہ یونیورسٹی ہذا کا دورہ کر چکے ہیں اور یونیورسٹی کے معیار کو بہتر بنتا دیکھ کر تعریفی کلمات ادا کر چکے ہیں۔

اسی طرح گورنر پنجاب اور چانسلر جناب بلیغ الرحمن یونیورسٹی کے کاموں میں خصوصی دلچسپی لیتے ہوئے جب سے انہیں نے اپنے عہدرے کا چارج سنبھالا ہے اور گورنر پنجاب کی کرسی پر براجمان ہوئے ہیں۔قریب قریب دو مرتبہ یونیورسٹی کا مفصل دورہ کر چکے ہیں۔وائس چانسلر اور چانسلر صاحبان میں ایک چیز مشترکہ ہے کہ دونوں ہی تعلیمی حوالے سے انجینئر ہیں اور اس پر حسن اتفاق ہے کہ دونوں کی موجودہ نسبت بہاول پور شہر سے ہے۔

فوج کے مثبت کردار سے کسی صورت بھی فرار ممکن نہیں ہے فوج ہمارے وطن عزیز کے لیے اتنی ہی ضروری ہے جتنی کہ انسان کے لیے سانسیں لینا ضروری ہے۔ 2021 میں کور کمانڈر بہاول پور جناب لیفٹیننٹ جنرل خالد ضیا نے یونیورسٹی کا دورہ کیا اور شجر کاری مہم میں یونیورسٹی کے کردار کو سراہا۔اور اپنی دلچسپی کا برملا اظہار کیا۔اور اب ذکر کرتے ہیں اس ہستی کا جس کے نام سے پاکستان کا بچہ بچہ واقف ہے۔اور جس کی شہرت پوری دنیا میں پھیل چکی ہے۔شاید درج ذیل شعر اس شخص کے لیے تحریر کیا گیا تھا۔

پاکستان کی سب سے بڑی سیاسی جماعت کے سربراہ اور سابق وزیراعظم پاکستان عمران خان دو مرتبہ اسلامیہ یونیورسٹی کا دورہ کر چکے ہیں ایک مرتبہ 2021 میں اور دوسری مرتبہ 2022 میں اور سب سے اعزاز کی بات یہ ہے کہ یونیورسٹی اور وائس چانسلر ڈاکٹر اطہر محبوب کی بھرے ہال میں تعریف بھی کر چکے ہیں اور حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ہر سطح پر حکومتی ساتھ دینے کا وعدہ بھی کر چکے ہیں۔ اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کے صدر جناب ڈاکٹر عارف علوی بھی 2022 میں یونیورسٹی کا خصوصی دورہ کر چکے ہیں۔

سید تابش الوری

میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کی حالیہ برسوں میں ہونے والی پیش رفت پر بے حد مسرور ہوں۔ امید افزا مستقبل کے لیے، کسی کو یقینی طور پر اپنی یونیورسٹی کی زندگی کے سنہری سیکھنے کے مرحلے کے دوران ہر فکری ہلچل میں حصہ لے کر علمی استعداد پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ انتظامیہ اور تعلیمی عملہ یونیورسٹی کے طلباء میں تخلیقی صلاحیتوں اور ابلاغ کے معیار کو ہموار کرنے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اس طرح طلباء اپنے پیشہ ورانہ کیریئر میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے طلباء زندگی کے مختلف شعبوں میں تخلیقی صلاحیتوں، روشن خیالی اور ذہانت کی شاندار روایات کو قائم کرتے ہوئے اپنی انفرادی شناخت کو فروغ دیں گے۔ میں علمی فضیلت کے لیے اسلامیہ یونیورسٹی کی تمام کوششوں کو سراہتا ہوں کیونکہ یونیورسٹی ہر سال دنیا کی باوقار یونیورسٹی کی درجہ بندی میں متاثر کن کارکردگی کے ذریعے اپنے عالمی تعلیمی پروفائل میں ایک نشان بنا رہی ہے۔

جاوید چوہدری، معروف اینکر پرسن

ڈاکٹر اطہر محبوب اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور کے وائس چانسلر ہیں' یہ پاکستان کی تاریخ کے دوسرے نوجوان ترین وی سی ہیں' بہاولپور یونیورسٹی سے پہلے یہ خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی رحیم یار خان کے وائس چانسلر رہے اور دو یونیورسٹیوں کی سربراہی کے باوجود ابھی ان کی عمر صرف 50 سال ہے۔ خواہشات اس تاریخی یونیورسٹی کو ڈیزائن کیا گیا ہے، منظم کیا گیا ہے اور معاشرے میں اپنے ذمہ دار نمائندوں کو

دوبارہ پیش کرنے کے لیے پر عزم کیا گیا ہے جو نہ صرف ٹیلنٹ کے جمع کرنے والے ہیں بلکہ ایک بے مثال خیال کے کارخانے بھی ہیں جہاں عظیم ذہنوں کے جذبے، تخلیقی صلاحیتوں اور آئیڈیلزم کو مسائل کے حل کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

ملک محمد اقبال چنڑ، سابق صوبائی وزیر

بہاولپور کی اسلامیہ یونیورسٹی نے حالیہ برسوں میں نمایاں ترقی اور توسیع کی ہے۔ یونیورسٹی کی طرف سے کئے گئے پیشرفت اور اقدامات سے اس خطے میں علم کے نئے دروازے کھلے ہیں اور اس خطے میں ہائی ایجوکیشن کی تعلیم سے معاشرے میں مثبت تبدیلیاں رونما ہوئیں ہیں۔ میری دعا ہے کہ یہ تعلیمی اِدارہ مزید ترقی کرے اور دنیا کے تعلیمی میدان میں نمایاں ہو۔

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ، سابق صوبائی وزیر

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور نے جدید دور کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے کئی نئے تعلیمی پروگرام متعارف کرائے ہیں جو خوش آئند ہیں۔ دورِ جدید سے ہم آہنگ ان پروگرامز کی بدولت یہاں کے طلبہ وطالبات کو اُن کی دہلیز پر اعلیٰ تعلیم فراہم کی جارہی ہے جو قابل ستائش اور قابل تقلید ہے۔

ملک محمد مظفر اعوان، سابق ایم پی اے

یونیورسٹی نے مختلف شعبوں میں تحقیقی مراکز اور ادارے قائم کیے ہیں، جیسے انسٹی ٹیوٹ آف سدرن پنجاب اسٹڈیز، انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ، اور انسٹی ٹیوٹ آف مالیکیولر بائیولوجی اینڈ بائیو ٹیکنالوجی۔ یونیورسٹی اپنے فیکلٹی اور طلباء کو تحقیق اور اشاعت میں مشغول ہونے کی ترغیب دیتی ہے۔ مجموعی طور پر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور جدید دور کے چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے معیاری تعلیم فراہم کرنے اور تحقیق اور اختراع کو فروغ دینے کے لیے پرعزم ہے۔

چوہدری سمیع اللہ، سابق صوبائی وزیر

میں یونیورسٹی کی موجودہ قیادت کے حالیہ تعلیمی اور انتظامی اقدامات سے بہت خوش ہوں۔ انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب، وائس چانسلر کی جانب سے متعارف کرائی گئی تعلیمی، انتظامی اور مالیاتی اصلاحات نے یونیورسٹی کو صحیح راستے پر لایا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ایک معروف بین الاقوامی یونیورسٹی کے طور پر مزید ترقی کرے جس سے دنیا بھر سے عزت حاصل ہو۔

سید سجاد حسین بخاری، سابق صوبائی وزیر

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور معیاری تعلیم فراہم کرنے کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے بھرپور کوشش کر رہا ہے اور خطے کے لیے تحقیقی اشتہاراتی علم پر مبنی معیشت فراہم کرنے کی واضح خواہش رکھتا ہے۔ یونیورسٹی، اس لیے، ایک مضبوط راستے پر ہے. مجھے یقین ہے کہ اس کی حالیہ پیشرفت اسے تحقیقی فضیلت کے بین الاقوامی معیارات کے برابر لائے گی۔ یونیورسٹی کی تمام فیکلٹیز روز بروز مسابقتی ہوتی جارہی ہیں اور عصری چیلنجوں کے لیے زندہ ہیں۔ تدریسی شعبے انسانی وسائل کو مضبوط بنانے پر توجہ دے رہے ہیں، جو اعلیٰ تعلیم کے اداروں کے حتمی مقاصد ہیں، میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور جو کہ ملک کے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں سے ایک ہے، اپنے ابتدائی وعدے کو برقرار رکھے اور ترقی کرے، مزید پھلے پھولے اور عظیم علم اور سیکھنے کا مسکن بنے۔

سردار ملک عامر یار وارن، سابق ایم این اے

یونیورسٹی نے علمی اور تحقیقی تبادلوں کو فروغ دینے کے لیے بین الاقوامی یونیورسٹیوں اور تحقیقی اداروں کے ساتھ اشتراک قائم کیا ہے۔ ان تعاون نے طلباء اور فیکلٹی کو بین الاقوامی ماہرین سے سیکھنے اور عالمی تعلیمی رجحانات سے روشناس ہونے کے مواقع فراہم کیے ہیں۔ یونیورسٹی نے ڈیجیٹل اقدامات جیسے ای لرننگ، آن لائن رجسٹریشن، اور آن لائن لائبریری وسائل کو نافذ کیا ہے۔ ان اقدامات نے دور دراز سے آئے ہوئے طلبا و طالبات کو سیکھنے میں سہولت فراہم کی ہے اور طلباء کے لیے تعلیمی وسائل تک رسائی کو آسان بنا دیا ہے۔

ملک عثمان احمد چنڑ

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور نے جدید بنیادی ڈھانچے کی سہولیات کی ترقی میں سرمایہ کاری کی ہے، بشمول جدید ترین لیبز، کلاس رومز، اور لائبریریاں۔ یونیورسٹی نے اپنے کیمپس کو بھی وسعت دی ہے، نئی عمارتیں تعمیر کی ہیں، اور موجودہ عمارتوں کی تزئین و آرائش کی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ لیاقت پور اور احمد پور شرقیہ میں نئے کیمپس کا قیام جنوبی پنجاب کی تعلیمی ترقی میں کلیدی کردار ادا کرے گا۔

ملک محمد اصغر جوئیہ

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور روز بروز ترقی کی راہ پر گامزن ہے اور فیکلٹیز طلباء کو متنوع تعلیمی پروگراموں اور تحقیق کے مواقع فراہم کر رہی ہے، جس سے وہ اپنے منتخب کردہ شعبوں میں کامیابی کے لیے ضروری علم اور ہنر کو فروغ دینے کے قابل بناتے ہیں۔ یونیورسٹی کا ایک مضبوط تحقیقی کلچر ہے، اور اس کی فیکلٹی اور طلباء تحقیق اور اختراع میں سرگرم عمل ہیں۔ یونیورسٹی نے کئی تحقیقی مراکز قائم کیے ہیں، اور اس کے فیکلٹی ممبران نے اپنا تحقیقی کام قومی اور بین الاقوامی جرائد میں شائع کیا ہے۔

محمد عظیم چیمہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور نے حالیہ برسوں میں خاص طور پر تعلیمی فضیلت، تحقیق اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے شعبوں میں نمایاں پیش رفت کی ہے۔ یونیورسٹی کی طرف سے کی گئی پیش رفت یونیورسٹی کے اپنے طلباء اور فیکلٹی کو معیاری تعلیم اور تحقیق کے مواقع فراہم کرنے کے عزم اور پاکستان میں اعلیٰ تعلیم کا ایک سرکردہ ادارہ بننے کی کوششوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

ملک خالد محمود وارن سابق ایم پی اے

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور نے موجودہ وائس چانسلر کی سربراہی میں جس قدر ترقی کی ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔ خواہشات اس تاریخی یونیورسٹی کو ڈیزائن کیا گیا ہے، نظم کیا گیا ہے اور معاشرے میں اپنے ذمہ دار نمائندوں کو دوبارہ پیش کرنے کے لیے پر عزم کیا گیا ہے جو نہ صرف ٹیلنٹ کے جمع کرنے والے ہیں بلکہ ایک بے مثال خیال کے کارخانے بھی ہیں جہاں عظیم ذہنوں کے جذبے، تخلیقی صلاحیتوں اور آئیڈیلزم کو مسائل کے حل کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ آج اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور تدریس و تحقیق کے شعبے میں ایک اعلیٰ مقام حاصل کر چکی ہے اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مزید اس یونیورسٹی کو علم کی روشنی پھیلانے کے اس سفر کو جاری و ساری رکھے۔

مخدوم سید احمد عالم انور سابق وزیر

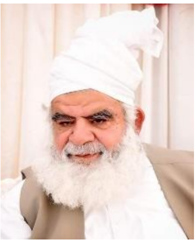

ڈاکٹر اطہر محبوب صاحب کے وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور بننے سے تعلیم کے میدان میں صرف بہاولپور ہی نہیں بلکہ جنوبی پنجاب کا نام پوری دنیا میں روشن ہوا ہے متوسط علاقہ میں سینکڑوں پڑھے لکھے نوجوانوں کو نوکریاں ملی ہیں، طلباء کی تعداد میں خاطر خاہ اضافہ ہوا ہے۔ فاصلاتی محل وقوع کو دیکھتے ہوئے علمی شخصیت نے یونیورسٹی کے کیمپسز میں اضافہ کیا ہے جس میں ہمارے حلقہ انتخاب کا لیاقتپور کیمپس نمایاں ہے جو کہ اس وسیب پر دور افتادہ علاقے پر بہت بڑا احسان ہے۔

صاحبزادہ سلطان محمد علی

بہاولپور کی اسلامیہ یونیورسٹی عظیم نوابین بہاولپور کی دور اندیش قیادت اور جدید انفراسٹرکچر، اہل فیکلٹی، فعال سیکھنے کے عمل اور علمی تحقیق کا نمونہ ہے جس کی بنیاد پر علم و تحقیق کا سب سے زیادہ متحرک اور متاثر کن مقام ہے۔ آج اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور ٹائمز ہائر ایجوکیشن ایشیا یونیورسٹی رینکنگ 2021 میں نامزد 16 پاکستانی یونیورسٹیوں میں شامل ہے اور اس ادارے کو ایشیا کی ٹاپ 500 یونیورسٹیوں کی فہرست میں لایا ہے۔ جس کا سہرا موجودہ وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کے سر جاتا ہے اور میں اُن کو اس کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں۔

نصیر احمد ناصر، نامور کالم نگار و سابق صدر پریس کلب بہاول پور

یہ بات واضح ہو گئی کہ لیڈر شپ کسی بھی قوم، ملک، معاشرے، اِدارے کی قسمت کو بدل سکتی ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی کسی قوم یا اِدارے کو کوئی ایسا شخص ملا جو انقلابی طبیعت رکھتا تھا جو ویژن اور فکر رکھتا تھا جو پیچھے مڑ کر نہیں دیکھتا تھا، جو سنگ باری کے جواب میں بھی پنکھڑیاں بکھیر تا تھا، جو مخالفین کو گلے لگا لیتا تھا۔ جوان کی حوصلہ افزائی کرتا تھا جو اپنا حصہ ڈالنے کی خواہش رکھتے تھے تب ایک شاندار تبدیلی دیکھنے کو ملی، تحریکیں چلتی دیکھیں، انقلاب آتے دیکھے۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کا نام نہ صرف پاکستان بلکہ بیرونی دنیا میں بھی عزت واحترام سے لیا جانے لگا ہے۔

حاجی محمد افضل خان دھڑالہ ایڈووکیٹ ممبر پنجاب بار کونسل

موجودہ وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب نے یونیورسٹی کو جدید خطوط پر استوار کرتے ہوئے یہاں نئے شعبہ جات اور فیکلٹیز کا آغاز کیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے پورے ملک سے اسلامیہ یونیورسٹی بہا ولپور میں بیرون شہر سے آنے والے طلباء کی لائنیں لگ گئی۔ یونیورسٹی میں طلباء و طالبات کی تعداد جو بیس ہزار کے قریب تھی، بڑھ کر 70 ہزار تک پہنچ گئی۔ یونیورسٹی نے طلباء کو اپنے تعلیمی اور ذاتی اہداف کو حاصل کرنے میں مدد کرنے کے لیے متعدد طلباء کی معاونت کی خدمات متعارف کروائی ہیں، جن میں کیریئر کونسلنگ، مالی امداد، اور صحت کی خدمات شام ل ہیں۔

نورالامین وٹو ایڈووکیٹ

آج اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور جس مقام پر ہے یقیناً اس کاوش میں سب سے معتبر نام وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کا آتا ہے کیونکہ انہی کی کاوشوں سے ٹائمز ہائر ایجوکیشن کی حالیہ رینکنگ میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور جنوبی پنجاب کی پہلی، پنجاب کی دوسری اور پاکستان کی سرکاری جامعات میں ساتویں پوزیشن پر آئی ہے۔ عالمی سطح پر اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور 1000-1200 سے ترقی کر کے 801-1000 کی پوزیشن پر آئی ہے۔

خواجہ معین الدین محبوب کوریجہ

انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب نے اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کو علمی وادبی سرگرمیوں کا مرکز بنا دیا۔ انہوں نے آتے ہی اس بات کا ادراک کیا کہ خواجہ غلام فریدؒ کے عظیم پیغام کو عالمی سطح پر اُجاگر کرنے کے لیے خواجہ فرید چیئر کو فعال کرنا ضروری ہے۔ اس مقصد کے لیے خواجہ غلام فریدؒ چیئر مینجمنٹ کمیٹی تشکیل دی جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ عظیم صوفی شاعر حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے دینی، روحانی اور امن و محبت کے پیغام کو نئی نسل تک پہنچانے کے لیے بہترین ذریعہ ہے۔

چوہدری محمد افضل گل سابق ایم پی اے

ڈاکٹر اطہر محبوب کی یونیورسٹی آمد سے اساتذہ، طلباء اور مقامی کمیونٹی کو ایک واضح اور مثبت تبدیلی کا احساس ہوا۔ اس تاریخی جامعہ کو اپنے عظیم ورثے کے ساتھ ساتھ نئے وقت کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہونا ہے۔ انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب وائس چانسلر کی شخصیت، اُن کا وسیع تجربہ اور بھرپور عزم اس بات کا واضح اظہار ہے کہ جامعہ اسلامیہ دورِ جدید کی ایک عظیم یونیورسٹی بنے گی۔

مخدوم سید مبین احمد، سابق ایم پی اے لیاقت پور

جامعہ اسلامیہ نے جس قدر ترقی کی ہے اس کی ایک روشن مثال اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے لیاقت پور کا کیمپس کا قیام جو کہ ملک کے پسماندہ علاقے میں ایک اعلیٰ تعلیمی درس گاہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کی بہت سی کاوشوں اور مدد کی وجہ سے آج یہ خواب شرمندہ تعبیر ہوا ہے اور آج ایک ایسی علمی درسگاہ قائم ہوئی جس سے اس علاقے کے طلباء وطالبات اپنی علم کی پیاس بجھائیں گے اور اپنے ملک و قوم کا نام روشن کریں گے۔

چوہدری نعیم الدین وڑائچ

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کو اس کے تعلیمی پروگراموں کے لیے پاکستان کی معروف یونیورسٹیوں میں سے ایک کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ یونیورسٹی مختلف شعبوں میں انڈر گریجویٹ، گریجویٹ، اور پوسٹ گریجویٹ ڈگری پروگراموں کی ایک وسیع رینج پیش کرتی ہے، اور اس کے فیکلٹیز اور محکموں نے بہت سے شاندار گریجوئیٹس تیار کیے ہیں جنہوں نے اپنے متعلقہ شعبوں میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔

لالا ثمر ظہور سونچی معروف بزنس مین

یونیورسٹی نے حالیہ برسوں میں بنیادی ڈھانچے کی ترقی میں اہم سرمایہ کاری کی ہے۔ یونیورسٹی نے نئی عمارتیں تعمیر کی ہیں، موجودہ سہولیات کی تزئین و آرائش کی ہے، اور اپنے کیمپس کو بڑھانے کے لیے اضافی زمین حاصل کی ہے۔ بنیادی ڈھانچے کی ترقی نے طلباء اور اساتذہ کو دستیاب سہولیات اور خدمات کے معیار کو بہتر بنایا۔

یونیورسٹی نے متعدد بین الاقوامی یونیورسٹیوں اور تحقیقی تنظیموں کے ساتھ اشتراک قائم کیا ہے، جس سے اس کی فیکلٹی اور طلباء کو مشترکہ تحقیقی منصوبوں، تعلیمی تبادلہ پروگراموں، اور بین الاقوامی کانفرنسوں میں حصہ لینے کے قابل بنایا گیا ہے۔

عمران عزیز چنڑ ایڈووکیٹ

پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کی خداداد انتظامی صلاحیتوں اور قوت فیصلہ کی بدولت یونیورسٹی عالمی یونیورسٹی کے طور پر ترقی اور خوشحالی کے سفر پر گامزن ہے۔یونیورسٹی کو عالمی تقاضوں کے مطابق جدید اور فعال بنانے کے لیے فیکلیٹز کی تعداد کو بھی بڑھا گیا جو کہ نہایت اہم ہے۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور مقامی اور غیر مقامی نوجوانوں کے لیے ایک بہترین تعلیمی منزل بن گئی ہے۔میں پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کی اس کامیابی کو اُن کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور انجینئر اطہر محبوب کے دیرنہ خواب دنیا کی ٹاپ 100 یونیورسٹی میں شامل ہو گی۔

سید بلال قطب

اس میں کوئی دو رائے نہیں ہوسکتی کہ اعلیٰ تعلیم کسی بھی قوم کی تعمیر و ترقی میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ پاکستان دنیا کے بڑے اعلیٰ تعلیمی نظام کے ہم پلہ ہے جو تخلیقی اور فکری کوششوں کے تقریباً تمام پہلوؤں میں تعلیم و تربیت کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ لہٰذا پاکستان کی تیز تر رفتار اقتصادی ترقی، سماجی اقتصادی ہم آہنگی اور عالمی مسابقت کے لیے اعلیٰ تعلیم کا ایک مضبوط نظام ایک لازمی ضرورت ہے۔ اسلامی ریاست بہاول پور کی تعلیمی تاریخ تابناک اور قابل فخر کردار کی حامل رہی ہے۔ سابق ریاست بہاول پور کے بے آب و گیاہ ریگ زاروں میں قدیم و عظیم علمی مراکز کی موجودگی ایسے نخلستانوں کی حیثیت رکھتی ہے جو دور دراز سے آنے والے علمی قافلوں کی پیاس بجھاتی ہے۔ جہاں پاکستان میں اعلیٰ تعلیم کا ذکر ہو اور اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کا نہ ہو تو یہ ناانصافی ہوگی کیونکہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور نے جس طرح چند برسوں میں تعلیمی معیار اور انفراسٹرکچر میں ترقی کی ہے فقید المثل ہے اور اِسی ترقی کی جھلک مجھے جناب خدا یار کی کتاب "اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کل اور آج" میں نظر آئی۔ دورِ حاضر میں جامعات تدریس اور تحقیق کے ساتھ ساتھ علاقے کی سماجی اور معاشی ترقی میں بھی بہت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اس مقصد کے لیے جامعات کو انتظامی امور میں موثر، مالی طور پر خود کفیل اور انفارمیشن ٹیکنالوجی سے لیس ہونا چاہیے تاکہ تمام امور کو خودکار بنا کر تیزی اور شفافیت کو یقینی بنایا جا سکے۔ اساتذہ، ملازمین اور طلبہ و طالبات کو سازگار ماحول کی فراہمی انتہائی اہم ہے تاکہ وہ یکسوئی سے اپنی سرگرمیاں جاری رکھ سکیں اور ان کامیابیوں کو پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کی سربراہی میں عملی طور پر جامعہ پہنایا گیا۔ مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ یہ ایک حیرت انگیز کارنامہ ہے جس پر آپ نے بہت محنت کی ہے اور آخر کار اسے شائع کیا گیا ہے۔ مجھے آپ پر بہت فخر ہے اور یہ دیکھ کر بہت پرجوش ہوں کہ آپ کے الفاظ کا کیا اثر پڑے گا۔ آپ نے اس پروجیکٹ میں جو محنت اور لگن ڈالی وہ واقعی متاثر کن ہے۔ میں جانتا ہوں کہ آپ زندگیوں کو چھوتے رہیں گے اور اپنی تحریر سے فرق پیدا کریں گے۔ اس شاندار کامیابی پر ایک بار پھر مبارکباد!